

المحجة فيما نزل

في

القائم الحجّة عليه السلام

للمحدث الحنبل و العالم النيل

السيد هاشم البحراني رحمه

المحجة فيما نزل

في

القائم المحجة عليه السلام

للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام

ولایت مشن ®

ترجمہ:

سید شہریار کاظمی

کمپوزنگ

www.wilayatmission.com

ویب سائٹ

info@wilayatmission.com

ای میل ایڈریس

ولایت مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والے کسی بھی مواد کو ولایت مشن کی تحریری اجازت کے بغیر کسی بھی دوسرے نام سے شائع نہیں کیا جاسکتا۔ بصورت دیگر قانونی روائی عمل میں لائی جائے گی۔ تمام حقوق بحق ولایت مشن (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں۔

Copyright © 2010 Wilayat Mission ®

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

((الم * ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ * الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ)) (1) (*).

الف، لام میم یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اور اس میں ہدایت ہے متقین کے لیے اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں غیب پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ابن بابویہ: قال: حدثنا علي بن أحمد بن محمد الدقاق ((رضي الله عنه)) قال: حدثنا محمد (أحمد) بن أبي عبد الله الكوفي قال: حدثنا موسى بن عمران النخعي، عن عمه الحسين بن يزيد، عن علي بن أبي حمزة، عن يحيى بن (أبي) القاسم قال: سألت الصادق عليه السلام عن قول الله عز وجل: ((الم * ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ * الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ)) فقال: المتقون شيعة علي عليه السلام، والغيب فهو الحجة (الغائب).
وشاهد ذلك قوله تعالى: ((وَيَقُولُونَ لَوْ لَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنتَظِرِينَ)) (2) (3).

ابن بابویہ نے کہا کہ علی بن احمد بن محمد الدقاق نے بیان کیا کہا کہ محمد احمد بن ابی عبد اللہ الکوفی نے بیان کیا کہا کہ موسیٰ بن عمران النخعی سے انہوں نے بیان کیا الحسین بن یزید سے انہوں نے علی بن ابی حمزہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی القاسم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادق سے اللہ عزوجل کے قول ((الم * ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ * الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ)) کے بارے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ متقی علی کے شیعہ ہیں اور غیب وہ جتہ ہے جو کہ غائب ہے: اور اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے ((وَيَقُولُونَ لَوْ لَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنتَظِرِينَ)) اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ کہہ دو کہ غیب کا علم تو اللہ کو ہے سو تم انتظار کرو۔ اور میں اللہ بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں)

عنه: قال: حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل رضي الله عنه قال: حدثنا محمد بن يحيى العطار قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى، عن عمر بن عبد العزيز، عن غير واحد من أصحابنا، عن داوود بن كثير الرقي، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: ((الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ)) قال: من آمن (أقر) بقيام القائم انه حق (4).

ابن عبد اللہ سے اللہ تعالیٰ کے قول **الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ** کے بارے نقل ہے کہ وہ جو ایمان لائے یعنی اقرار کرے قائم علیہ السلام کے قیام کا کہ وہ حق ہے

وعنه: باسناده عن جابر بن عبد الله الأنصاري، عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في حديث يذكر فيه الأئمة الاثني عشر وبهم القائم عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: طوبى للصابرين في غيبته، طوبى للمتقين على محبتهم اولئك من وصفهم الله في كتابه فقال: ((الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ)) ثم قال: ((أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ))

انہیں سے اپنی سند میں جابر بن عبد اللہ الانصاری رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث میں جس میں آپ بارہ ماموں کے بارے میں ذکر کرتے ہیں اور قائم کا اہتمام سے ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مبارک ہو انکو جو کہ آپ کی غیبت میں صبر کرنے والے ہیں مبارک ہو ان کو جو انکی محبت میں تقویٰ اختیار کرتے ہیں جنکی توصیف اللہ نے قرآن میں فرمائی ہے ((الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ اور پھر فرمایا کہ ((أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)) یہ ہی ہے اللہ کی جماعت اور جان لو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے

الهوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) سورة البقرة: الآية 2 و 3.

(2) سورة يونس

(3) كمال الدين وتمام النعمة ج 2 ص 340.

(4) كمال الدين وتمام النعمة ج 2 ص 340.

بسم الله الرحمن الرحيم

((فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا)) (1) (*).

سو سبقت لے جاؤ نیک عمل کی طرف اور جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو اکٹھا کرے گا

علي بن ابراهيم: في تفسيره قال: حدثني ابي، عن ابن ابي عمير، عن منصور بن يونس، عن ابي خالد الكابلي قال: قال ابو جعفر عليه السلام: والله لكأني انظر الى القائم عليه السلام وقد أسند ظهره الى الحجر، ثم نشد الله حقه، ثم يقول: يا أيها الناس من يحاجني في الله فانا اولى بالله، أيها الناس من يحاجني في آدم فانا اولى بآدم، (ي) أيها الناس من يحاجني في نوح فانا اولى بنوح، أيها الناس من يحاجني في ابراهيم فانا اولى يا ابراهيم، أيها الناس من يحاجني في موسى فانا اولى بموسى، أيها الناس من يحاجني في عيسى فانا اولى بعيسى، أيها الناس من يحاجني في رسول الله (محمد) فانا اولى برسول الله (محمد)، أيها الناس من يحاجني في كتاب الله فانا اولى بكتاب الله، ثم ينتهي الى المقام فيصلي ركعتين وينشد الله حقه، ثم قال ابو جعفر عليه السلام: هو والله (المظطر في كتاب الله في) قوله: ((أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)) (2)، فيكون اول من يبايعه جبرائيل، ثم الثلاثمائة والثلاثة عشر رجلاً، فمن كان ابتلى بالمسير وافى (وافاه)، ومن لم يتبل بالمسير فُقد من فراشه (عن فراشه، وهو قول امير المؤمنين عليه السلام: هم المفقودون عن فرشهم)، وذلك قول الله ((فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا)) قال: الخيرات: الولاية، وقال في موضع آخر: ((وَلَيْنَ آخَرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ)) (3)، وهم اصحاب القائم عليه السلام يجتمعون (والله) اليه في ساعة واحدة، فاذا جاء الى البيداء يخرج اليه جيش السفياي، فيأمر الله الأرض فتأخذ أقدامهم، وهو قوله: ((وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَعُوا فَلَا قَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ)) وقالوا آمنا به (يعني بالقائم من آل محمد عليه السلام) ((واني لهم التناوش من مكان بعيد (الى قوله) وحيل بينهم وبين ما يشتهون)) (يعني ألا يعذبو) ((كما فعل بأشياعهم من قبل)) (يعني من كان قبلهم من المكذبين (الذين) هلكو) (4).

علي بن ابراهيم اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں حدیثی ابی سے ابن ابی عمیر سے منصور سے یونس سے ابی خالد الکابلی نے فرمایا کہ ابو جعفر نے فرمایا ہے اللہ کی قسم میں گویا کہ قائم کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی پشت سے ایک پتھر سے ٹیک لگائے ہوئے ہیں پھر اللہ کی قسم کھائی پھر فرماتے ہیں اے لوگو! مجھ سے اللہ کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں اللہ کے قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے آدم کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں آدم کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو مجھ سے نوح کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں نوح کے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے ابراہیم میں کون محبت کر سکتا ہے میں ابراہیم کے

زیادہ قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے موسیٰ کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں موسیٰ کے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں
 مجھ سے عیسیٰ کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں عیسیٰ کے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے اللہ کے رسول محمد کے
 بارے کون حجت کر سکتا ہے میں اللہ کے رسول محمد کے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے کتاب اللہ کے بارے میں
 کون حجت کر سکتا ہے میں اللہ کی کتاب کے زیادہ قریب ہوں پھر آپ مقام ابراہیم تک پہنچتے ہیں اور دو رکعت ادا کرتے ہیں
 اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں پھر ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ یہی وہ مضطر ہے جو اللہ کی کتاب میں ہے کہ ((أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
 وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)) کون ہے جو سنتا ہے بے قراری کی کہ جب وہ اسے پکارے اور رفع کرتا ہے اس کی
 تکلیف کو اور زمین پر اسے خلیفہ بناتا ہے۔ پھر سب سے پہلے جبرئیل امین اس سے بیعت کرینگے اور اسکے بعد تین سو تیرہ
 آدمی پس جو شخص سفر سے مبتلا ہو اوہ ضرور آپ کو پائے گا اور جو سفر سے مبتلا نہ ہو تو وہ اپنے بستر سے گم ہو اس میں اشارہ
 امیر المؤمنین کے قول کی طرف ہے کہ وہ لوگ اپنے فراش سے گم شدہ ہیں اور اسی میں اللہ کا قول **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ**
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا فرمایا کہ الخیرات سے مراد ولایت امیر المؤمنین ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا
 ((وَلَمَّا أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ)) (3) اور ہم ایک مدت معلوم تک ان سے عذاب کو روک رکھیں (سورۃ ہود
 آیت نمبر ۸) اور وہ قائم کے ساتھی ہونگے وہ اللہ کی قسم ایک گھڑی میں ہی اکٹھے ہو جائیں گے پس جب وہ مقام بیدآء کی
 طرف آئے گا تو اسکی طرف سفیانی لشکر نکلے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرمائیں گے پس وہ انکے قدم پکڑے گی اور یہ مراد ہے
 اللہ کے قول ((وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغْنَا فَلَا فُوتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ)) اور کاش آپ دیکھیں جب کہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں
 گے پس نہ بچ سکیں گے اور پاس ہی سے پکڑ لیے جائیں گے یعنی قائم کے ظہور کے وقت (تفسیر قمی ج ۵ ص ۲۰۵)

محمد بن یعقوب: عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن ابي عمير، عن منصور بن يونس، عن اسماعيل بن جابر، عن ابي
 خالد، عن ابي عبد الله (عن ابي جعفر) عليه السلام في قول الله عز وجل: ((فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ)) (قال: الخيرات: الولاية،
 وقوله تبارك وتعالى): ((أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا)) يعني اصحاب القائم عليه السلام الثلاثمائة والبضعة
 عشر (رجل)، قال: (و) هم والله الأمة المعدودة، قال: يجتمعون والله في ساعة واحدة قرع كقرع الخريف (5).

محمد بن یعقوب سے علی بن ابراہیم سے ابیہ سے ابن ابی عمیر سے منصور سے یونس سے اسماعیل بن جابر سے ابی خالد سے ابی عبد اللہ سے ابی جعفر اللہ تعالیٰ کے قول ((فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ)) (سبقت لے جانے والی عمل کی طرف) کے بارے منقول ہے کہ الخیرات یعنی ولایت امیر المؤمنین اور قول اللہ تبارک و تعالیٰ ((أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا)) (جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو اکٹھا کرے گا) قائم کے ساتھی جو کہ تین سواور کچھ اوپر دس آدمی ہیں فرمایا کہ وہ ہی اللہ کی قسم امت محدودہ ہیں فرمایا کہ وہ اللہ کی قسم ایک گھڑی میں جمع ہو جائیں گے بادل موسم خریف کی طرح

محمد بن ابراہیم: المعروف بابن ابی زینب النعمانی فی کتاب الغیبة: قال: اخبرنا عبد الواحد بن عبد اللہ بن یونس، قال: حدثنا محمد بن جعفر القرشي، قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن محمد بن سنان، (عن ضریس) عن أبي خالد الكابلي، عن علي بن الحسين، ومحمد بن علي عليهما السلام انه قال: الفقهاء قوم يفتقدون من فرشهم فيصبحون بمكة، وهو قول الله عز وجل: ((أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا)) وهم اصحاب القائم عليه السلام (6).

محمد بن ابراہیم المعروف بابن ابی زینب النعمانی کتاب الغیبة میں فرماتے ہیں کہ اخبرنا عبد الواحد بن عبد اللہ بن یونس قال هشنا محمد بن جعفر القرشي قال حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب سے محمد بن سنان سے ضریس سے ابی خالد الکابلی سے علی بن الحسین و محمد بن علی کہ آپ نے فرمایا کہ گم ہونے والے وہ لوگ ہونگے جو کہ اپنے بستروں سے گم ہو جائیں گے اور صبح کو مکہ میں ہونگے اور یہ ہی مراد ہے اللہ کے ((أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا)) اور وہ قائم کے ساتھی ہونگے

الموامش:

(*) الحجّة فیما نزل فی القائم الحجّة علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) سورة البقرة الآية 148.

(2) سورة النمل الآية 62.

(3) سورة هود الآية 8.

(4) تفسير القمي ج 2 ص 205، والآيات من سورة سبا 54-50.

(5) الروضة، ص 313.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

((وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

(1) (*)

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو

محمد بن ابراہیم النعمانی: المعروف بابن ابی زینب قال: حدثنا محمد بن ہمام، قال حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري، قال

حدثنا (احمد بن ہلال (2)، قال حدثنا الحسن بن) محبوب عن علي بن رئاب، عن محمد بن مسلم، عن ابی عبد الله جعفر بن

محمد عليه السلام (انہ) قال: ان قدام القائم عليه السلام علامات بلوی من الله للمؤمنين. قلت: وما هي؟

قال: (ف) ذلك قول الله عز وجل: ((وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ

وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ)) (1) (*)

، (فذلك) قال: ((وَلَنْبَلُوْكُمْ يعني المؤمنین (بشيء... الخوف) من ملوك (خوف ملك) بني فلان في آخر سلطاهم، (والجوع)

بغلاء اسعارهم، وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ) فساد التجارات وقلة الفضل فيها، (وَالْأَنْفُسِ) موت ذريع، (وَالثَّمَرَاتِ) قلة ربيع ما

يزرع وقلة بركة الثمار، (وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ) عند ذلك بخروج القائم عليه السلام.

ثم قال (لي): يا محمد هذا تأويله (ان الله عز وجل يقول): (وما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم) (3).

محمد بن ابراہیم الشمالي المعروف بابی زینب سے محمد بن مسلم سے ابی عبد اللہ جعفر بن محمد آپ نے فرمایا کہ قائم سے پہلے کچھ

آزمائش والی علامات ہونگی مومنین کے لیے میں نے کہا کہ وہ کیا ہونگی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے

((وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

پس یہ وَلَنْبَلُوْكُمْ یعنی مومنین کو بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ یعنی ظالم و جابر بادشاہوں کا خوف ہے وَالْجُوعِ یعنی اشیاء کا مہنگا ہونا

و نقص من الاموال یعنی تجارت میں فساد اور نفع کا کم ہونا وَالْأَنْفُسِ یعنی موت کی آزمائش وَالثَّمَرَاتِ یعنی کھیتی کام پھلنا اور

پھلوں کی برکت کا کم ہونا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ یعنی اس موقع پر صبر کرنے والوں کو قائم کے خروج کی خوشخبری دو پھر مجھے فرمایا

اے محمد یہ اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں (وما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہمارا ان چیزوں پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت وہی لوگ مانتے ہیں جو عقلمند ہیں

عنه: قال: اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد بن عقده، قال اخبرني (حدثني) احمد بن يوسف بن يعقوب والحسين (ابو الحسين) الجعفي من كتابه، قال حدثنا اسماعيل بن مهران، عن الحسن بن علي بن أبي حمزة، عن ابيه، عن ابي بصير.

قال ابو عبد الله عليه السلام: لا بد ان يكون قدام (قيام) (4) القائم سنة تجوع فيها الناس، ويصيهم خوف شديد من القتل، ونقص من الاموال والانسف والثمرات، وان ذلك في كتاب الله ليّن، ثم تلا هذه الآية: (وَلَنَبَلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ) (5).

انہی سے روایت ہے کہ احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ تالیٰ خبر فی احمد بن یوسف بن یعقوب ابو الحسن الجعفی اپنی کتاب میں نقل کیا کہ حدیث اسماعیل بن مهران سے الحسن بن علی بن ابی حمزہ سے ابیہ سے انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ لازمی طور پر قائم کے قیام سے پہلے قحط سالی ہوگی جس میں لوگ بھوک کا شکار ہونگے اور انہیں خوف شدید قتل ہو جانے کا لاحق ہوگا اور مال و جان و پھل کی کمی کا اندیشہ ہوگا اور یہ بات کتاب اللہ میں واضح طور پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (وَلَنَبَلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ) (5)

وروی ابو جعفر محمد بن جریر الطبری فی مسند فاطمة علیہا السلام قال: اخبرني ابو الحسين محمد بن هارون (قال حدثني ابي) (6) رضي الله عنه) قال حدثنا ابو علي محمد بن همام قال: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري قال: حدثنا احمد بن هلال قال: حدثني الحسن بن محبوب، عن علي بن رثاب، وابي ايوب الخزاز، عن محمد بن مسلم، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ان لقيام قائمنا علامات..... وذكر الحديث (7).

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اپنی مسند فاطمہ میں روایت کرتے ہیں محمد بن مسلم سے ابی عبد اللہ نے فرمایا کہ ہمارے قائم کے قیام کی چند علامات ہونگی اور پھر حدیث کو ذکر فرمایا

العیاشی: باسناده عن الثمالی قال: سالت ابا جعفر علیه السلام عن قول الله (عز وجل): ((وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ

الْخَوْفِ وَالْجُوعِ))، قال: ذلك جوع خاص، وجوع عام، فاما بالشام فانه عام، واما الخاص بالكوفة يخص ولايعم، ولكنه يخص بالكوفة اعداء آل محمد عليه الصلاة والسلام، فيهلكهم الله بالجوع.

واما الخوف فانه عام بالشام، وذلك(ذاك) الخوف اذا قام القائم عليه السلام، واما الجوع فقبل قيام القائم عليه السلام وذلك قوله: وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ(8)

اور عیاشی نے ثمالی سے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو جعفرؑ سے اللہ کے فرمان کے بارے سوال کیا: ((وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ)) (8) تو فرمایا ایک خاص بھوک ہوگی اور ایک عام بھوک ہوگی چنانچہ شام میں تو عام ہوگی لیکن کوفہ میں خاص ہوگی عمومی نہ ہوگی وہ صرف کوفہ میں آل محمدؑ کے دشمنوں کے لیے ہوگی اور اللہ ان کو بھوک سے ہلاک کر دیگا لیکن خوف پورے ملک شام میں عام ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ قائم کا قیام ہوگا لیکن بھوک قائم کے قیام سے قبل ہوگی اور یہ فرمان خداوند تعالیٰ میں ہے: ((وَلَنْبَلُوْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ))

(1) البقرة الاية 155.

(2) ليس في المصدر.

(3) كتاب الغيبة ص 132.

(4) ليس في المصدر.

(5) كتاب الغيبة ص 132.

(6) ليس في المصدر.

(7) دلائل الامامة ص 259.

(8) تفسير العياشي ج 1 ص 68.

بسم الله الرحمن الرحيم

((يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ(1)*)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی، رسولؐ کی اور اولی الامر کی

حدثنا محمد بن همام عن جعفر بن محمد بن مالك الفزاري عن [الفزاري] ابن بابويه قال: حدثنا غير واحد من اصحابنا قالوا قال حدثنا [الحسن بن محمد بن سماعة، عن احمد بن الحـ [ا] رث [قال حدثني] المفضل بن عمر عن يونس بن ظبيان عن جابر بن يزيد الجعفي، قال: سمعت جابر بن عبد الله الأنصاري يقول: لما انزل الله عز وجل على نبيه محمد صلى الله عليه وآله ((يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)) (1) (*، قلت: يارسول الله عرفنا الله ((: وسلم ورسوله، فمن اولوا الأمر الذين قرن الله طاعتهم بطاعتك؟

فقال عليه الصلاة والسلام: هم خلفائي يا جابر وأئمة المسلمين [من بعدي] اولهم علي بن أبي طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي المعروف في التوراة بالباقر، ستدرکه یا جابر فاذا لقيته فاقرئه مني السلام ثم الصادق جعفر بن محمد، ثم موسى بن جعفر، ثم علي بن موسى، ثم محمد بن علي، ثم علي بن محمد، ثم الحسن بن علي، ثم سمي وكنيي حجة الله في ارضه وبقيته في عباده ابن الحسن بن علي

ذاك الذي يفتح الله تعالى ذكره [به] مشارق الأرض [ومغارها على يديه]، ذاك الذي يغيب عن شيعته واوليائه غيبة لا ينبت فيها على القول بامامته الا من امتحن الله قلبه للإيمان

قال جابر: فقلت [له] يارسول الله فهل يقع لشعبة الانتفاع به في غيبته؟

فقال عليه الصلاة والسلام: اي والذي بعثني بالنبوة، انهم يستضيئون بنوره، وينتفعون بولايته في غيبته كاننتفاع

(2) الناس بالشمس وان تجلّلها سحاب، يا جابر هذا من مكنون سر الله ومخزون علمه فاكنمه الا من أهله

ابن بابويه نے کہا کہ جابر بن یزید الجعفی فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا فرماتے

تھے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت ((يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)) نازل فرمائی تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اللہ اور آپ کو تو جانتے ہیں لیکن یہ اول الامر

کون لوگ ہیں جنکی اطاعت اللہ نے اپنی اور آپکی اطاعت سے ملا دی ہے تو آپ نے فرمایا اے جابر یہ میرے خلیفہ ہیں اور

مسلمانوں کے امام ہیں میرے بعد ان میں سے پہلا علی ابن ابی طالب ہے پھر حسن پھر حسین پر علی بن الحسین پھر محمد بن

علی جو تورات میں باقر کے نام سے معروف ہے جسے اے جابر تم پاؤ گے پس جب اسے ملو تو میرا سلام کہنا پھر صادق جعفر

بن محمد پھر موسیٰ بن جعفر پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر میرا ہمنام اور میری کنیت والا

جو حجتہ اللہ فی الارض اور اللہ کے بندوں میں بعید ہو گا جو کہ ابن حسن بن علی ہیں یہی وہ شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر

زمین کے مشرق و مغرب کو فتح کر دے گا اور یہی ہونگے جو کہ اپنے شیعوں سے غائب ہونگے اور اپنے ساتھیوں سے ایسی مدت

میں انکی امامت کے قول پر کوئی بھی ثابت نہ رہے گا سوائے اسکے جسکے دل کو اللہ نے ایمان کے لیے پرکھا اور جانچا ہوگا تو جابر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپکے شیعوں کو انکی غیبت میں ان سے کوئی نفع بھی حاصل ہوگا تو آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ وہ اسکی روشنی سے نور حاصل کریں گے اور اسکی غیبت میں اسکی ولایت سے نفع اٹھائیں گے جیسے لوگ سورج سے نفع اٹھاتے ہیں اگرچہ اس پر بادل چھا جائیں اے جابر یہ اللہ کا پاشیدہ راز ہے اور علم کا خزانہ ہے اللہ نے اسے اپنے اہل کے سوا سب سے چھپا رکھا ہے۔

الھوامش:

(* الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) النساء الآية 59.

(2) وجلل الشيء: غطاه، ومنه جلل المطر الأرض.

﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ (1) (*)

کیا یہ اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اس نے خوشی سے یا لاچارگی سے بہر حال اسی کی فرمانبرداری اختیار کی ہے اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے،

العياشي: باسناده عن رفاعة بن موسى، قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: وله اسلم من في السموات والارض طوعا وكرها، قال: اذا قام القائم عليه السلام لا تبقى ارض الا نودي فيها بشهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله صلى الله عليه وآله. (2)

عیاشی نے اپنی سند سے رفاعہ بن موسیٰ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ میں ابو عبد اللہ سے سنا فرماتے تھے ﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ (1)۔ یہ آیت قائم کے بارے میں ہے کہ جب وہ قیام کریں گے تو کوئی زمین ایسی باقی نہ رہے گی مگر اس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کی آواز دی جائے گی

عنه: باسناده عن ابن بكير قال: سالت ابا الحسن عليه السلام عن قوله: وله أسلم من في السموات والارض طوعاً وكرهاً، قال: انزلت في القائم عليه السلام اذا خرج باليهود والنصارى والصابئين والزنادقة واهل الردة والكفار في شرق الارض

وغيرها فعرض عليهم الاسلام، فمن اسلم طوعاً امره بالصلاة والزكاة وما يؤمر به المسلم ويجب الله عليه، ومن لم يسلم ضرب عنقه، حتى لا يبقى في المشارق والمغرب احد الا وحّد الله.

قلت جعلت فداك: ان الخلق اكثر من ذلك.. فقال: ان الله اذا اراد امراً قلل الكثير وكثر القليل (3).

اور اسی سے اپنی سند سے ابو بکیر سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں نے ابو الحسن سے ((وَلَهُ اسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ)) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قائم کے بارے نازل ہوئی ہے جب آپ یہودی و عیسائی و صابئین اور زندیقوں اور مرتدوں اور تمام زمین کے مشرکوں و کافروں کے سامنے آئیں گے تو پھر جو دل کی خوشی سے مانے گا تو اسے نماز اور زکوٰۃ اور ان چیزوں کا امر دیں گے جو کہ مسلمانوں کو دیئے جاتے ہیں اور جو اللہ کی طرف سے مسلمان پر واجب ہوتے ہیں اور جو نہ مانے گا تو آپ اسکی گردن اڑا دیں گے حتیٰ کہ مشرق و مغرب میں کوئی بھی نہ رہے گا سوائے توحید والے کے تو میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں مخلوق تو بہت زیادہ ہے تو فرمایا جب اللہ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل میں تبدیل کر دیتا ہے

وعنه: باسنادہ عن عبد الاعلیٰ الحلبي، عن ابي جعفر عليه السلام في حديث طويل يذكر فيه امر القائم عليه السلام اذا خرج، قال: ولا تبقى (ارض) في الارض قرية الا نودي فيها بشهادة ان لا آله الا الله (وحده لا شريك له) وان محمداً رسول الله وهو قوله (تعالى): ((وله اسلم من في السموات والارض طوعاً وكرهاً واليه يرجعون)) ولا يقبل صاحب هذا الامر الجزية كما قبلها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، وهو قول الله: ((وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)) (4).

اور انہی سے اپنی سند کے ساتھ عبد الاعلیٰ الحلبي سے نقل ہے کہ ابو جعفر نے ایک طویل حدیث میں قائم کے بارے میں نقل کیا کہ جب وہ ظاہر ہونگے تو نہ باقی رہے گی زمین میں کوئی بستی مگر اس میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک الہ وان محمد رسول اللہ کی شہادت کی آواز لگائی جائے گی اور یہ ہی مطلب ہے اللہ کے قول ((وله اسلم من في السموات والارض طوعاً وكرهاً واليه يرجعون)) اور پھر اس امر والا کسی کافر سے جزیہ بھی قبول نہ کرے گا جیسے کہ رسول اللہ نے قبول کیا تھا اور اس میں یہ قول خداوندی ہے ((وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)) اور جنگ کرو ان سے حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور سارا دین صرف اللہ کے لیے ہو جائے (سورہ البقرہ آیت ۱۹۳)

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) ال عمران الاية 83.

(2) تفسير العياشي ج 1 ص 183.

(3) تفسير العياشي ج 1 ص 183.

(4) تفسير العياشي ج 2 ص 60.

((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)) (1) (*)

اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدمی میں اور زیادہ محنت کرو اور جہاد کے لئے خوب مستعد رہو، اور ہمیشہ اللہ کا تقویٰ قائم رکھو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔۔۔

محمد بن ابراهيم النعماني في كتاب الغيبة: قال اخبرنا علي بن احمد (النديجي) عن عبيد (الله) بن موسى (العلوي العباسي) (2) عن هارون بن مسلم، عن القاسم بن عروة، عن بريد بن معاوية العجلي، عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام في قوله (عز وجل): (يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا) فقال:

اصبروا على اداء الفرائض وصابروا عدوكم ورابطوا امامكم (المنتظر) (3).

ورواه الشيخ المفيد في الغيبة: باسناده عن بريد بن معاوية العجلي عن ابي جعفر عليه السلام (4) (والروايات الكثيرة في الآية انها في الائمة عليهم السلام مذكورة في كتاب البرهان) (5).

محمد بن ابراهيم النعماني كتاب الغيبة میں نقل کرتے ہیں علی بن احمد سے وہ عبید اللہ بن موسیٰ سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ القاسم بن عروہ سے وہ بريد بن معاوية سے اور وہ امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر سے اللہ کے اس قول يا ايها الذين امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا الصبر یعنی صبر کرو اور ادا کے فرض میں اور ثابت قدم رہو اپنے دشمن کے سامنے اور اپنے امام منتظر سے اپنا رابطہ رکھو (کتاب الغيبة ص ۱۰۵)

اور شیخ مفید نے غیبہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے برید بن معاویہ العجلی سے جو امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں اور بہت سی دیگر روایات میں اس آیت کے بارے میں ہے کہ یہ آئمہ کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ تمام روایات تفسیر البرہان میں مذکور ہیں۔

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) آل عمران الایۃ 200.

(2) لیس فی المصدر.

(3) لیس فی المصدر: کتاب الغیبة- ص 105.

(4) لم اقف علی کتاب للشیخ المفید فی الغیبة.

(5) مابین القوسین من کلام السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

((یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مُصدّقاً لما معکم من قبل ان نطمس وجوهاً فتردّها علی

أذبارها)) (1) (*)

محمد بن ابراہیم النعمانی فی الغیبة: (قال حدثنا) (2) محمد بن یعقوب الكلینی (ابو جعفر قال حدثني) (3) (عن علي بن

ابراہیم (بن ہاشم) (4) عن ابيه، (قال) (5) وحدثني محمد بن يحيى بن عمران، عن (قال حدثني) احمد بن محمد بن عيسى،

وحدثني (ثمن) علي بن محمد وغيره، عن سهل بن زياد جميعاً، عن الحسن بن محبوب.

وحدثنا عبد الواحد بن عبد الله الموصلي، عن ابي علي احمد بن محمد بن ناصر، عن احمد بن هلال عن الحسن بن محبوب، قال

حدثني (عن) عمرو بن أبي المقدام، عن جابر بن يزيد الجعفي قال:

قال ابو جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام: يا جابر إلزم الأرض فلا تحرك يداً ولا رجلاً حتى ترى علامات اذكرها لك

ان ادركتها، اولها اختلاف ولد فلان (بني العباس) وما اراك تدرك ذلك ولكن حدثت به من بعدي، (و) منادٍ ينادي من السماء،

ويحييكم الصوت من ناحية دمشق بالفتح، وتخسف قرية من قرى الشام تسمى الجابية، وتسقط طائفة من مسجد دمشق،

الأيمن، ومارقة ترقق من ناحية الترك فيعقبها هرج الروم، ويستقبل اخوان الترك حتى يتزلوا الجزيرة، وتستقبل مارقة الروم حتى

يتزلوا الرملة، فتلک السنة يا جابر فيها اختلاف كثير في كل ناحية (ارض) من ناحية المغرب، فأول ارض تخرب ارض

الشام (ثم) (6) يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات، راية الاصهب، وراية الابقع، وراية السفياي، فيلتنقي السفياي بالابقع

فيقتلون، فيقتله السفياي ومن معه (تبعه)، ثم يقتل الاصهب، ثم لا يكون له همة الا الاقبال نحو العراق، ويمر جيشه بقرقيسا

فيقتلون بها، فيقتل من الجبارين مائة الف، ويبعث السفياي جيشاً الى الكوفة وعدتهم سبعون ألفاً فيصيرون من اهل الكوفة قتلاً وصبلاً وسيباً، فيبينما هم كذلك اذ اقبلت رايات من نحو خراسان تطوي المنازل طياً حثيثاً ومعهم نفر من اصحاب القائم عليه السلام، و(ثم) يخرج رجل من موالي اهل الكوفة في ضعفاء فيقتله امير جيش السفياي بين الحيرة والكوفة، ويبعث السفياي بعثاً الى المدينة فيفر(فينفر) المهدي عليه السلام منها الى مكة، فيبلغ(امير) جيش السفياي بان المهدي عليه السلام قد خرج الى مكة، فيبعث جيشاً على اثره فلا يدرك حتى يدخل مكة خائف يتربق على سنة موسى بن عمران عليه السلام.

محمد بن ابراهيم النعماني اپنی کتاب الغیبہ میں نقل کرتے ہیں محمد بن یعقوب الکلبینی سے وہ علی بن ابراہیم سے وہ ابیہ سے وہ محمد بن یحییٰ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن محمد سے وہ سہل بن زیاد سے اور یہ سب حسن بن محبوب سے روایت کرتے ہیں اور وہ جابر بن یزید الجعفی سے اور جابر امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا اے جابر زمین کو لازم پکڑ نہ ہی ہاتھ کو حرکت دے اور نہ پاؤں کو حتیٰ کہ تو تین علامات دیکھے جو میں ذکر کرتا ہوں پہلی بنو عباس کا اختلاف دوسری ایک منادی آسمان سے ندا دے گا اور تمہیں دمشق کی جانب سے فتح کی آواز آئے گی اور شام کی بستیوں میں سے جابہ نامی بستی زمین میں دھنس جائے گی اور مسجد دمشق کے دائیں والا حصہ گر جائے گا اور خارجی نکلیں گے ترک کی طرف اور اس کے بعد روم میں لڑائی ہوگی اور ترک اس کا سامنا کریں گے حتیٰ کہ وہ جزیرے میں اتریں گے اور وہ خارجیوں کا مقابلہ کریں گے حتیٰ کہ رملہ میں اتریں گے اے جابر اس سال زمین پر ہر طرف اختلاف برپا ہوگا چنانچہ سب سے پہلے ملک شام میں فساد ہوگا پھر اس میں تین قسم کے گروہ نکلیں گے جن کا الگ الگ جھنڈا ہوگا ایک جھنڈا سرخ، ایک سفید اور ایک جھنڈا سفیانی ہوگا چنانچہ سفیانی اور البقع کے مابین شدید خونریزی ہوگی اور سفیانی البقع کو مار ڈالیں گے پھر ان کی اصحاب کے ساتھ جنگ ہوگی وہ ان کو بھی قتل کر دیں گے پھر وہ عراق کی جانب نکلیں گے اور ان کا لشکر قر قیسا کے مقام سے گزرے گا اور ان کا وہاں کے لوگوں سے قتال ہوگا اس جنگ میں ایک لاکھ لوگ قتل ہوں گے پھر سفیانی اپنا ایک لشکر کوفہ بھیجے گا جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی تو وہ اہل کوفہ کو قتل کریں گے اور سولی پر چڑھادیں گے اور کچھ کو غلام اور لونڈیاں بنالیں گے چنانچہ ابھی وہ اس حال میں ہونگے کہ اچانک خراسان کی طرف سے لشکر آئیں گے جو کہ تیزی سے منازل طے کرتے ہوئے آئیں گے اور ان کے ہمراہ قائم علیہ السلام کے ساتھی بھی ہونگے پھر ایک آدمی اہل کوفہ میں سے چند کمزور ترین لوگوں کے ساتھ نکلے گا جسے سفیانی حیرہ و کوفہ

کے درمیان قتل کر دیں گے پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو قائم مکہ کی طرف روانہ ہوگا جب سفیانی لشکر کو یہ اطلاع پہنچے گی کہ قائم مکہ کی طرف روانہ ہو گیا ہے تو وہ ایک لشکر قائم کے پیچھے روانہ کرے گا لیکن اسے نہ پاسکے گا اور قائم کی مثل موسیٰ بن عمران جیسی ہوگی (جبکہ وہ فرعون کے ظلم سے بچتے ہوئے مصر میں داخل ہوئے)

المواہش:

(*) الحجّة فیما نزل فی القائم الحجّة علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) النساء الاية 47.

(2) ليس في المصدر وفيه: (عن ابن محبوب اخبرنا محمد بن يعقوب:).

(3) ليس في المصدر.

(4) ليس في المصدر.

(5) ليس في المصدر.

«وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا» (1) (*)

اور جو کوئی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے تو یہی لوگ روز قیامت ان ہستیوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے خاص انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، اور بہترین رفقاء ہیں

علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب للصادق علیہ السلام قال: قال: النبیین رسول اللہ، والصدیقین علی، والشهداء الحسن والحسین، والصالحین الأئمة وحسن اولئك رفیقاً القائم من آل محمد علیہم الصلاة والسلام (2)

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ امام صادق کی طرف منسوب ہے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ آیت میں النبیین سے تو رسول اللہ مراد ہیں اور صدیقین سے علی اور شہداء سے حسن و حسین اور صالحین سے ائمہ مراد ہیں اور بہترین رفقاء سے قائم آل محمد مراد ہیں

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) النساء الاية 69.

(2) تفسیر القمی - ج 1 ص 142.

س فی المصدر.

((أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً))، ((لَوْ لَا أَخَّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ)) (1) (*)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو پھر جب انہیں لڑنے کا حکم دیا گیا اس وقت ان میں سے ایک جماعت لوگوں سے ایسا ڈرنے لگی جیسا اللہ کا ڈر ہو یا اس سے بھی زیادہ ڈراور کہنے لگے اے رب ہمارے تو نے ہم پر لڑنا یوں فرض کیا کیوں نہ ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دی ان سے کہہ دو دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت پر ہیزگاروں کے لیے بہتر ہے اور ایک تاگے کے برابر بھی تم سے بے انصافی نہیں کی جائے گی محمد بن یعقوب: عن محمد بن یحیی، عن احمد بن محمد، عن ابن سنان، عن ابي الصباح بن عبد الحميد عن محمد بن مسلم، عن ابي جعفر عليه السلام قال:

والله للذي صنعه الحسن بن علي عليهما السلام كان خيراً لهذه الأمة مما طلعت عليه الشمس، فو الله لقد نزلت هذه الآية ((أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ))، انما هي طاعة الإمام وطلبوا القتال، ((فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ)) (مع الحسين عليه السلام، ((وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْ لَا أَخَّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ)))) نجب دعوتك وتبوع الرسل ((ارادوا تأخير ذلك الى القائم عليه السلام: (2)

العياشي في تفسيره: باسناده عن ادریس مولى لعبد الله بن جعفر عن ابي عبد الله عليه السلام في تفسيره هذه الآية ((الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم)) (مع الحسن)) واقيموا الصلوة [واتوا الزكوة] فلما كتب عليهم القتال ((مع الحسين)) قالوا ربنا لم كتبت علينا القتال لو لا اخرتنا الى اجل قريب ((الى خروج القائم عليه السلام فان معهم النصر والظفر، قال الله تعالى)) : قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى... الآية (3)))

عنه: باسناده عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام قال: والله الذي صنعه الحسن بن علي عليهما السلام كان خيراً لهذه الأمة مما طلعت عليه الشمس، والله لفيه نزلت هذه الآية ((أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

الزَّكَاةَ ((انما هي طاعة الإمام فطلبوا القتال)) فلما كتب عليهم القتال ((مع الحسين)) قالوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْ لَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ((وقوله)) رَبَّنَا أَخَّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِيبُ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعُ الرَّسُولَ ((ارادوا تاخير ذلك الى القائم عليه السلام(4)).

محمد یعقوب سے محمد بن یحییٰ سے احمد بن محمد سے ابی سنان سے ابی الصباح بن عبد الحمید سے محمد بن مسلم سے ابی جعفرؑ فرمایا کہ اللہ کی قسم جو کام حسن بن علیؑ نے کیا ہے وہ اس امت کے لیے ان تمام چیزوں سے بہتر تھا جس پر سورج طلوع ہوا پس اللہ کی قسم یہ آیت اتری جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو تو یہ امام کی اطاعت تھی اور ان لوگوں نے قتال کا مطالبہ کیا پس جب ان پر حضرت امام حسینؑ کے ہمراہ قتال فرض کیا گیا تو کہنے لگے کہنے لگے اے رب تو نے ہم پر لڑنا یوں فرض کیا کیوں نہ ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دے کہ ہم تیری بات پر لبیک کہتے اور رسولوں کی اتباع کرتے انکار ادہ تھا کہ اس کو قائم کے ظاہر ہونے تک موخر کیا جائے (روضتہ ص ۳۳۰)

عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی سند میں ادریس سے روایت کیا کہ مولیٰ عبد اللہ بن جعفرؑ سے ابی عبد اللہؑ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو یعنی حسنؑ کے ساتھ اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ دو پس جب ان پر قتال فرض کیا گیا حضرت امام حسینؑ کے ساتھ مل کر تو کہا اے ہمارے رب ہم پر قتال کیوں فرض کیا گیا اور اسے ایک قریب کی مدت تک موخر کیوں نہیں کیا گیا یعنی قائم کے آنے تک کہ انکے ساتھ مدد اور کامیابی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان سے کہہ دو دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت پر ہیزگاروں کے لیے بہتر ہے تفسیر عیاشی ص ۲۵ اور عیاشی کی سند سے محمد بن مسلم سے ابی جعفرؑ فرمایا کہ جو کام حسن بن علیؑ نے کیا وہ اس امت کے لیے ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اللہ کی قسم اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو تو یہ امام کی اطاعت تھی انہوں نے قتال کا مطالبہ کیا پس جب ان پر قتال فرض کیا گیا جناب حسینؑ کی ہمراہی میں تو انہوں نے کہا اے رب ہمارے تو نے ہم پر لڑنا یوں فرض کیا کیوں نہ ہمیں تھوڑی مدت اور مہلت دے اور دوسرا قول ہے اے رب اس جہاد کو کچھ عرصے کے لیے موخر کر دے۔

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) النساء الاية 77.

(2) الروضة - ص 330.

(3) تفسير العياشي - ج 1 ص 257.

(4) تفسير العياشي - ج 1 ص 258.

((وَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا)) (1) (*)

اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اسکی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا

علي بن ابراهيم: قال حدثني ابي عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري، عن ابي حمزة، عن شهر بن حوشب قال لي الحجاج (يا شهر (2) (آية في كتاب الله قد اعيتني، فقلت: ايها الأمير آية آية هي؟

فقال: ((: وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ((والله اني لآمر باليهودي والنصراني فيضرب عنقه، قم ارمقه بعيني فما اراه يحرك شفثيه حتى يحمد فقلت: اصلح الله الأمير ليس على ما [ت] اولت، قال: كيف هو؟

قلت: ان عيسى يتزل قبل يوم القيامة الى الدنيا فلا يبقى اهل ملة يهودي ولا غيره [نصراني] الا آمن به قبل موته ويصلي خلف المهدي

قال: ويحك.. أنى لك هذا ومن اين جئت [به]؟

فقلت: حدثني به محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب عليهم السلام.

فقال: جئت بها والله ثم عين صافية (3)

علی بن ابراہیم قال حدثني ابي عن القاسم بن محمد عن سليمان بن داود المنقري عن ابي حمزة عن شهر بن حوشب فرمايا کہ مجھے حجاج نے کہا اے شہر ایک قرآن پاک کی آیت ہے جس نے مجھے عاجز کر دیا ہے تو میں نے کہا اے میرا وہ کون سی آیت ہے تو اس نے کہا وہ یہ آیت ہے اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو اسکی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے گا: اللہ کی قسم میں یہودی و نصرانی کے بارے میں حکم دیتا ہوں کہ اسکی گردن اڑادی جائے تم اٹھو اور ہر یہودی و نصرانی کی نگرانی کرو پس میں نے دیکھا کہ اسکے ہونٹ حرکت کرتے ہوئے یہاں تک کہ اسکا غصہ بجھ گیا تو میں نے کہا اللہ امیر کو صلاحیت عطا کرے وہ مطلب نہیں ہے جو آپ نے مراد لیا ہے تو اس نے کہا پھر کیسے مطلب ہے اسکا میں نے کہا عیسیٰ قیامت سے قبل دنیا کی طرف اتریں گے تو کوئی اہل ملت یہودی اور اسکے علاوہ نصرانی نہ رہے گا مگر وہ اس پر اپنی موت سے قبل ایمان لائے گا اور وہ

مہدی کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھے گا تو (حجاج) نے کہا تیری خرابی ہو یہ مطلب تجھے کہاں سے آیا ہے میں نے کہا کہ حدیثی بہ محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب جب میں نے سند بتائی تو کہا اللہ کی قسم تو اسکو لایا ہے اب صاف آنکھ سے آرام سے سو جا (تفسیر قمی ص ۱۵۸)

الموامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحججة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) النساء الاية 159.

(2) ليس في المصدر، ((وفيه بأن)).

(3) تفسیر القمی - ج 1 ص 158.

((وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ)) (1) (*)

اور ہم نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جو کہتے ہیں: ہم نصاریٰ ہیں، پھر وہ بھی اس رہنمائی کا ایک بڑا حصہ فراموش کر بیٹھے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔

محمد بن یعقوب: عن علي بن ابراهيم، عن اسماعيل بن محمد المكي، عن علي بن الحسن، عن عمرو بن عثمان، عن الحسين بن خالد، عن من ذكره، عن ابي الربيع الشامي قال: قال لي أبو عبد الله عليه السلام:

لا تشتر من السودان احداً، فان كان فلا بد فمن النوبة، فانهم من الذين قال الله عز وجل ((: وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ)) (اما أنهم] سيذكرون ذلك الحظ، وسيخرج مع القائم عليه السلام منا عصابة منهم،

ولا تنكحوا من الأكراد احداً فانهم جنس من الجن كشف عنهم الغطاء. (2)

محمد بن یعقوب سے علی بن ابراہیم سے اسماعیل بن محمد المکی سے علی بن حسن سے عمرو بن عثمان سے الحسین بن خالد ان لوگوں سے جنہوں نے ذکر کیا ابی ربیع الشامی سے اس نے فرمایا کہ مجھے ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ سودان سے کسی کو نہ خریدنا اگر ایسا ضروری ہو تو پھر نوبہ سے خریدنا پس بیشک وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اور ہم نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جو کہتے ہیں: ہم نصاریٰ ہیں، پھر وہ بھی اس رہنمائی کا ایک بڑا حصہ فراموش کر بیٹھے جس کی انہیں

نصیحت کی گئی تھی چنانچہ وہ نوبہ والے تو اس بھولے ہوئے حصے کو عنقریب یاد کریں گے اور قائم کے ساتھ ہم میں سے ایک جماعت ان کی بھی ہوگی اور کردوں سے نکاح نہ کرنا کیونکہ وہ جن کی جنس میں سے ہیں ان سے پرہ کھول دیا گیا ہے: الکافی ص ۳۲۵۔

المواہش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) المائدۃ الاية 14.

(2) الکافی- ج 5 ص 325.

((يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ)) (1) (*)

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ ان کی جگہ ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ خود محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے

محمد بن ابراہیم : المعروف بابن أبي زينب النعماني في كتاب الغيبة : قال : أخبرنا احمد بن محمد بن سعيد بن عقده , قال : حدثنا الحسن بن علي (علي بن الحسن) بن فضال (قال : حدثنا محمد بن عمرو (2) و محمد بن الوليد) قال : حدثنا محمد بن حمزة و محمد بن سعيد , قالوا : حدثنا (حماد بن عثمان , عن سليمان بن هارون العجلي , قال : سمعت أبا عبد الله يقول (قال : أبو عبد الله عليه السلام) :

ان اصحاب هذا الامر محفوظ له (اصحابه) و لو ذهب الناس جميعاً أتى الله بأصحابه , وهم الذين قالو (عز وجل) : ((فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ)) (3)

محمد بن ابراہیم المعروف بابن أبي زينب النعماني كتاب الغيبة میں فرماتے ہیں کہ اخبارنا احمد بن محمد بن سعيد بن عقده قال حدثنا الحسن بن علي بن فضال قال حدثنا محمد بن عمرو و محمد بن وليد قال حدثنا محمد بن حمزه و محمد بن سعيد قالوا حدثنا حماد بن عثمان سے سليمان بن هارون العجلي فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ اس امر کے ساتھ محفوظ ہیں اور

اگر تمام لوگ چلے گئے تو اللہ آپکے اصحاب کو لائے گا اور وہ ایسے لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکم شریعت اور نبوت عطا فرمائی تھی۔ پھر اگر یہ لوگ یعنی کفار ان باتوں سے انکار کر دیں تو بیشک ہم نے ان باتوں پر ایمان لانے کے لیے ایسی قوم کو مقرر کر دیا ہے جو ان سے انکار کرنے والے نہیں ہوں گے سورۃ انعام ۸۹ اور اس سے وہ لوگ مراد ہیں جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے گے وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے (کتاب الغیبہ ۱۷۰)

و هم الذين قال الله (عز و جل فيهم) بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ (4) العياشي : باسناده عن سليمان بن هارون قال : قلت له ان بعض هؤلاء العجلية يقول : (العجلة يزعمون) ان سيف رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عند عبد الله بن الحسن فقال : و الله ما رآه ولا ابوه بواحدة من عينيه , الا ان يكون رآه ابوه عند الحسين عليه السلام و ان اصحاب هذا الامر محفوظ له , فلا تذهبن يميناً ولا شمالاً , فان الامر و الله واضح و الله لو اناهل السماء و الارض اجتمعوا على ان يحولوا هذا الامر من موضعه الذي وضعه الله فيه من استطاعوا , و لو ان الناس كفروا جميعاً حتى لا يبقى أحد لجاء الله لهذا الامر باهل يكو { نو } ن من اهله , ثم قال : اما تسمع الله يقول : ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ)) حتى فرغ من الآية , و قال في آية اخرى ((فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ)) ثم قال : ان (اهل) هذه الآية هم اهل تلك الآية (5) .

عیاشی نے اپنی سند سے سلیمان بن ہارون سے نقل کیا ہے کہتے ہیں کہ میں نے انکو کہا کہ بعض عجمی لوگ یعنی جلد باز دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبد اللہ بن الحسن کے پاس ہے تو فرمایا اللہ کی قسم نہ تو آپ نے دیکھی اور نہ آپ کے باپ نے اپنی دونوں میں سے کسی ایک آنکھ سے بھی مگر یہ کہ انکے باپ نے اسے حسین کے پاس دیکھی ہے اور اس امر والے سب محفوظ ہیں پس تم نہ دائیں جاؤ اور نہ بائیں جاؤ بیشک امر اللہ کی قسم واضح ہے اور اگر تمام آسمان وزمین والے جمع ہو کر اس امر کو اپنی جگہ سے پھیریں جس پر اللہ نے اسے رکھا ہے تو وہ اسکی استطاعت نہ رکھ سکیں گے اور اگر تمام لوگ کافر ہو جائیں حتی کہ کوئی بھی نہ رہے تو اللہ اس امر کے لیے اہل لوگوں کو لے آئے آپکے خاندان میں سے پھر فرمایا کیا تم نے اللہ کا فرمان نہیں سنا اے ایمان والو جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسی قوم لے آئے جن سے وہ محبت کرے اور وہ اس سے محبت کریں مسلمانوں کے لیے نرم اور کفار کے لیے سخت ہوں پھر فرمایا اس آیت والے وہی ہیں جو کہ اس آیت

والے ہیں یعنی دونوں سے مراد ایک ہی ہے تفسیر العیاشی ص ۳۲۶۔

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ۔

(1) المائدۃ_ الایۃ 54

(2) لیس فی المصدر

(3) الانعام_ الایۃ: 89

(4) کتاب الغیبۃ_ ص 170

(5) تفسیر العیاشی - ج 1 ص 326

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ)) (1) (*)

پھر جب انہوں نے اس ذکر کو فراموش کر دیا جس کا عہد ان سے لیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اپنے انجام تک پہنچانے کے لیے ان پر ہر چیز کی فراوانی کے دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں کی لذتوں اور راحتوں سے خوب خوش ہو کر مدہوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں تو ہم نے اچانک انہیں عذاب میں پکڑ لیا تو اس وقت وہ مایوس ہو کر رہ گئے،

علی بن ابراہیم : قال حدثنا جعفر بن احمد , قال حدثنا عبد الكريم بن عبد الرحيم , عن محمد بن علي , عن محمد بن الفضيل , عن ابي حمزة , قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن قوله تعالى : ((فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ)).

قال : اما قوله : { فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ } يعني فلما تركوا ولاية علي (أمير المؤمنين) عليه السلام وقد امروا بها ((فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ)) يعني دولتهم في الدنيا وما بسط لهم فيها , و اما قوله : ((حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا)) أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ)) يعني بذلك قيام القائم , حتى كأنهم لم يكن لهم سلطان قط , فذلك قوله { بَغْتَةً } فترل اخر هذه الایۃ علی محمد صل الله عليه و اله و سلم : ((دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) (2)

علی بن ابراہیم قال حدثنا جعفر بن احمد قال حدثنا عبد الکریم بن عبد الرحیم سے محمد بن علی سے محمد بن الفضیل سے ابی حمزہ فرمایا کہ میں نے ابو جعفرؑ سے پوچھا اللہ کے اس قول کے بارے پھر جب انہوں نے اس ذکر کو فراموش کر دیا جس کا عہد ان سے لیا گیا تھا : تو آپ نے فرمایا کہ **فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ** سے مراد ہے کہ جب انہوں نے ولایت علیؑ چھوڑ دی حالانکہ انہیں اسکا حکم دیا گیا تھا تو ہم نے ہر شے کے دروازے ان پر کھول دیئے یعنی دنیا میں انکی دولت کے اور ہر راحت کی انکے لیے وسعت ہو گئی اس میں لیکن اللہ کا قول **حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ** یعنی قائم کا قیام مراد ہے (حتیٰ کہ وہ ایسے ہو گئے جیسے کہ انکے لیے کوئی بھی بادشاہ نہ تھا) (تفسیر قمی ص ۲۰۰):

محمد بن الحسن الصفار : عن عبد الله بن عامر , عن ابي عبد الله البرقي , عن الحسن بن عثمان , عن محمد بن الفضيل , عن ابي حمزة , عن ابي جعفر عليه السلام قال : اما قوله : ((فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ)) (يعني فلما تركوا ولاية علي عليه السلام وقد امروا بما فتحنا عليهم ابواب كل شيء) يعني (مع) دولتهم في الدنيا و ما بسط لهم (اليهم) فيها , واما قوله : ((حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ)) يعني قيام القائم عليه السلام (3) .

محمد بن الحسن الصفار سے عبد اللہ بن عامر سے ابی عبد اللہ البرقی سے الحسن بن عثمان سے محمد بن الفضیل سے ابی حمزہ سے ابی جعفرؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کا قول ہے **فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ** یعنی جب انہوں نے ولایت علیؑ ترک کر دی حالانکہ انہیں اسکا حکم دیا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر شے کے دروازے کھول دیئے مراد یہ ہے کہ دنیا کی دولت اور انکے لیے جو بھی وسعت دی گئی تھی لیکن اللہ کا قول ((حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ)) یعنی قیام قائم مراد ہے (بصائر الدرجات ص ۷۸)

الهوامش:

(*) الخجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الانعام - الآية : 44

(2) تفسیر القمی - ج 1 ص 200 , و فيه : (فتزلت بخبره هذه الآية على محمد (ص) و قوله : فقطع ::)

((هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَضِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ)) (1) (*)

یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آویں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیک کام نہ کیا ہو کہہ دو انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں

ابن بابویة : قال حدثني أبي رضي الله عنه , قال حدثنا سعد بن عبد الله , قال: حدثنا محمد بن الحسين ابن ابي الخطاب , عن الحسن بن محبوب , عن علي رثاب عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال : في قول الله عز وجل ((يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ)).

قال : الايات (هم) الائمة , و الاية المنتظرة القائم عليه السلام , فيومئذ لا ينفع نفساً ايمانها لم تكن آمنت من قبل قيامه بالسيف , و ان آمنت بمن تقدمه من آباءه عليهم السلام (2)

ابن بابویہ نے فرمایا کہ حدیثی ابی قال حدیثی سعد بن عبد اللہ قال حدیثا محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عب الحسن بن محبوب بن علی رثاب سے ابی عبد اللہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے قول **يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ** کے بارے میں کہ الا آیات سے مراد ائمہ کرام ہیں اور آیت منتظرہ قائم ہے پس اس دن کسی نفس کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہو گا ایمان نفع نہ دیگا یعنی قائم کے قیام بالسیف سے قبل اگرچہ وہ قائم کے سابقہ آباء پر ایمان لا چکا ہو

عنه : قال حدثنا المظفر بن جعفر بن المظفر العلوي السمرقندي رضي الله عنه قال حدثنا محمد بن جعفر بن مسعود وحيدر بن محمد بن نعيم السمرقندي رحمه الله، جميعاً، عن محمد بن بن مسعود العياشي قال حدثني علي بن محمد بن شجاع عن محمد بن عيسى، عن يونس بن عبد الرحمن، عن علي بن ابي حمزة، عن ابي بصير قال: قال: جعفر بن محمد الصادق عليه السلام في قول الله عز وجل: ((يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا)) يعني خروج

القائم عليه السلام المنتظر منا ثم قال: يا ابا بصير: طوبى لشيعة قاتمنا المنتظرين لظهوره في غيبته والمطيعين له في ظهوره (اولئك) اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون. (3)

ابن بابويه نے کہا حدیثاً المظفر بن جعفر بن مظفر العلوی اسیر قندی قال حدیثاً محمد بن جعفر بن مسعود وحید بن محمد بن نعیم السمر قندی سے محمد بن مسعود العیاشی قال حدیثی علی بن محمد بن شجاع سے محمد بن عیسیٰ سے یونس بن عبد الرحمن سے علی بن ابی حمزہ سے ابی بصیر فرماتے ہیں کہ جعفر بن محمد الصادقؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے قول **يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا** کے بارے فرماتے ہیں کہ اسکا مطلب ہے کہ قائمؑ کا خروج جو کہ انتظار کیا جا رہا ہے ہم سے ہوگا پھر فرمایا اے ابو بصیر مبارک ہو ہمارے قائم کے شیعوں کے لیے جو کہ انکے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں انکی غیبت میں اور اطاعت گزار ہونگے انکے ظہور پر یہی لوگ اللہ کے اولیاء ہیں ان پر نہ خوف ہوگا نہ غم ہوگا

الهوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الانعلم - الاية: 158

(2) كمال الدين و تمام النعمة - ج 2 ص 336

(3) كمال الدين و تمام النعمة ج 2 ص 357.

((المص)) (1) (*)

الف، لام، میم، صاد

العیاشی: باسناده عن خثیمه عنابی لبید المخزومی، قال: قال أبو جعفر علیه السلام:

یا ابا لبید: انه یملک من ولد العباس اثنا عشر یقتل بعد الثامن منهم اربعة، فتصیب احدہم الذبحة فتذبجہ فنة قصيرة أعمارہم، قليلة مدقم، خبیثة سیرقم: منهم الفویسق الملقب بالہادی والناطق والعاوی.

يا أبا ليبيد: ان في حروف (القرآن) المقطعة لعلماً جماً، ان الله تبارك وتعالى انزل : ((آلم ذلك الكتاب)) فقام محمد صلى الله عليه وآله وسلم حتى ظهر نوره وثبت كلمته وولد يوم ولد وقد مضى من الألف السابع مائة سنة وثلاث سنين، ثم قال وتبينه في كتاب الله في الحروف المقطعة اذا عددتها من غير تكرار، وليس من حروف المقطعة حرف ينقضي (ال) ايام الا وقايم من بني هاشم عند انقضائه، ثم (قال): الالف واجد واللام ثلاثون، والميم اربعون والصاد تسعون، فذلك مائة واحدى وستون، ثم كان بدو خروج الحسين بن علي عليهما السلام الم الله، فلما بلغت مدته قام قايم ولد العباس عند المص ويقوم قائمنا عند انقضائها بالراء، فافهم ذلك روعه (2) واكنمه (3) .

عیاشی نے اپنی سند سے خشیمہ سے ابی ابیہ المخزومی سے نقل کیا ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا اے ابوالبید اولاد بنو عباس میں ۱۲ بادشاہ ہونگے ان میں سے آخری چار قتل ہوں گے جن میں سے ایک کو ذبح کیا جائے گا اسکو ایسی جماعت ذبح کرے گی وہ نوجوان ہونگے لیکن بہت پر عزم اور بہادر ہونگے اے ابو بعبید بیشک قرآن کے حروف مقطعات میں بہت بڑا علم ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے الم ذلک الکتاب نازل فرمائی تو محمدؐ اٹھے حتیٰ کہ آپکا نور ظاہر ہوا اور آپکی بات ثابت ہوئی اور جس دن آپ کا ظہور ہوا تو ایک سو تین سال گزر چکے تھے پھر فرمایا اسکی وضاحت اللہ کی کتاب میں حروف مقطعات میں ہے جب آپ بلا تکرار اسے شمار کریں اور حروف مقطعات میں سے کوئی حرف ایام کو مکمل کرے تو کوئی ایک بنو ہاشم میں سے بھی اسکے ساتھ ہی گزر جاتا ہے پھر فرمایا کہ الف ایک ہے اور لام تیس ہے اور میم چالیس ہے اور ص نوے ہے تو یہ کل ایک سو اسی ہوئے پھر حسینؑ کا خروج ظاہر ہوا الف، لام، میم اللہ سے جب انکی مدت پوری ہوئی تو عباس کی اولاد میں سے ایک اور کھڑا ہوا المص اور ہمارا قائم اسکے پورا ہونے پر الراء کے وقت آئے گا پس اسکو سمجھ لو اور محفوظ کر لو: (وعد کے معنی وعی تدبر کرنا و محفوظ کرنا ہے) اور اسکو چھپاؤ

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الاعراف الاية 1.

(2) ((وعه)) فعل أمر من: وعى، يعي، وعياً، أي: تدبره واحفظه.

(3) تفسير العياشي ج 2 ص 3.

بسم الله الرحمن الرحيم

((هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلَهُ)) (1) (*)

وہ صرف اس کہی ہوئی بات کے انجام کے منتظر ہیں، جس دن اس بات کا انجام سامنے آجائے گا وہ لوگ جو اس سے قبل اسے بھلا چکے تھے

علي بن ابراهيم : في تفسيره المنسوب الى الصادق عليه السلام : قال فهو من الايات التي تاويلها بعد تزييلها , (قال) قال : ذلك في (يوم) القائم عليه السلام , و يوم القيامة : ((يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ)) اي تركوه : ((قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا)) قال : قال هذا يوم القيامة : ((أَوْ تُرَدُّ فَنَعْمَلْ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ)) اي بطل عنهم ((ما كانوا يفترون)) (2) .

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ امام صادق کی طرف منسوب ہے فرماتے ہیں وہ ان آیات میں سے ہے جن کی تاویل و مطلب نازل ہونے کے بعد آئے گا فرمایا یہ قائم کے قیام کے وقت ہوگا اور قیامت کے دن وہ لوگ جو کہ آپ کو اس سے قبل چھوڑ گئے ہونگے کہیں گے بیشک ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے، سو کیا آج ہمارے کوئی سفارشی ہیں جو ہمارے لئے سفارش کر دیں: فرمایا کہ یہ قیامت کو ہوگا اور یا ہم پھر دنیا میں لوٹا دیئے جائیں تاکہ ہم اس مرتبہ ان اعمال سے مختلف عمل کریں جو پہلے کرتے رہے تھے۔ بیشک انہوں نے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا یعنی بے کار ہو جائے گا ان سے جو کہ وہ گھڑتے رہے تھے

الحوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الاعراف _ الاية 53 .

(2) تفسير العياشي - ج 1 ص 235 .

بسم الله الرحمن الرحيم

((قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِينَ)) (1) (*)

موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا: تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو، بیشک زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور انجام خیر متقین کے لئے ہی ہے،

محمد بن یعقوب : باسناده عن احمد بن محمد (بن عیسیٰ) , عن ابن محبوب , عن هشام بن سالم , عن ابي خالد الكابلي , عن ابي جعفر عليه السلام قال :

وجدنا في كتاب علي صلوات الله عليه : ((إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ)) انا و اهل بيتي الذين اورثنا (الله) الارض , و نحن المتقون , و الارض كلها لنا , فمن احيا ارضا من المسلمين فليعمرها و ليؤد خراجها الى الامام من اهل بيتي , و له ما اكل منها , (فان تركها او اخر بها و اخذها رجل من المسلمين من بعده , فعمرها و احياها , فهو احق بها من الذي تركها , يؤدي خراجها الى الامام من اهل بيتي , وله ما ياكل منها) حتى يظهر القائم عليه السلام من اهل بيتي بالسيف فيحويها و يمنعها منهم و يخرجهم كما حواها رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم و منعها , الا ما كان في ايدي شيعةنا , يقاطعهم على ما في ايديهم , و يترك الارض في ايديهم . (2)

و رواه العياشي : في تفسيره باسناده عن ابي خالد الكابلي عن ابي جعفر عليه السلام . (3)

محمد بن یعقوب اپنی سند سے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ابن محبوب سے هشام بن سالم سے ابی خالد الکابلی سے ابی جعفر فرمایا کہ ہم نے علیؑ کی کتاب میں یہ پایا ہے کہ ((إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ)) سے مراد ہیں میرے اہل بیت جن کو اللہ نے زمین کا وارث بنایا ہے اور ہم ہی متقی ہیں اور زمین ساری ہماری ہے پس جو بھی مسلمانوں میں سے زمین کو آباد کرے گا پس اسے اسکی تعمیر کرنی چاہیے اور اسکا خراج میرے اہل بیت ہی سے امام کو ادا کرے اور اسکو جو بھی کھائے اس میں سے حق حاصل ہے پس اگر اس نے چھوڑ دیا اسے خراب کر دیا اور پھر اس کو مسلمانوں میں سے اسکے بعد کسی اور نے لے لیا اور آباد کیا تو وہ اسکا زیادہ حق رکھتا ہے اس سے جس نے چھوڑا ہے اور وہ میرے اہل بیت میں سے امام کو خراج ادا کرے اور اسکو ہر طرح کھانے کی اجازت ہے حتیٰ کہ قائم میری اہل بیت میں سے ظاہر ہو وہ تلوار سے اسکو جمع کرے گا اور دفاع کرے گا اور

انکو نکال دے گا جیسے کہ رسول اللہؐ نے جمع کیا اور اسکی حفاظت کی سوائے اسکے جو ہمارے شیعوں کے ہاتھ میں ہو وہ ان سے مقاطعہ کرے گا انکے زیر قبضہ پر اور زمین کو انکے ہاتھوں میں چھوڑ دیگا (الکافی ص ۴۷) اور عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے ابو خالد الکابلی سے امام جعفر صادقؑ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

المواشم:

(*) الخبجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الاعراف - الآية: 128

(2) الكافي - ج 1 ص 407

(3) تفسير العياشي - ج 2 ص 25

بسم الله الرحمن الرحيم

((الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى :

((المفلحون)) (1) (*)

یہ وہ لوگ ہیں جو اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں جو اُمّی نبی ہیں جن کے اوصاف و کمالات کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں

محمد بن يعقوب : عن عدة من اصحابنا , عن احمد بن محمد بن ابي نصر , عن حماد بن عثمان , عن ابي عبيدة الخذاء , قال
سالت ابا جعفر عليه السلام عن الاستطاعة و قول الناس .

قال وتلا هذه الآية : ((وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ * إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ)) , يا ابا عبيدة : الناس مختلفون في اصابة القول
و كلهم هالك .

قال : قلت قوله : ((الا من رحم ربك)) قال (عليه السلام) : هم شيعتنا , و لرحمته خلقهم و هو قوله : ((و لذلك خلقهم))
يقول (عز و جل) لطاعة الامام الرحمة التي يقول : ((وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ)) يقول علم الامام و وسع علمه الذي هو من
علمه : (كل شيء) هو شيعتنا .

ثم قال : ((فَسَأَلْتُهَا لِلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ)) يعني ولاية غير الامام و طاعته , ثم قال : ((يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ))
يعني النبي صلى الله عليه و اله و سلم , والوصي و القائم عليهما السلام : ((يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ)) اذا قام و : ((وَيَنْهَاهُمْ عَنِ

الْمُنْكَرِ) و المنكر من انكر فضل الامام و جرده , ((وَيَجِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ)) اخذ العلم من اهله , ((وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ)) (و الخبائث) قول من خالف , ((وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ)) و هي الذنوب التي كانوا فيها قبل معرفتهم فضل الامام ((وَالْأَغْلَالَ النَّبِيَّ كَانَتْ عَلَيْهِمْ)) و الاغلال ما كانوا يقولون مما لم يكونوا امروا به من ترك فضل الامام . فلما عرفوا فضل الامام و وضع عنهم اصرهم و الاصر : الذنوب (و)ب و هي الاصر .

ثم نسبهم فقال : ((فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ)) يعني بالامام : و ((عَزَّوَهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ)) يعني الذين اجتنبوا الجبت و الطاغوت فلان و فلان , و العبادة طاعة الناس لهم , ثم قال : و انبيوا الى ربكم و اسلموا له (من قبل) (2) , ثم جزاهم فقال : ((لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ)) و الامام يبشرهم بقيام القائم عليه السلام و بظهوره و بقتل اعدائهم و بالنجاة في الآخرة و الورد على محمد صلى اله عليه و اله و سلم , و الصادقين على الخوض . (3)

محمد بن يعقوب ہمارے بہت سے اصحاب سے نقل کرتے ہیں عن احمد بن محمد بن ابی نصر سے حماد بن عثمان سے ابی عبیدہ الخذاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے استطاعت کے بارے اور لوگوں کے قول کے بارے سوال کیا فرمایا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی یہ لوگ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے ،

سوائے اس شخص کے جس پر آپ کا رب رحم فرمائے ، اور اسی لئے اس نے انہیں پیدا فرمایا ہے ،

: اے ابو عبیدہ لوگ بات کی درستگی کے بارے مختلف ہونگے اور سب کے سب ہلاک ہونگے فرماتے ہیں کہ میں نے کہا جس پر اس کا رب رحم فرمائے کا کیا مطلب ہے فرمایا علیہ السلام نے وہ ہمارے شیعہ ہونگے اور اللہ نے اپنی رحمت کی وجہ سے انکو پیدا کیا ہے و کذا لک خلقہم کا یہ مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امام کی اطاعت رحمت ہے جسکے بارے فرمایا اور حتی وسعت کل شیء فرمایا کہ یہ علم الامام ہے کہ اسکا علم بھی وسیع ہے جو کہ اللہ کے علم میں سے ہی ہے اور کل شے سے مراد ہمارے شیعہ ہیں پھر فرمایا فساکتبھا للذین یتقون یعنی ولایت غیر الامام اور اسکی اطاعت اور پھر فرمایا لجد عونہ مکتوبا عندہم فی التوراة والا انجیل یعنی مراد نبی پاک اور وصی اور قائم و محل ہم الطیبات یعنی علم کا اسکے اہل سے لینا و بحر علیہم الخبائث اور خبائث سے مراد مخالف کا قول ہے و یضح عنہم اقرہم اور اس سے مراد گناہ ہیں جن میں وہ آپکو پہچاننے سے پہلے تھے و الاغلال الی کانت علیہم اغلال سے مراد جو وہ کہا کرتے تھے ان چیزوں میں سے جن کا انکو امر نہیں کیا گیا تھا یعنی امام کی فضیلت کا ترک کرنا جب انہوں نے امام کی فضیلت جان لی اور انکا گناہ اتارا اور آمد کے معنی گناہ ہے اسکی جمع الدماء آتی ہے : پھر ان کی

نسبت بیان کی فالذین آمنوا بہ یعنی امام پر و عندواہ و نصرواہ و اتبعوا الغفور الذی انزل معہ اولئک ہم المفلحون یعنی جو لوگ بتوں اور فلاں فلاں شیطان سے بچا اور عبادت لوگوں کا انکی اطاعت کرنا مراد ہے پھر فرمایا نبیوالہی ربکم واسلموا لہ من قبل پھر انکو جزادی اور فرمایا ہم البشری فی الحیاة الدنیا و فی الآخرہ کہ امام ان کو قائم کے قیام کی بشارت دے گا اور اسکے ظہور کا بتلائے گا اور انکے دشمنوں کے قتل اور آخرت میں نجات اور محمد کے ہاں پہنچنے کی خوشخبری دیگا اور حوض پر سچوں کے آنے کی خبر دیگا
(الکافی ص ۴۲۹):

المواشم:

(* الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الاھراف - الاية 157

(2) ليس في المصدر

(3) الكافي - ج 1 ص 429 هكذا في الحديث و الاية في القرآن كما يلي : (و الذين اجتنبوا الطاغوت ان يعبدوها و انابوا الى الله

لهم البشري) الزمر: 17

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ) (1)*)

اور موسی (علیہ السلام) کی قوم میں سے ایک جماعت ایسے لوگوں کی بھی ہے جو حق کی راہ بتاتے ہیں اور اسی کے مطابق عدل کرتے ہیں،

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری فی کتابہ : قال حدثني ابو عبد الله الحسين بن عبد الله الخرقى قال (حدثنا ابو محمد هارون بن موسى , قال حدثني ابو علي محمد بن همام) , قال حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال حدثنا اسحق بن محمد الصيرفي , عن اسحق (محمد) بن ابراهيم الغزالي قال حدثني عمران الزعفراني عن المفضل بن عمر , قال : قال ابو عبد الله عليه السلام : اذا ظهر القائم عليه السلام من ظهر هذا البيت بعث الله معه سبعة و عشرين رجلا منهم اربعة عشر رجلا من قوم موسى و هم الذين قال الله تعالى : (وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ) و اصحاب الكهف سبعة و المقداد و جابر الانصاري و مؤمن ال فرعون و يوشع بن نون وصي موسى . (2)

ابن الفارسي : في روضة الواعظين : قال الصادق عليه السلام : يخرج (ل) لقائم عليه السلام من ظهر الكعبة سبعة و عشرون رجلا خمسة عشر من قوم موسى الذين كانوا يهدون بالحق و به يعدلون , و سبعة من اصحاب الكهف و يوشع بن نون و سلمان و ابو جانة الانصاري و المقداد بن الاسود و مالك الاشر فيكونون بين يديه انصاراً و حكماً . (3) و الذي رواه العياشي في تفسيره : باسناده عن المفضل بن عمر عن ابي عبدالله عليه السلام قال : اذا قام قائم ال محمد عليه السلام استخرج من ظهر الكعبة سبعة و عشرين رجلا خمسة عشر من قوم موسى الذين يقضون بالحق و به يعدلون و سبعة من اصحاب الكهف و يوشع وصي موسى و مؤمن ال فرعون و سلمان الفارسي و ابا دجانة الانصاري و مالك الاشر . (4)

ابو جعفر محمد بن جرير الطبري اپنی کتاب میں نقل کرتا ہے قال حدیثی ابو عبد اللہ الحسین بن عبد اللہ الخرقی قال حدثنا ابو ہارون بن موسیٰ قال حدیثی ابو علی محمد بن ہمام تعالیٰ حدثنا جعفر بن محمد بن مالک قال حدثنا اسحاق بن محمد الصیرفی عن اسحاق محمد بن ابراہیم الغزالی قال حدیثی عمران الذعفرانی عن المفضل بن عمر فرمایا کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا جب قائم ظاہر ہوگا اس بیت اللہ کی پشت سے تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ستائیس آدمی اٹھائیں گے جن میں چوداں (۱۴) آدمی موسیٰ کی قوم کے ہونگے اور وہ وہی ہونگے جنکے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا من قوم موسیٰ امتہ یهدون بالحق و بیہ یعلون اور اصحاب کہف میں سے سات ہونگے اور ایک مقداد اور جابر انصاری ہوگا اور ایک مومن آل فرعون اور یوشع بن نون موسیٰ کا وصی ہوگا (دلائل الامام ص ۲۴۷) ابن فارسی نے روضة الواعظین میں نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا قائم کعبہ کی پشت سے نکلیں گے ساتھ ستائیس آدمی ہونگے پندرہ قوم موسیٰ کے جو کہ حق کی ہدایت رکھتے تھے اور انصاف کرتے تھے اور سات اصحاب کہف ہونگے اور یوشع بن نوح اور سلمان اور ابو دجانہ انصاری اور مقداد بن الاسود اور مالک اشتر جو کہ آپکے سامنے مددگار ہونگے اور حکم بجالائیں گے (روضۃ الواعظین ۲۲۸) اور جو عیاشی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اپنی مسند سے مفضل بن عمر سے ابی عبد اللہ فرمایا کہ جب قائم آل محمد قیام فرمائیں گے تو آپ کعبہ کی پشت سے ستائیس آدمی نکالیں گے پندرہ قوم موسیٰ سے جو حق کے فیصلے کرتے تھے اور انصاف کرتے تھے اور سات اصحاب کہف اور یوشع بن نوح وصی موسیٰ اور مومن آل فرعون اور سلمان فارسی اور ابو دجانہ انصاری مالک اشتر (تفسیر عیاشی ص ۳۲)

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الاعراف - الآية 159

(2) دلائل الامامة - ص 247 و يكون المجموع فيه خمسة و عشرون كما ترى و لعله نقص عند الطبع - و قد يكمل العدد في الروايتين الاتيتين .

(3) روضة الواعظين - الطبعة الحجرية 1330 هـ , ص 228

(4) تفسير العياشي - ج 2 ص 32

((وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)) (1) (*)

اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ شرک کا غلبہ نہ رہنے پائے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے

محمد بن يعقوب : عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن عمر بن اذينة عن محمد بن مسلم قال قلت لابي جعفر عليه السلام : قول الله عز ذكر : ((وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)).

فقال : لم يجيء تأويل هذه الآية بعد ان رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم رخص لهم لحاجته و حاجة اصحابه فلو جاء تأويلها لم يقبل منهم و لكنهم يقتلون حتى يوحد (وا) الله عزوجل و حتى لا يكون شرك . (2) العياشي باسناده عن زرارة قال : قال ابو جعفر عليه السلام سئل (ابو عبد الله عليه السلام سئل ابي عن) عن قول الله : ((وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً)) ((حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)).

فقال : (انه) انه لم يجيء تأويل هذه الآية و لو قد قام قائمنا عليه السلام بعد سيرى من يدركه ما يكون من تأويل هذه الآية , و ليبلغن دين محمد ما بلغ الليل حتى لا يكون شرك على ظهر الارض كما قال الله . (3)

الطبرسي : في مجمع البيان : قال روى زرارة و غيره عن ابي عبد الله عليه السلام (انه) قال : لم لم يجيء تأويل هذه الآية و لو قد قام قائمنا بعد سيرى من يدركه (هـ) ما يكون من تأويل هذه الآية ليبلغن دين محمد صلى الله عليه و اله و سلم ما بلغ الليل حتى لا يكون (مـ) شرك على ظهر الارض . (4)

العياشي : باسناده عن عبد الاعلى الحلبي قال :

قال ابو جعفر عليه السلام : يكون لصاحب هذا الامر غيبة في بعض (هذه) الشعاب ثم اوماً بيده الى ناحية ذي طوى حتى اذا كان قبل خروجه بليتين انتهى المولى الذي يكون بين يديه حتى يلقي بعض اصحابه فيقول : كم انتم ههنا ؟ فيقولون : نحو من اربعين رجلا فيقول كيف انتم لو قد رأيتم صاحبكم ؟ فيقولون : و الله لو ياوي بنا الجبال لا ويناها معه ثم ياتيهم من القابل (ة) فيقول : (لهم) اشيروا الى ذوي شانكم (اسنانكم خ ل) و اخياركم عشرة (عشيرة) فيشيرون له (اليهم) فينطلق بهم حتى ياتون صاحبهم و يعدهم الى الليلة التي تليها .

ثم قال ابو جعفر عليه السلام : (و الله) لكاني انظر اليه و قد اسند ظهره الى الحجر ثم ينشد الله حقه , ثم يقول : يا ايها الناس م يحاجني في الله فانا اولى (الناس) بالله و من يحاجني في ادم فانا اولى (الناس) بادم عليه السلام يا ايها الناس من يحاجني في

نوح فانا اولی بنوح علیہ السلام یا ایہا الناس من یحاجنی فی ابراہیم فانا اولی الناس ببراہیم علیہ السلام یا ایہا الناس من یحاجنی فی موسی فانا اولی الناس بموسی علیہ السلام یا ایہا الناس من یحاجنی فی عیسی فانا اولی الناس بعیسی علیہ السلام یا ایہا الناس من یحاجنی فی محمد فانا اولی الناس بمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یا ایہا الناس من یحاجنی فی کتاب اللہ فانا اولی الناس بکتاب اللہ .

محمد بن یعقوب سے علی بن ابراہیم سے ابیہ سے ابن ابی عمیر سے عمر بن اذینہ سے محمد بن مسلم فرمایا کہ میں نے ابو جعفرؑ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ کے قول و قاتلو ہم حتی لا تکون فتنہ و یکون الدین اللہ کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ اس آیت کا مفہوم ابھی نہیں آیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب اور اپنی ضرورت کیلئے ان کو اجازت دیدی تھی اگر اسکی تاویل آئی تو قبول نہ کی جاتی لیکن وہ قتال کرتے رہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہوں اور کوئی شرک باقی نہ رہے (اروضہ ۲۰۱) عیاشی اپنی سند سے زرادہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ ابو عبد اللہ اس آیت کے بارے پوچھا گیا و قاتلو المشرکین کا فہم کا بقا تلو نکم کا فہم حتی لا تکون فتنہ و یکون الدین اللہ: تو فرمایا اس آیت کی تعبیر ابھی نہیں آئی اور اگر ہمارے قائم میرے چلے جانے کے بعد آئے تو جو آپ کو پائے گا وہ اس آیت کی تاویل پائے گا اور دین محمدؐ وہاں تک پہنچے گا جہاں رات پہنچے گی حتی کہ سطح زمین پر شرک نہ رہے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (تفسیر العیاشی ص ۵۶) طبرسی مجمع البیان میں نقل کرتے ہیں کہ زرادہ نے ابو عبد اللہؑ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس آیت کی تاویل ابھی نہیں آئی اور اگر ہمارے قائم نے قیام کیا تو وہ آدمی جو آپ کو دیکھے گا اس کی تاویل پائے گا اور تاویل جو ہوگی یہ ہوگی کہ دین محمدؐ وہاں تک پہنچے گا جہاں رات پہنچے گی حتی کہ سطح زمین پر کوئی شرک نہ رہے گا (تفسیر مجمع البیان ص ۵۳۳) ممکن ہے کہ اسکی تعبیر ایک سے کرنے سے دو وجہوں میں سے ایک مقصود ہو اول یہ کہ جیسے رات کی ایک انتہاء ہوتی ہے وہ دن آنے سے انتہاء کو پہنچ جاتی ہے اس کا اندھیرا چلا جاتا ہے اور دن کی روشنی اسکی جگہ آجاتی ہے ایسے دین محمدؐ انتہاء کو پہنچ جائے گا اس کا ثنا باطل سے اختلاط ہونا اور یہ سب قیام قائم کے وقت ہو گا دوسرا یہ ہے کہ دین محمدؐ زمین کے تمام کونوں پر ایسے محیط ہو گا جیسے کہ رات اپنی طبیعت کی وجہ سے محیط ہوتی ہے بخلاف دن کے کہ ممکن ہے کہ زمین کا کوئی ٹکڑا کسی رکاوٹ یا سوراخ یا غباء کی وجہ سے اس کی روشنی سے چھپا رہے اور روشنی وہاں داخل نہ ہو۔

العباشی نے اپنی سند سے عبدالاعلیٰ الجبلی کی روایت سے کہا ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا اس امر والے کے لیے ان گھاٹیوں میں سے کسی جگہ سے غیبوت ہوگی اور پھر آپ نے ذی طوی کی جانب اشارہ فرمایا حتیٰ کہ جب آپ کے خروج سے دو راتیں باقی ہونگی تو وہ غلام جو آپ کے سامنے ہو گا وہ آپ کے بعض اصحاب تک پہنچے گا اور ان کو ملے گا اور کہے گا تم کتنے ہو وہ کہیں گے چالیس کے قریب آدمی ہیں پھر وہ کہے گا تم کیسے ہو گے اگر تمہارا صاحب تمہیں دکھائی دے تو وہ کہیں گے اللہ کی قسم اگر وہ ہمارے ساتھ پہاڑوں میں رہے تو ہم بھی اسکے ساتھ پہاڑوں میں رہیں گے پھر وہ وہاں گئی رات کو دوبارہ آئے گا اور انکو کہے گا وہ انکو لے جائے گا انکے ساتھی کے پاس اور پھر ان سے عہد کرے گا آئندہ والی رات کا پھر ابو جعفرؑ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو گویا اسکو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اپنی پشت حجر اسود سے لگا رکھی ہے پھر اللہ کی قسم کھائے گا پھر وہ کہے گا اے لوگوں اللہ کے بارے میں مجھ سے کون حجت کر سکتا ہے میں تمام لوگوں میں سے اللہ کے زیادہ قریب ہوں اور آدم کے بارے میں کون حجت کر سکتا ہے میں آدم کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو کون مجھ سے حجت کر سکتا ہے نوح کے بارے میں تمام لوگوں سے اسکے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں ابراہیم کے بارے میں کون حجت کر سکتا ہے میں لوگوں میں سے اسکے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں کون مجھ سے حجت کر سکتا ہے موسیٰ کے بارے میں میں سب لوگوں سے انکے بھی قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے کون حجت کر سکتا ہے عیسیٰ کے بارے میں تمام لوگوں میں سے میں اسکے قریب ہوں اے لوگوں کون محمدؐ کے بارے میں مجھ سے حجت کر سکتا ہے تمام لوگوں میں اسکے زیادہ قریب ہوں اے لوگوں اللہ کی کتاب کے بارے میں کون مجھ سے حجت میں بڑھ سکتا ہے میں تمام لوگوں میں سے اللہ کی کتاب کا زیادہ حق رکھتا ہوں (تفسیر عباشی)

المواہم:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الانفال - الایہ 39

(2) الروضۃ - ص 201

(3) تفسیر العباشی ج 2 ص 56

(4) تفسیر مجمع البیان : ج 4 ص 543 , يمكن ان يكون المقصود من التعبير بالليل احد وجهين : 1- كما ان ليل نهاية فينتهي بمجيء النهار فيذهب به ظلامه و يحل ضوء النهار محله , كذلك دين محمد (ص) ينتهي زمان اندراسه و اختلاطه بالباطل عند الناس و ذلك عند قيام المهدي عليه السلام و ظهوره . 2- او سيحيط دين محمد صلى الله عليه و اله ارجاء الارض كلها كما يحبط بما الليل حسب الطبيعة بخلاف النهار فانه يمكن ان لا يدخل ضوء النهار في بقعة من بقاع الارض بحاجز او نقب او غير ذلك .

((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) (1) (*).

اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اگرچہ مشرک نا پسند کریں

ابن بابويه : قال : حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل ((رضي الله عنه)) قال : حدثنا علي بن الحسين السعد ابادي عن احمد بن ابي عبد الله البرقي , عن ابيه عن (محمد) بن ابي عمير عن علي بن ابي حمزة عن ابي بصير قال : قال ابو عبد الله عليه السلام : في قول الله عزوجل : ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) فقال : و الله ما نزل تاويلها بعد , و لا يتزل تاويلها حتى يخرج القائم عليه السلام فاذا خرج القائم عليه السلام لم يبق كافر بالله (العظيم) و لا مشرك بالامامة الا كره خروجه حتى (ان) لو كان كافرا (او مشركا) في بطن صخرة (ل) قالت يا مؤمن في بطني كافر فاكسري و اقتله . (2)

العياشي : باسناده عن سماعة عن ابي عبد الله عليه السلام : ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) قال : اذا خرج القائم عليه السلام لم يبق مشرك بالله العظيم و لا كافر الا كره خروجه . (3)
محمد بن العباس : قال : حدثنا احمد بن هودة عن اسحق بن ابراهيم عن عبد الله بن حماد عن ابي بصير قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز و جل في كتابه ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) .

فقال : و الله ما نزل تاويلها بعد :

قلت جعلت فداك : و متى يتزل تاويلها ؟

قال : حتى يقوم القائم عليه السلام ان شاء الله تعالى فاذا خرج القائم عليه السلام لم يبق كافر او (ولا) مشرك الا كره خروجه حتى لو ان كافرا او مشركا في بطن صخرة لقاتل الصخرة : يا مؤمن في بطني كافر او مشرك فاقتله فيجيئه فيقتله . (4)

عنه : عن احمد بن ادريس عن عبدالله بن محمد عن صفوان بن يحيى عن يعقوب بن شعيب عن عمران بن ميثم عن عبايه بن ربعي انه سمع امير المؤمنين عليه السلام يقول : ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) اظهر بعد ذلك بعد ؟ كلا و الذي نفسي بيده حتى لا تبقى قرية الا (و) نودي فيها بشهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم بكرة و عشياً . (5)

عنه قال حدثنا يوسف بن يعقوب عن محمد بن ابي بكر المقرئ عن نعيم بن سليمان عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس في قوله عز و جل : ((ليظهره على الدين كله و لو كره المشركون)) قال :

لا يكون ذلك حتى لا يبقى يهودي و لا نصراني و لا صاحب ملة الا (صار الى) (6) الاسلام حتى تامن الشاة و الذئب و البقرة و (الاسد) (7) و الانسان و الحية (و) حتى لا تفرض الفأرة جراباً و حتى توضع الجزية و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و (هو) (8) قوله تعالى : ((ليظهره على الدين كله و لو كره المشركون)) و ذلك يكون عند قيام القائم عليه السلام (9).

محمد بن يعقوب : عن علي بن محمد عن بعض اصحابنا عن ابن محبوب عن محمد بن الفضيل عن ابي الحسن الماضي عليه السلام : قلت : ((هو الذي ارسل رسوله بالهدى و دين الحق)) .

قال : هو امر الله و رسوله (هو الذي امر رسوله) بالولاية لتوصية و الولاية هي دين الحق : قلت : ((ليظهره على الدين كله))؟ قال يظهره على جميع الاديان عند قيام القائم عليه السلام (10):

ابو علي الطبرسي : قال ابو جعفر عليه السلام : ان ذلك (يكون) عند خروج المهدي من آل محمد صلوات الله عليه , فلا يبقى احد الا اقر بمحمد صلى الله عليه و سلم (11) .

علي بن ابراهيم : في تفسيره في الاية انما نزلت في القائم من آل محمد عليه السلام و هو الذي ذكرنا (ه) تاويله بعد تزيله (12) .

العياشي : باسناده عن ابي المقدم عن ابي جعفر عليه السلام في قول الله : ((ليظهره على الدين كله و لو كره المشركون)) يكون ان لا يبقى احد الا اقر بمحمد صلى الله عليه و اله و سلم (13) .

ابن بابويه فرماتے ہیں قال حدثنا محمد بن موسى بن متوكل قال حدثنا علي بن الحسين السهد آبادي سے احمد بن ابي عبد الله البرقي سے ابيه سے محمد بن ابي عمير سے علي بن ابي حمزة سے ابي بصير فرمایا کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا اللہ کے قول کے بارے ہو اللہی الرسل رسولہ باھدی و دین لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشرکون یعنی اللہ کی قسم اسکی تاویل ابھی نہیں اتری اولاسکی تاویل نہ اترے گی یہاں تک کہ قائم کا خروج ہو پس جب قائم کا خروج ہو گا تو نہ ہی کوئی اللہ کا انکار کرنے والا رہے گا اور نہ ہی کوئی امامت کا منکر مشرک رہے گا مگر وہ آپکے خروج کو ناپسند کرے گا حتی کہ اگر کوئی کافر یا مشرک چٹان کے پیٹ میں ہو گا وہ

چٹان کہے گی اے مومن میرے پیٹ میں کافر ہے مجھے توڑ کر اسے قتل کر دے (کمال الدین وتی) النعمہ ص ۶۷۔ عیاشی نے اپنی سند سے عب سماعتہ عن ابی عبد اللہ نقل کیا ہے کہ ہوالذی الرسل رسولہ باہدی و دین لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون فرمایا جب قائم نکلیں گے تو کوئی مشرک اور کوئی کافر نہ رہے گا مگر وہ آپکے خروج کو برا جانے گا (تفسیر عیاشی ص ۸۷: محمد بن عباس نے کہا کہ حدیثنا احمد بن ہوزہ سے اسحاق بن ابراہیم سے عبد اللہ بن حماد سے ابی بصیر فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے اللہ کے فرمان ہوالذی الرسل رسولہ باہدی و دین لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون: کے بارے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اسکی تعبیر ابھی نہیں آئی تو میں نے کہا میری جان آپ پر قربان ہو اسکی تاویل کب ظاہر ہوگی یا کب اترے گی: فرمایا حتی کہ قائم انشاء اللہ کھڑے ہونگے پس جب قائم کا خروج ہو گا نہ تو کوئی کافر رہے گا اور نہ ہی کوئی شرک مگر وہ آپکے خروج کو ناپسند کریں گے حتی کہ اگر کوئی کافر یا مشرک چٹان کے پیٹ میں ہو گا تو ہو وہ چٹان کہے گی اے مومن میرے پیٹ میں کافر یا مشرک ہے اسکو قتل کر پس وہ مومن آئے گا اور اسے قتل کرے گا (تاویل الآیات الظہرہ مخطومہ) محمد بن عباس سے نقل ہے کہ احمد بن ادریس سے عبد اللہ بن محمد سے صفوان بن یحییٰ سے یعقوب بن شعیب سے عمران بن میثم سے عبایہ بن ربیع فرمایا کہ انہوں نے امیر المومنین سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہوالذی الرسل رسولہ باہدی و دین لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کہ یہ بعد اسکے ظاہر ہو گا یقیناً قسم اسکی جسکے قبضے میں میری جان ہے حتی کہ کوئی بستی ایسی نہ رہے گی مگر اس میں آواز لگے گی شہادۃ لا الہ الا اللہ: ان محمد رسول اللہ صبح بھی اور شام بھی (تاویل الآیات الاظاہرہ مخطومہ)

اور انہی سے منقول ہے کہ حدیثنا یوسف بن یعقوب سے محمد بن ابی بکر المقری سے نعیم بن سلیمان سے ایث سے مجاہد سے ابن عباس نے فرمایا کہ قول خداوندی ہے لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون فرمایا یہ نہ ہو گا حتی کہ نہ باقی رہے گا کوئی یوعدی اور نہ عیسائی اور نہ کسی ملت والا مگر وہ اسلام کی طرف آجائے گا حتی کہ امن سے رہے گی بکری بھیڑیے سے گائے شیر سے انسان سانپ سے حتی کہ چوہا تھیلہ نہ کاٹے گا حتی کہ جزیہ ختم کر دیا جائے گا اور صلیب توڑ دی جائے گی اور خنزیر قتل کر دیا جائے گا اور یہ اللہ کا قول ہے لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور یہ ہو گا جب قائم کا قیام ہو گا (المصدر السابق) محمد بن یعقوب سے علی بن محمد سے بعض اصحابنا سے ابن محبوب سے محمد بن الفضل سے ابی الحسین الماضي میں نے کہا ہوالذی

ارسل رسولہ بالھدیٰ دین الحق کا کیا مطلب ہے فرمایا یہ اللہ ورسول اللہ کا امر ہے اور یہ اللہ نے اپنے رسول کو امر کیا ہے ولایت کی وصیت کا اور ولایت ہی دین حق ہے میں نے کہا (لیظہرہ علی الدین کلہ) سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو قائم کے قیام کے وقت تمام دینوں پر غالب کرے گا (الکافی ص ۴۳۲) ابو علی نے نقل کیا کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب مہدیؑ کا خروج ہوگا جو کہ آل محمدؑ میں سے ہوگا پس کوئی بھی باقی نہ رہے گا مگر وہ محمدؑ کا اقرار کریں گے (تفسیر مجمع البیان ص ۲۵) علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت کہتے ہیں کہ یہ قائم آل محمدؑ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ ہی ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ اسکی تاویل اسکے نازل ہونے کے بعد ہوگی (تفسیر قمی ص ۲۸۹) عیاشی نے اپنی سند سے نقل کیا ہے ابی مقدم سے ابی جعفرؑ کے قول کی تفسیر میں (لیظہرہ علی الدین کلہ) ایسا ہوگا کہ نہ باقی رہے گا کوئی مگر وہ اقرار کرے گا محمدؑ کے بارے میں (تفسیر عیاشی ص ۸۷)

المواشم:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

- (1) التوبة - الاية 33
- (2) کمال الدین و تمام النعمة - ج 2 ص 670
- (3) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 87
- (4) تأویل الایات الظاہرة - مخطوط
- (5) تأویل الایات الظاہرة - مخطوط
- (6) لیس فی المصدر .
- (7) لیس فی المصدر .
- (8) لیس فی المصدر .
- (9) المصدر السابق .
- (10) الکافی - ج 1 ص 432 .
- (11) تفسیر مجمع البیان - ج 5 ص 25 .
- (12) تفسیر القمی - ج 1 ص 289 .
- (13) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 87

((وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (1) (*).

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیکھیے

محمد بن یعقوب : عن محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن محمد بن سنان عن معاذ بن کثیر قال :

سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول : موسع على شيعتنا ان ينفقوا مما في ايديهم بالمعروف فاذا قام قائمنا عليه السلام حرم على كل ذي كتر حتره حتى ياتي به فيستعين به على عدوه و هو قول الله عز وجل في كتابه : ((وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ)) (2) .

العياشي : في تفسيره باسناده عن معاذ بن كثير صاحب الاكيسة قال : سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول : موسع على شيعتنا و ذكر الحديث الى آخره (3) .

عنه : باسناده عن الحسين بن علوان عن من ذكره عن ابي عبد الله عليه السلام قال :

ان المؤمن اذا كان عنده من ذلك شيء ينفقه على عياله ما شاء ثم اذا قام القائم عليه السلام (ف) يحمل اليه ما عنده مما بقي من ذلك يستعين به على امره فقد ادى ما يجب عليه (4) .

محمد بن يعقوب سے محمد بن یحییٰ سے احمد بن محمد سے محمد بن سنان سے معاذ بن کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا فرماتے تھے ہمارے شیعوں پر یہ وسعت ہے کہ وہ جو اپنے ہاتھوں میں مال ہے اسے اچھے کاموں پر خرچ کریں پس جب ہمارے قائم کا قیام ہو گا تو وہ حرام کر دیں گے ہر صاحب خزانہ پر اسکے کے حق کو کہ وہ اسے ان کے پاس لائے اور ان سے وہ اپنے دشمنوں پر مدد حاصل کریں اور یہ ہی فرمان خداوندی کا مطلب ہے اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیکھیے

عیاشی نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے بیان کی ہے کہ معاذ بن کثیر نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ ہمارے شیعوں پر وسعت ہے اور پھر حدیث کو آخر تک ذکر کیا (تفسیر عیاشی ص ۸۴) اور ان سے اپنی سند کے ساتھ سے الحسن بن علوان سے ذکر کیا کہ ابی عبد اللہ نے فرمایا کہ مومن کے پاس اگر اس میں سے کچھ ہو تو وہ جو چاہے اپنے اصل عیال پر خرچ

کرے پھر جب قائم کا قیام ہوگا تو جو بھی اسکے پاس باقی ہوگا وہ سب اٹھا کر آپکے پاس لائے جس سے اپنے امر پر وہ مدد لیں گے
تو اس شخص نے وہ حق جو اس پر واجب تھا ادا کر دیا (تفسیر عیاشی ص ۸۷)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) التوبة - الایة 34 ((ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات و الارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا انفسكم))

(2) لم اجدها في كتب الشيخ الكليني ره .

(3) تفسير العياشي - ج 2 ص 87

(4) تفسير العياشي - ج 2 ص 87

((إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ)) (1) (*)

بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے ان میں سے چار عزت والے ہیں یہی اصل دین ہے سوان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو

محمد بن ابراهيم النعماني في الغيبة : قال : اخبرنا علي بن الحسين قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الرازي عن محمد بن علي الكوفي عن ابراهيم بن محمد بن يوسف عن محمد بن عيسى (عن عبد الرزاق) عن محمد بن سنان عن فضيل الرسان عن ابي حمزة الشمالي قال : كتب عند ابي جعفر محمد بن علي الباقر عليهما السلام ذات يوم فلما تفرق من كان عنده قال لي : يا ابا حمزة : من الختم الذي لا تبديل له عند الله قيام قائمنا عليه السلام فمن شك فيما اقول لقي الله و هو به كافر و هو له جاحد ثم قال : باي انت و امي المسمى باسمي و المكتي بكنيتي السابع من بعدي باي م يملا الارض قسما و عدلا كما ملئت ظلما و جورا ثم قال : يا ابا حمزة من ادركه فلم يسلم له ما سلم ل محمد و علي صلوات الله عليهما فقد حرم (الله) عليه الجنة و ماواه و النار و بس مثنوى الظالمين و اوضح من هذا بحمد الله و انور و ابين و ازهر (اظهر) لمن هداه الله و احسن اليه قول الله عزوجل في محكم كتابه ((ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات و الارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا انفسكم)) و معرفة الشهور : الحرم و صفر و الحرم (و) لا يكون دينا قيما لا لليهود و النصرارى و الجوس و ساير الملل و الناس جميعا من الموافقين و المخالفين يعرفون هذه الشهور و يعدونها باسمائها و

انما هم الائمة (و) القوامون بدين الله عزوجل و المحرم منها امير المؤمنين علي عليه السلام الذي اشتق (الله تعالى) له اسما م اسمه العلي كما اشتق لرسول الله (لرسوله) صلى الله عليه و اله و سلم اسما م اسمه الممود و ثلاثة من ولده (اسماهم علي) علي بن الحسين و علي بن موسى و علي بن محمد :فصار (لـ) هذا الاسم المشتق من اسم الله جل و عز حرمة به و صلوات الله على محمد و اله المكرمين المحترمين (به) (2) .

عنه : قال اخبرنا سلامة بن محمد قال حدثنا ابو الحسن علي بن عمر المعروف بالحاجي قال : حدثنا القاسم بن حمزة العلوي العباسي الرازي قال: حدثنا جعفر بن محمد الحسيني قال : حدثني (ثنا) عبيد بن كثير قال : حدثنا (ابو) احمد بن موسى الاسدي عن داود بن كثير (الرقمي) قال : دخلت على ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام بالمدينة .

قال (لي) ما الذي ابطا بك عنا يا داود ؟ فقلت حاجة عرضت بالكوفة فقال من خلفت بها ؟ (فـ) قلت جعلت فداك : خلفت (بها) عمك زيدا تركته راكبا على فرس متقلدا مصحفا (سيفا) ينادي با على صوته سلوي (سلوي) (3) قبل ان تفقدوني فبين جوانحي علم جم قد عرفت الناسخ من المنسوخ و المثاني و القران العظيم و ابي العلم بين الله و بينكم .

فقال (عليه السلام لي) : يا داود لقد ذهبت بك المذاهب ثم نادى يا سماعة بن مهران اتيني بسلة الرطب (فاتاه بسلة رطب) فتناول منها رطبة فاكلها و استخراج النواة من فيه فغرسها في الارض ففلقت و انبتت و اطلعت و اغدقت فضرب بيده الي بسرة من غدق فشقها و استخراج منها رقا ابيض فضضه و دفعه الي و قال القراه فقراته فاذا فيه سطران (السطر) الاول : لا اله الا الله , محمد رسول الله : و الثاني ((ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات و الارض منها اربعة حرم ذلك الدين القيم)) امير المؤمنين علي بن ابي طالب الحسن بن علي الحسين بن علي بن محمد بن علي جعفر بن محمد موسى بن جعفر علي بن موسى محمد بن علي بن محمد الحسن بن علي الخلف الحجة .

ثم قال يا داود : اتدري متى كتب هذا في هذا ؟ قلت الله اعلم و رسوله و انتك قال قبل ان يخلق الله ادم بالفى عام (4) . (وروى الشيخ المفيد هذين الخبرين في كتاب الغيبة) (5) .

محمد بن ابراهيم النعماني في الغيبة قال اخبرنا علي بن الحسين قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصرزي عن محمد بن علي الكوفي عن ابراهيم بن محمد بن يوسف عن محمد بن عيسى عن عبد الرزاق عن محمد بن سنان عن فضيل الرسان عن ابي حمزة الثماني فرماتے ہیں کہ ایک دن ابو جعفر محمد بن علی الباقر کے پاس لوگوں کا مجمع تھا اور آپ درس فرما رہے تھے جب وہ لوگ جو آپ کے پاس تھے متفرق ہو گئے تو مجھے فرمایا اے ابو حمزہ یہ حتمی بات ہے جس میں تبدیلی نہ ہوگی اللہ کے ہاں ہمارے قائم کا قائم ہونا جو شخص اس میں شک کرے جو میں کہہ رہا ہوں تو اسکی اللہ سے ملاقات اس حال میں ہوگی کہ وہ کافر ہوگا اور وہ اسکا انکاری ہوگا پھر فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جسکا نام میرے والد کے نام پر ہوگا اور کنیت میری کنیت ہوگی میرے بعد ساتواں ہوگا میرے ماں باپ قربان ہوں وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے

بھری ہوئی ہے پھر فرمایا اے ابو حمزہ جو اسے پائے گا اور اسے وہ سلام نہ کرے گا جو کہ محمدؐ اور مجھ پر سلام ہوتا ہے تو اس پر اللہ جنت حرام کر دے گا اور اسکا ٹھکانا جہنم ہو گا اور ظالموں کا بدترین ٹھکانا ہے اور وہ واضح تر ہو گا اس سے بھی اللہ کی تعریف سے اور زیادہ روشن دار زیادہ صاف اور زیادہ چمکدار اور ظاہر ہو گا اسکے لیے جسکو اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا اور بہت اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ کی جو کہ اسکی محکم کتاب میں ہے (بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے ان میں سے چار عزت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے سوان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو

(اور یہ دین مہینوں کی پہچان محرم، صفر وغیرہ سے مضبوط نہیں ہو سکتا کیوں کہ یہود، نصاریٰ اور مجوسی اور دیگر تمام ملتیں اور لوگ تمام موافق و مخالف ان مہینوں کو پہنچانے ہیں اور ان کے ان اسماء سے انکو شمار کرتے ہیں بیشک یہ ائمہ ہیں جو کہ اللہ کے دین کو قائم کرنے والے ہیں چنانچہ محرم ان میں امیر المؤمنینؑ ہیں کہ اللہ نے اپنے نام سے انکا نام نکالا ہے یعنی علی جیسے کہ رسول اللہؐ کے اپنے نام سے محمود نام نکالا ہے اور تین آپکی اولاد میں سے ہیں جنکے نام بھی علی ہیں یعنی علی بن حسینؑ اور علی بن موسیٰ اور علی بن محمدؑ پھر اس اسم مبارک کو بھی اللہ کے اسم سے مشتق ہونے کی وجہ سے حرمت حاصل ہے اللہ کی رحمت ہو محمدؐ پر اور آپکی محترم و مکرم آل پر (کتاب الغیبہ ص ۴۱) اور انہی سے روایت ہے کہ خبرنا سامہ بن محمد قال حدثنا عبید بن کثیر قال حدثنا ابو احمد بن موسیٰ الاسدی سے داؤد بن کثیر ا کرتی فرمایا کہ میں ابو عبد اللہ جعفر بن محمد کے پاس مدینہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اے داؤد آپکو ہمارے پاس آنے سے کس نے تاخیر کی میں نے کہا کہ کوفہ میں مجھے کام پڑھ گیا تھا فرمایا اپنے پیچھے کس کو چھوڑ کر آئے ہو میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان جاؤں میں چھوڑ کر آیا ہوں آپ کے چچا زاد زید کو وہ گھوڑے پر سوار تلوار گلے میں لٹکائے بلند آواز سے کہہ رہا تھا مجھ سے پوچھ لو مجھ سے پوچھ لو اس سے قبل کہ تم مجھے گم پاؤ میری پنسلیوں کے درمیان بہت بڑا علم ہے میں نسخ، منسوخ کو جانتا ہوں اور مثانی اور قرآن عظیم کو جانتا ہوں اور میں علامت ہوں اللہ اور تمہارے درمیان چنانچہ آپ نے فرمایا اے داؤد بیشک تیرے اندر خیالات گھر کر چکے ہیں پھر آواز دی اے سماعہ بن مهران تازہ کھجوروں کی ٹوکری میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ ٹوکری لایا آپ نے اس میں سے ایک تازہ کھجور لی اور اسے کھایا اور اسکی کھٹلی اپنے منہ سے نکالی اور اسے زمین میں بودیا چنانچہ وہ فوراً پھٹی اور اگی اور اونچی ہو گئی اس پر خوشے لگ

گئے آپ نے اپنا ہاتھ ایک خوشے کے زرد ڈوکے پر ہاتھ مارا اور اسے پھاڑا اور اس میں سے ایک سفید باریک جھلی نکالی اسے کھولا اور مجھے دیا اور فرمایا کہ اسے پڑھو میں نے پڑھا تو اس میں دو سطریں تھیں پہلی سطر میں تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسری سطر میں تھا (بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے ان میں سے چار عزت والے ہیں یہی اصل دین ہے) امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، الحسن بن علیؑ، الحسین بن علیؑ، محمد بن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ بن جعفرؑ، علی بن موسیٰؑ، علی بن محمدؑ، الحسن بن علیؑ اور آخری جو حجت ہے پھر فرمایا اے داؤد تو جانتا ہے کہ یہ اس میں کب لکھا گیا؟ میں نے کہا اللہ، رسول ہی جانتے ہیں یا آپ کو معلوم ہے فرمایا کہ یہ آدم کی پیدائش سے بھی دو ہزار سال پہلے لکھا گیا (کتاب الغیبہ ص ۴۲) اور شیخ المفید نے یہ دونوں حدیثیں کتاب الغیبہ میں روایت کی ہیں

المواش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) التوبة - الاية: 36 .

(2) کتاب الغیبۃ - ص 41 .

(3) لیس فی المصدر .

(4) کتاب الغیبۃ - ص 42 .

(5) ما بین القوسین من کلام المؤلف رہ

((قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً)) (1) (*)

اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں

العیاشی : باسناده عن زرارة قال قال ابو جعفر عليه السلام :

((و قاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة , حتى لا يكون شرك (فتنة) (2) و يكون الدين كله لله)) فقال : لا لم يجيء تاويل هذه الاية و لو قد قام قايما بعد سيري من يدركه ما يكون من تاويل هذه الاية و ليبلغن دين محمد ما بلغ الليل حتى لا يكون مشرك على ظهر الارض كما قال الله (3) .

عیاشی نے اپنی سند سے زراہ سے نقل کیا ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو حتی کہ شرک (فتنہ) نہ رہے اور دین سب اللہ کا ہو جائے پھر فرمایا کہ اس آیت کی تعبیر ابھی نہیں آئی اور جب ہمارے قائم کا قیام ہو امیرے بعد تو جو آپ کو پائے گا وہ اس آیت کی تاویل دیکھ لے گا اور دین محمدؐ وہاں پہنچے گا جہاں رات پہنچتی ہے حتی کہ نہ رہے گا کوئی مشرک زمین کی سطح پر جیسے کہ اللہ نے فرمایا ہے (تفسیر العیاشی ص ۵۶) آیت قرآنیہ میں توبہ کی آیت ۷۶ اور انفال کی آیت ۳۹ کو بلا یا گیا ہے اور یہ حدیث پہلے ۲۱ نمبر پر گزر چکی ہے۔

المواہش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) التوبۃ - الاية 36 .

(2) هكذا الحديث في المصدر ايضا , و الاية مزوجة من الايتين السادسة و الثلاثين من التوبة و التاسعة و الثلاثين من الانفال و قد ذكر الحديث فيما مضى برقم 21 .

(3) تفسير العياشي ج 2 ص 56 .

((وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ) (1) (*)

اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں

ابن بابویہ : قال حدثنا علي بن احمد (بن محمد) الدقاق رضي الله عنه قال : حدثنا محمد بن ابي عبد الله الكوفي قال حدثنا موسى بن عمران النخعي عن عمه الحسين بن يزيد عن علي بن ابي حمزة عن يحيى بن القاسم قال :

سالت الصادق عليه السلام عن قول الله عزوجل ((الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب)) فقال : المتقون شيعة علي عليه السلام والغيب (ف) هو الحجة القائم (العائب) و شاهد ذلك قول الله عزوجل : ((ويقولون لولا انزل عليه اية من ربه قل انما الغيب لله فانظروا اي معكم من المنتظرين)) (2) .

ابن بابونے نقل کیا ہے قال حدثنا علی بن احمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ الکوئی قال حدثنا موسیٰ بن عمران النخعی سے عمر الحسین بن یزید سے علی بن ابی حمزہ سے یحییٰ بن القاسم فرماتے ہیں کہ میں نے جعفر الصادق سے سوال کیا اللہ کے قول (الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب) کے بارے میں تو آپ نے فرمایا متقین شیعیان علیؑ ہیں اور غیب وہ حجتہ القائم غائب ہیں اسکا شاهد قول خداوندی ہے (اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری سو تو کہہ دے کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں) (کمال الدین و تمام النعمہ ص ۳۴۰)

المواشم:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) يونس - الآية: 20 .

(2) كمال الدين و تمام النعمة - ج 2 ص 340 .

((حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرًا لَّيْلًا أَوْ

نَهَارًا..... الآية)) (1) (*)

یہاں تک کہ جب زمین سبزے سے خوبصورت اور آراستہ ہو گئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر بالکل قابض ہو چکے ہیں تو اس پر ہماری طرف سے دن یارات میں کوئی حادثہ آپڑا سو ہم نے اسے ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی نہ تھا اس طرح ہم نشانیوں کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے جو غور کرتے ہیں

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری : قال : اخبرني ابو الحسين محمد بن هارون بن موسى عن ابيه قال حدثنا ابو علي الحسن بن علي النهاوندي قال حدثنا محمد بن احمد القاشاني قال حدثنا علي بن سيف قال حدثني ابي عن المفضل بن عمر عن ابي عبدالله عليه السلام :

قال نزلت في بني فلان ثلاث آيات : قوله عزوجل ((حتى اذا اخذت الارض زخرفها و ازينت و ظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا ليلا او نهارا)) يعني القائم بالسيف ((فجعلناها حصيدا كان لم تغن بالامس)).

و قوله عزوجل : ((فتحنا عليهم ابواب كل شيء حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا عم متلسون فقطع القوم الذين ظلموا و الحمد لله رب العالمين)) قال ابو عبد الله عليه السلام بالسيف .

و قوله عزوجل : ((فلما احسوا باسنا اذا هم منها يركضون لا تركضوا و ارجعوا الى ما اترفتهم فيه و مساكنكم لعلكم تسالون)) (2) يعني القائم عليه السلام يسال بني فلان من (عن) (3) كنوز بني امية (4) .

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری فرماتے ہیں کہ اخبرني ابو الحسن محمد بن ہارون بن موسیٰ سے ابيہ قال حدثنا ابو علي الحسين بن علي النهاوندي قال حدثنا محمد بن احمد القاشاني قل حدثنا علي بن سيف قال حدثني ابي عن المفضل بن عمر عن ابي عبدالله فرماتے ہیں کہ فلاں کی اولاد کے بارے تین آیات اتری ہیں اللہ کا قول (حتى اذا اخذت الارض زخرفها و ازينت و ظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا ليلا او نهارا)) یعنی القائم بالسيف مراد ہے اور ((فجعلناها حصيدا كان لم تغن بالامس)). یعنی ہم نے ان کو کاٹ ڈالا: اور قول خداوندی ((فتحنا عليهم ابواب كل شيء حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا عم متلسون فقطع القوم الذين ظلموا و الحمد لله رب العالمين)) ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ کاٹنا تلوار سے ہوگا اور قول خداوندی ((فلما احسوا باسنا اذا هم منها يركضون لا تركضوا و ارجعوا الى ما اترفتهم فيه و مساكنكم لعلكم تسالون)) یعنی قائم علیہ السلام فلاں لوگوں سے بنو امیہ کے خزانوں کے بارے سوال کریں گے

الهوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) يونس - الآية : 24 .

(2) الانعام الآية : 44-45 .

((قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ)) (1) (*)

کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کا راستہ بتلائے کہہ دو اللہ ہی حق کا راستہ بتلاتا ہے تو جو اب حق کا راستہ بتلائے اسکی بات ماننی چاہیے یا اس کی جو خود حق نہ پائے مگر جب کوئی اور اسے حق بتلائے سو تمہیں کیا ہو گیا کیا انصاف کرتے ہو

محمد بن يعقوب : عن ابي علي الاشعري عن محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال و الحجال جميعا عن ثعلبة (بن ميمون) (2) عن عبد الرحمن بن مسلمة الجريري قال :

قلت لابي عبد الله عليه السلام يوجبونا و يكذبونا انا نقول نقول : (ان) صيحتين تكونان يقولون : من اين تعرف المحقة من المبطله اذا كانتا ؟ قال : فماذا تردون عليهم ؟ قلت : ما نرد عليهم السلام شيئا قال قولوا : يصحق بما اذا كانت من (كان) يؤمن بها من قبل ان الله عزوجل يقول : ((قل هل من شركائكم من يهدي الى الحق قل الله يهدي للحق افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان يهدي فما لكم كيف تحكمون)) (3) .

محمد بن ابراهيم النعماني في كتاب الغيبة قال : اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد قال : حدثني (ثنا) علي بن الحسن (الحسين) التيملي عن البيه عن محمد بن خالد عن ثعلبة بن ميمون عن عبد الرحمن بن مسلمة الجريري قال : قلت لابي عبد الله عليه السلام ان الناس يوجبونا و ذكر الحديث (4) .

محمد بن يعقوب : عن ابي علي الاشعري عن محمد بن ابن فضال و الحجال عن داود بن فرقد قال : سمع رجلا من العجيلة هذا الحديث : قوله ينادي مناد الا ان فلان بن فلان و شيعته هم الفائزون اول النها و ينادي (مناد) اخر النهار الا ان عثمان و شيعته هم الفائزون (وينادي اول النهار منادي اخر النهار) فقال الرجل : فما يدرينا اي (صداق) الصادق من الكاذب ؟ فقال : يصدق (عليها) من كان يؤمن بها قبل ان ينادي ان الله عزوجل يقول : ((افمن يهدي الى الحق احق ان يتبع امن لا يهدي الا ان يهدي فما لكم كيف تحكمون)) (5) .

محمد بن یعقوب سے ابو علی الشعمری سے محمد بن عبد الجبار سے ابن فضال والحجال دونوں نے عن ثعلبہ بن میمون سے عبد الرحمن بن مسلمہ الجریری سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے کہا لوگ ہم کو دھمکاتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ دونوں چنچیں ہو کر رہیں گی تو وہ کہتے ہیں آپ حق کو باطل سے کہاں سے پہچانو گے جبکہ دونوں آوازیں ہونگی آپ نے فرمایا پھر تم انکو کیا جواب دیتے ہو میں نے کہا کہ ہم ان کو کوئی بھی جواب نہیں دیتے آپ نے فرمایا تم کہا کرو کہ چیخ وہ حق ہوگی جب وہ ہوگی تو اس پر پہلے ایمان لایا ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کا راستہ بتلائے کہہ دو اللہ ہی حق کا راستہ بتلاتا ہے تو جواب حق کا راستہ بتلائے اسکی بات ماننی چاہیے یا اس کی جو خود حق نہ پائے مگر جب کوئی اور اسے حق بتلائے سو تمہیں کیا ہو گیا کیا انصاف کرتے ہو) (الروضہ ص ۲۰۸)

محمد بن ابراہیم النعمانی کتاب الغیبہ میں نقل کرتے ہیں قال اخبرني احمد بن محمد بن سعيد قال حدثني علي بن الحسن التميمي سے ابیہ سے محمد بن خالد سے ثعلبہ بن میمون سے عبد الرحمن بن مسلمہ الجریری فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے عرض کیا کہ لوگ ہمیں دھمکاتے ہیں اور آگے پھر پوری حدیث نقل کی ہے (کتاب الغیبہ ص ۲۶۶) :

محمد بن یعقوب نقل کرتے ہیں عن ابی علی الشعمری سے محمد سے ابن فضال والحجال سے داؤد بن فرقد قال سمع ابا جمل من العجیلة هذا الحدیث وہ کہتا ہے کہ ایک آواز دینے والا آواز دے رہا تھا لوگوں سنو فلاں بن فلاں اور اسکے شیعہ سب کامیاب ہیں یہ دن کے شروع کی بات ہے اور دن کے آخر میں ایک منادی نے آواز دی کہ اے لوگوں سنو عثمان اور اسکے شیعہ کامیاب ہیں اور اب ایک منادی اول النہار اور ایک منادی آخر النہار ہے تو اس آدمی نے کہا ہمیں کیا معلوم ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے تو اس نے کہا کہ سچا وہ ہے جو اس پر اللہ تعالیٰ کے نداء کرنے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ نداء کرے گا (کہہ دو آیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کا راستہ بتلائے کہہ دو اللہ ہی حق کا راستہ بتلاتا ہے تو جواب حق کا راستہ بتلائے اسکی بات ماننی چاہیے یا اس کی جو خود حق نہ پائے مگر جب کوئی اور اسے حق بتلائے سو تمہیں کیا ہو گیا کیا انصاف کرتے ہو) (الروضہ ص ۲۹)

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجّة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) يونس - الآية : 35 .

(2) ليس في المصدر .

(3) الروضة - 208 .

(4) كتاب الغيبة - ص 266 .

(5) الروضة - ص 209 .

((وَلْتَنُ أَخْرَنًا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ)) (1) (*)

اور اگر ہم ایک مدت معلوم تک ان سے عذاب کو روک رکھیں

محمد بن ابراهيم النعماني قال : اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد قال : حدثنا حميد بن زياد قال : حدثنا حميد بن زياد قال :

حدثنا علي بن الصباح قال : حدثنا (ابو علي الحسن بن محمد الحضرمي قال : حدثنا) جعفر بن محمد عن ابراهيم بن عبد

الحميد عن اسحق بن عبد العزيز عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله : ((و لئن اخرنا عنهم العذاب الى امة معدودة)) قال :

العذاب خروج القائم عليه السلام و الامة المعدودة اهل بدر و اصحابه (2) .

علي بن ابراهيم : قال : اخبرنا احمد بن ادريس قال : حدثنا احمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف عن حسان عن

هشام بن عمار عن ابيه و كان من اصحاب علي عليه السلام عن علي صلوات الله عليه في قوله (تعالى) : ((و لئن اخرنا عنهم

العذاب الى امة معدودة ليقولون ما يحسبه)) قال : الامة المعدودة اصحاب القائم الثلاثمائة و البضعة عشر (3) .

محمد بن يعقوب: عن علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن منصور بن يونس عن اسماعيل بن جابر عن ابي خالد عن

ابي عبد الله (ابي جعفر) عليه السلام في قول اله عزوجل ((فاستبقوا الخيرات اينما تكونوا يات بكم الله جميعا)) قال الخيرات :

الولاية و قوله تبارك و تعالى : ((اينما تكونوا يات بكم الله جميعا)) يعني اصحاب القائم عليه السلام الثلاثمائة و البضعة عشر

(رجال) قال : و هم و الله الامة المعدودة قال : يجتمعون و الله في ساعة واحدة قزع كقزع الخريف (4) .

محمد بن ابراهيم النعماني نقل کرتے ہیں قال اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد قال حدثنا حميد بن زياد قال حدثنا بن الصباح قال

حدثنا ابو علي الحسن بن مور الحضرمي قال حدثنا جعفر بن محمد بن ابراهيم بن عبد الحميد بن اسحاق بن عبد العزيز بن ابي عبد الله

عليه السلام : قال لئن اخرنا عنهم العذاب الى امة معدودة) کے بارے میں فرماتے ہیں عذاب سے مراد قائم کا

خروج ہے اور امتہ معدودہ سے مراد اہل بدر اور اس کے ساتھی ہیں (کتاب الغیبہ ص ۱۲۷)

علی بن ابراہیم نے نقل کیا ہے کہ انجرینا احمد بن ادریس قال احمد بن محمد سے علی بن الحکم سے سیف سے حسان سے ہشام بن عمار سے ابیہ جو کہ علی کے ساتھیوں میں سے ہیں جناب علیؑ سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے روایت کرتے ہیں (ولئن اخرونا عنهم العذاب الى امة معدودة ليقولون ما يحسبه) تو فرمایا کہ امتہ معدودہ قائم کیسا تھی ہیں جو کہ تین سو تیرہ ہیں (تفسیر قمی ص ۳۲۳)

محمد بن یعقوب نقل کرتے ہیں عن علی بن ابراہیم سے ابیہ سے ابن ابی عمیر سے منصور بن یونس سے اسماعیل بن جابر سے ابی خالد سے ابی عبداللہ ابی جعفرؑ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ((فاستبقوا الخیرات اینما تكونوا یات بکم اللہ جمیعاً)) اس میں خیرات سے ولایت علیؑ مراد ہے اور اللہ کا قول اپنی تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً یعنی قائم کے اصحاب جو کہ تین سو تیرہ ہیں اور فرمایا کہ یہ اللہ کی قسم امتہ معدودہ ہیں فرمایا کہ وہ اللہ کی قسم ایک گھڑی میں سب اکٹھے ہو جائیں گے جیسے کہ بادل اکٹھے ہوتے ہیں خریف کے بادلوں میں سے (الروضہ ص ۳۱۳)

المواشم:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) ہود -- الایۃ : 8 .

(2) کتاب الغیبۃ - ص 127 .

(3) تفسیر القمی - ج 1 ص 323 .

(4) الروضۃ - ص 313 .

((قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ)) (1) (*)

کہا کاش کہ مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی پناہ جا لیتا

العباشي : باسناده : عن صالح بن سعيد عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله : ((قال لو ان لي بكم قوة ا واوي الى ركن شديد)) قال : قوة القائم عليه السلام و الركن الشديد الثلاثمائة و ثلاثة عشر اصحابه (2) .
ابن بابويه : باسناده : عن ابي بصير قال : قال ابو عبد الله عليه السلام : ما كان قول لوط عليه السلام لقومه : ((لو ان لي بكم قوة ا واوي الى ركن شديد)) الا تمنيا لقوة القائم عليه السلام و لا الركن (ذكر) الا شدة اصحابه فان الرجل منهم ليعطي قوة اربعين رجلا و ان قلبه لاشد من زبر الحديد و لو مروا بجبال الحديد لتدكدكت (لقلعوها) و لا يكفون سيوفهم حتى يرضى الله عزوجل (3) .

العباشي اپنی سند سے صالح بن سعید سے امام ابو عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ فرمان خداوندی قال لو ان لي بكم قوة ا واوي الى ركن شديد کا مطلب ہے کہ قائم کی قوت مراد ہے اور رکن شدید وہ تین سوتیرہ آپکے ساتھی ہیں (تفسیر عباشی ص ۱۵۶) ابن بابویہ اپنی سند سے نقل کرتے ہیں عن ابي بصير قال ابو عبد الله فرمایا کہ نہیں تھا قول لوط کا اپنی قوم کو (لو ان لي بكم قوة ا واوي الى ركن شديد): مگر قائم کی قوت کی تمنا تھی اور نہ ہی رکن مراد ہے مگر قائم کے ساتھیوں کی مضبوطی مراد ہے چنانچہ ایک آدمی ان میں سے چالیس آدمیوں کی طاقت دیا جائے گا اور اس کا دل لوہے کے تختوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوگا اگر وہ لوہے کے پہاڑوں سے گزریں گے تو وہ بھی اکھڑ جائیں گے اور وہ اپنی تلواروں کو اس وقت تک نہ روکیں گے جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوگا

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) ہود - الایۃ : 80 .

(2) تفسیر العباشی - ج 2 ص 156 .

(3) کمال الدین و تمام النعمۃ - ج 2 ص 673 .

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا)) (1) (*)

یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور خیال کیا کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا تب انہیں ہماری مدد پہنچی پھر جنہیں ہم نے چاہا بچا لیا اور ہمارے عذاب کو نافرمانوں سے کوئی بھی روک نہیں سکتا

محمد بن جریر القمی : فی باب وجوب معرفة القائم علیه السلام و انه لا بد ان يكون من كتابه مسند فاطمة عليها السلام

باسنادہ عن ابي علي النهاوندي قال : حدثنا القاشاني (يعني محمد بن احمد القاشاني) قال : حدثنا محمد بن سليمان قال : حدثنا علي بن سيف قال : حدثني ابي عن المفضل بن عمر عن ابي عبد الله عليه السلام قال : جاء رجل الى امير المؤمنين فشكى اليه طول دولة الجور فقال له امير المؤمنين عليه السلام : و الله (لا يكون) ما تاملون حتى يهلك المبتلون و يضمحل الجاهلون و يامن المتقون و قليل ما يكون حتى لا يكون لاحدكم موضع قدمه و حتى تكونوا على الناس اهون من الميتة عند صاحبها فيبنا انتم كذلك اذ جاء نصر الله و الفتح و هو قول ربي عز وجل في كتابه ((حتى اذا استياس الرسل و ظنوا انهم قد كذبوا جاءهم نصرنا)) (2) .

محمد بن جریر القمی باب معرفتہ قائم کے وجوب میں نقل کرتے ہیں کہ یقیناً یہ انکی کتاب مسند فاطمہ ہی میں ہے کہ ابو علی نھاوندی سے روایت ہے قال حدثنا شافى قال حدثنا محمد بن سلمان قال حدثنا علي بن سيف قال حدثنا ابي عن المفضل بن عمر سے ابى عبد الله فرماتے ہیں کہ ایک آدمی امیر المؤمنین کے پاس آیا اور آپ سے سلطنت ظلم کی طوالت کی شکایت کی تو امیر المؤمنین نے فرمایا اللہ کی قسم وہ نہ ہوگا جس کو تم سوچ رہے ہو یہاں تک کہ باطل والے ہلاک ہو جائیں اور جاہل کمزور ہو جائیں اور متقی محفوظ ہو جائیں اور ایسا بہت کم ہوگا حتی کہ تم میں سے کسی ایک کے لیے قدم کی جگہ بھی نہ رہے گی اور حتی کہ تم لوگوں پر مردار سے بھی زیادہ حقیر ہو جاؤ گے اچانک تم اس طرح ہو گے تو اللہ کی مدد اور فتح آئے گی اور یہ ہی مراد ہے اللہ کے قول کی (حتى اذا استياس الرسل و ظنوا انهم قد كذبوا جاءهم نصرنا)

المواصش:

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) يوسف - الآية : 110 .

((وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ)) (1) (*)

اور انہیں اللہ کے دن یاد دلائیں

ابن بابویہ : قال : حدثنا احمد بن محمد بن يحيى العطار رضي الله عنه قال : حدثنا سعد بن عبد الله قال : حدثني يعقوب بن يزيد عن محمد بن الحسن الميثمي عن مثنى الحنات قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول : ايام الله عز وجل ثلاثة : يوم يقوم القائم عليه السلام و يوم الكرة و يوم القيامة (2) .

عنه قال : حدثنا ابي قال : حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري قال : حدثنا ابراهيم بن هاشم عن محمد بن ابي عمير عن مثنى الحنات عن جعفر بن محمد عن ابيه عليهما السلام قال : ايام الله عز وجل ثلاثة : يوم القائم و يوم الكرة و يوم القيامة (3) .
سعد بن عبد الله : عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب و يعقوب بن يزيد عن احمد بن الحسن الميثمي عن محمد بن الحسين عن ابان بن عثمان عن مثنى بن الحنات قال : سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول : ايام الله ثلاثة : يوم يقوم القائم و يوم الكرة و يوم القيامة (4) .

ابن بابویہ نے کہا حدثنا احمد بن محمد بن يحيى العطار قال حدثنا سعد بن عبد الله قال حدثني يعقوب بن يزيد عن محمد بن الحسن الميثمي عن مثنى الحنات قال سمعت فرمایا کہ میں نے ابو جعفر سے سنا ہے فرماتے تھے اللہ کے ایام تین ہیں ایک وہ دن جب قائم کا قیام ہو گا اور ایک یوم الکرة اور ایک یوم القيامة (الخصال ص ۱۰۸)

ابن بابویہ نے کہا کہ میرے باپ نے نقل کیا ہے قال حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري قال حدثنا ابراهيم بن هاشم عن محمد بن ابي عمير عن مثنى الحنات عن جعفر بن محمد عن ابيه فرمایا کہ اللہ کے ایام تین ہیں قائم کے قیام کا دن اور یوم الکرة اور یوم القيامة۔

سعد بن عبد اللہ سے محمد بن ابی الخطاب و یعقوب بن یزید سے احمد بن الحسن المہیشمی سے محمد بن الحسین سے اباز بن عثمان سے
ثنی بن الحناط فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا فرماتے تھے اللہ کے ایام تین ہیں ایک وہ دن جب قائم کا قیام ہوگا
دوسرا یوم الکرۃ اور تیسرا یوم القیامتہ

المواہش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) ابراہیم - الایۃ : 5 .

(2) الخصال - ص 108 .

(3) معانی الاخبار - ص 365 .

4) ((وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ)) نحب دعوتك و نتبع الرسل (1) (*)

تب ظالم کہیں گے اے رب ہمارے! ہمیں تھوڑی مدت تک مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا قبول کر لیں اور رسولوں کی
پیروی کر لیں کیا تم نے پہلے قسم نہیں کھائی تھی کہ تمہیں کہیں جانا ہی نہیں ہے

محمد بن یعقوب : عن محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن (محمد) ابن سنان عن ابی الصباح بن عبد الحمید عن محمد بن
مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال : و اللہ (ل) الذی صنعہ الحسن بن علی علیہما السلام کان خیرا لہذہ الامۃ مما طلعت
علیہ الشمس فواللہ لقد نزلت ہذہ الایۃ : ((الم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایديکم و اقيموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ) انما ہی طاعة
الامام و طلبوا القتال فلما کتب علیہم القتال مع الحسن علیہ السلام قالوا)) : ((ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی
اجل قریب نحب دعوتک و نتبع الرسل)) ارادوا تاخیر ذلك الی القائم علیہ السلام (2) .

العیاشی : باسناده عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال : و اللہ الذی صنعہ الحسن بن علی علیہما السلام
کان خیرا لہذہ الامۃ مما طلعت علیہ الشمس و اللہ لفیہ نزلت ہذہ الایۃ ((الم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایديکم و اقيموا الصلوۃ
و اتوا الزکوۃ) انما ہی طاعة الامام فطلبوا القتال فلما کتب علیہم مع الحسن علیہ السلام قالوا : ((ربنا لم کتبت علینا القتال
لولا اخرتنا)) و قوله : ((ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب نحب دعوتک و نتبع الرسل)) ارادوا تاخیر ذلك الی
القائم علیہ السلام (3) .

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں کہ عن محمد بن یحییٰ سے احمد بن محمد سے محمد بن سنان سیابی الصباح بن عبد الحمید سے محمد بن مسلم بن ابی جعفر فرماتے ہیں اللہ کی قسم جو کہ حسن بن علیؑ نے کہا ہے وہ اس امت کے لیے بہت بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اللہ کی قسم بیشک یہ آیت اتری ہے (لم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایذیکم و اقیموا الصلوة و اتوا الزکوٰۃ): تو یہ امام کی اطاعت تھی انہوں نے قتال کا مطالبہ کیا پس جب ان پر قتال فرض کیا گیا حسینؑ کی معیت میں تو پھر انہوں نے کہا (ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب نجب دعوتک و نتبع الرسل) اس سے انکی مراد یہ تھی کہ اس قتال کو موخر کیا جاتا قائمؑ کے آنے تک (الروضۃ ص ۳۳) یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ آیت دو سورتوں سے لی گئی ہے جسکی وضاحت ما قبل میں ہو چکی ہے۔

عیاشی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے عن محمد بن مسلم سے ابی جعفر فرماتے ہیں اللہ کی قسم جو کام حسن بن علیؑ نے کیا ہے یہ اس امت کے لیے تمام روئے زمین سے زیادہ اچھا ہے اللہ کی قسم اسی کے بارے میں یہ آیت اتری ہے (لم تر الی الذین قیل لهم کفوا ایذیکم و اقیموا الصلوة و اتوا الزکوٰۃ) بیشک یہ ہی امام کی اطاعت تھی پس انہوں نے قتال کا مطالبہ کیا پس جب ان پر قتال حسینؑ کی معیت میں فرض کیا گیا تو انہوں نے کہا (ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب نجب دعوتک و نتبع الرسل) مراد تھی کہ اسکو قائمؑ

: تک موخر کیا جاتا

الھوامش:

(* الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) هكذا الآية في النسخة المخطوطة من الكتاب و هي الى اجل قريب من الآية 77 من سورة النساء و البقية من الآية 44 من سورة ابراهيم .

(2) الروضة - ص 33 و قد جاءت الآية في الحديث ماخوذة من السورتين كما اوضحنا .

(3) تفسير العياشي - ج 1 ص 258 .

((وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ)) (1) (*)

اور تم (اپنی باری پر) انہی لوگوں کے (چھوڑے ہوئے) محلات میں رہو گے (جنہوں نے اپنے اپنے دور میں) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا

العياشي : باسناده عن سعد بن عمر عن غير واحد ممن حضر ابا عبد الله و رجل يقول قد ثبت دار صالح و دار عيسى بن علي ذكر دور العباسيين فقال رجل : اراناها الله حرابا او خرهما بايدنا فقال له ابو عبد الله عليه السلام : لا تقل هكذا بل يكون مساكن القائم و اصحابو اما سمعت الله عز وجل يقول : ((و سكتتم في مساكن الذين ظلموا انفسهم)) (2) .

عياشي نے اپنی سند سے نقل کیا ہے عن سعد بن عمر غیر واحد سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی ابو عبد اللہ کے پاس کہہ رہا تھا کہ دار صالح بھی قائم رہے دار عیسیٰ بن علی بھی قائم رہے ایسے کئی عباسیوں کے گھروں کا ذکر کیا اس آدمی نے کہا اللہ ہمیں وہ برباد حالت میں دکھائے یا انہیں ہمارے ہاتھوں سے برباد کرے آپ نے اسے فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ یہ تو قائم اور آپ کے ساتھیوں کی رہائش گاہیں ہونگی کیا آپ نے یہ نہیں سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ((وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ))

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) ابراہیم - الایۃ : 45 .

(2) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 235 .

((وَإِنْ كَانَ مَكْرَهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ) (1) (*)

اگرچہ ان کی مکدانہ تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اکھڑ جائیں،

العیاشی : باسنادہ عن جمیل بن دراج قال : سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول : ((وان کان مکرمہم لتزول منہ الجبال)) و ان مکر بنی العباس بالقائم علیہ السلام لتزول منہ قلوب الرجال (2).

الشیخ فی مجالسہ قال : اخبرنا الحسین بن ابراہیم القزوینی قال : اخبرنا (حدثنا) ابو عبد اللہ محمد بن وہبان قال : حدثنا

ابوالقاسم علی بن حبشی قال : حدثنا ابوالفضل العباس بن محمد بن الحسین قال : حدثنا ابي قال : حدثنا صفوان بن یحیی

عن الحسین بن ابي غندر عن ابي بصير قال : سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول : اتقوا اللہ و علیکم بالطاعة لانتمکم قولوا

ما یقولون و اصمتوا عما صمتوا فانکم فی سلطان من قال اللہ تعالیٰ : ((وان کان مکرمہم لتزول منہ الجبال)) (یعنی بذلک ولد

العباس (3)) فاتقوا اللہ فانکم فی ہدنة (4) (ہذہ) صلوا فی عشایرہم و اشہدوا جنایزہم و ادوا الامانة الیہم و علیکم بحج ہذا

البيت فادمنوه فان فی ادمانکم الحج دفع مکارہ الدنیا عنکم و احوال یوم القیامة (5) .

عیاشی اپنی سند سے روایت کیا ہے عن جمیل بن دراج کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے ان کان

مکرمہم لتزول منہ الجبال) یعنی مکر بنی عباس قائم کے ساتھ کہ اس سے لوگوں کے دل ہل جائیں گے (تفسیر عیاشی

ص ۲۳۵)

شیخ نے اپنی مجالس میں روایت کیا ہے قال اخبرنا الحسین بن ابراہیم التلعزونی قال اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن وہبان قال حدثنا

ابوالقاسم علی بن حبشی قال حدثنا ابوالفضل العباس بن محمد بن الحسین قال حدثنا ابي قال : حدثنا صفوان بن یحییٰ سے الحسین بن

سبی غندر سے ابی بصیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ سے ڈرو اور اپنے اماموں کی اطاعت

لازم پکڑو وہ بات کہو جو وہ کہتے ہیں اور اس بات سے خاموش ہو جاؤ جس سے وہ خاموش ہوئے ہیں بیشک تم اللہ کی طرف سے

مدد دیئے جاؤ گے قول خداوندی ہے ان کان مکرمہم لتزول منہ الجبال) مراد اس سے اولاد عباس ہے اللہ سے

ڈرو بے شک تم صلح میں ہو انکے قبیلوں میں نماز پڑھو اور انکے جنازوں میں حاضر ہو کر اور امانت ان کی طرف ادا کیا کرو اور

اس بیت کا حج کیا کرو اور اس پر ہمیشگی کرو بیشک تمہارا حج پر ہمیشگی کرنا تم سے دنیا کی تنگیاں دور کرے گا اور آخرت کی ہولناکیوں ختم کرے گا (امالی شیخ طوسی ص ۲۸۰): اس حدیث میں ہدیت کے معنی صلح کے ہوتے ہیں مگر یہاں اس سے مراد احتیاط اور تقیہ ہے۔

الموامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) ابراهيم - الآية : 46 .

(2) تفسير العياشي - ج 2 ص 235 .

(3) ليس في المصدر .

(4) الهدنة المصالحة الدعة و السكون هكذا في المنجد و في ما نحن فيه كناية عن التقية و الخذر .

(5) امالي الشيخ الطوسي - ج 2 ص 280 .

((قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ * قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ * إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (1) *))

اُس نے کہا: اے پروردگار! پس تو مجھے اُس دن تک مہلت دے دے جس دن لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے، وقت مقررہ کے دن تک،

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری : قال : اخبرني ابو الحسن علي قال : حدثني (ثنا) ابو جعفر قال : حدثنا المظفر بن جعفر بن المظفر العلوي قال : حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود عن ابيه عن علي بن الحسن بن فضال قال : حدثني (ثنا) العباس بن عامر عن وهب بن جميع مولى اسحاق بن عمار قال : سألت ابا عبدالله عليه السلام عن ابليس قوله : ((رب فانظرنى الى يوم يبعثون قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم)) أي يوم هو ؟ (قال يا وهب) (2) اتحسب انه يوم يبعث الله تعالى الناس ؟ (لا) و لكن الله عزوجل انظره الى يوم يبعث الله عزوجل قائمنا فاذا بعث الله عزوجل قائمنا فياخذ يناصيته و يضرب عنقه فذلك يوم الوقت المعلوم (3) .

و رواه العياشي : باسناده عن وهب بن جميع مولى اسحق بن عمار قال : سألت ابا عبدالله عليه السلام عن (قول) ابليس و ذكر الحديث (4) .

(و فيه رواية : يقتله رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم و الروايات المذكورة في كتاب البرهان في تفسير هذه الآية) (5)

ابو جعفر محمد بن جرير طبری نقل کرتے ہیں قال اخبرني ابو الحسن علي قال حدثنى ابو جعفر قال حدثنى المظفر بن جعفر بن مظفر العلوي قال حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود سے ابیہ سے علی بن الحدن بن فضال سے قال حدثنى العباس بن عامر سے وهب بن جميع مولی اسحاق بن عمار فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے دریافت کیا ابلیس کے بارے میں کہ اس نے کہا رب

فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم تو وہ کونسا دن ہے فرمایا اے وهب تیرا خیال ہے کہ وہ دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائیں گے ایسا نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو اس دن تک مہلت دی ہے جب اللہ تعالیٰ ہمارے قائم کو اٹھائیں گے جب اللہ تعالیٰ ہمارے قائم کو اٹھائیں گے تو وہ اسکو پیشانی سے پکڑیں گے اور اسکی گردن ماریں گے تو یہ اسکا وقت معلوم ہے (دلائل الامامة ص ۲۴۰)

اور عیاشی نے روایت کیا ہے عن وهب بن جميع موسیٰ اسحاق بن عماد فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے ابلیس کی بات فانظرنی الخ کے بارے سوال کیا باقی حدیث آگے انہوں نے ذکر فرمائی (تفسیر عیاشی ص ۲۴۲) اور اس میں ایک روایت یہ ہے کہ اسکور رسول اللہ قتل فرمائیں گے یہ تمام روایات کتاب البرهان میں اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہیں

المواہم:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الحجر - الآية 36 - 38 .

(2) لیس فی المصدر .

(3) دلائل الامامة - ص 240 .

(4) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 242 .

(5) ما بین القوسین من کلام المؤلف رہ .

(لم یؤشر المؤلف رہ الی مصدر هذه الرواية .

(وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ) (1) (*)

اور بیشک ہم نے آپ کو سبع مثانی اور بڑی عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے،

العیاشی : باسناده عن یونس بن عبد الرحمن عن من رفعه قال : سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الل ۵ ((و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم)) قال : ان ظاهرها الحمد و باطنها ولد الولد و السابع منها القائم علیه السلام (2) .
عنه : باسناده عن القاسم بن عروة عن ابي جعفر علیه السلام فی قول الله عزوجل : ((و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم)) قال : سبعة من الائمة (ائمة) والقائم علیه السلام (3) .
و عنه : باسناده قال حسان العابد (العامری) : سألت ابا جعفر علیه السلام عن قول الله : ((و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم)) قال : لیس هكذا تزیلها انما هی : ((و لقد اتیناک سبعا من المثانی)) نحن هم : ((و القرآن العظیم)) ولد الولد (4) .

و عنه باسناده عن سماعة قال : قال ابو الحسن علیه السلام : ((و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم)) (قال) لم یعط الانبیاء الا محمدا صلی الله علیه و اله و سلم و هم السبعة الائمة الذین یدور علیهم الفلك و القرآن العظیم محمد صلی الله علیه و اله و سلم (5) .

عیاشی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے عن یونس بن عبد الرحمن سے من رفعہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے سوال کیا۔ و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم : تو آپ نے فرمایا کہ اسکا ظاہر الحمد ہے اور اسکا باطن ولد الولد ہے اور اسکا سابع سے مراد قائم ہے (تفسیر عیاشی ص ۲۵۰)

اور انہی سے روایت ہے کہ عن القاسم بن عروہ سے ابی جعفر اللہ تعالیٰ کے قول و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم کے بارے میں فرماتے ہیں یہ سات ائمہ ہیں اور ساتواں قائم ہے (تفسیر عیاشی ص ۲۵۰) اور انہی سے اپنی سند سے روایت ہے کہ حسان العابد المعامری فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم کے بارے میں تو فرمایا کہ اس طرح نزول نہیں ہے بیشک یہ اس طرح ہے و لقد اتیناک سبعا من المثانی یہ تو ہم ہیں اور القرآن العظیم ولد الولد ہے۔ (تفسیر عیاشی ص ۲۵۰)

انہی کی سند سے سماعہ فرماتے ہیں کہ ابو الحسن نے فرمایا و لقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم کا مطلب ہے کہ یہ چیز محمد کے علاوہ کسی کو نہیں دی گئی اور وہ سات امام ہیں جن پر فلك گھومتا ہے اور قرآن عظیم محمد خود ہیں (تفسیر عیاشی ص ۲۵۰)

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الحجر - الآية : 87 .

(2) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 250 .

(3) المصدر السابق .

(4) المصدر السابق .

(5) المصدر السابق - ج 2 ص 251 .

((أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ)) (1) (*)

اللہ کا وعدہ آپہنچا سو تم اس کے چاہنے میں عجلت نہ کرو۔ وہ پاک ہے اور وہ ان چیزوں سے برتر ہے جنہیں کفار (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں،

ابن بابویہ : قال : حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد رضي الله عنه قال : حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن محمد بن ابي عمير عن ابان بن عثمان عن ابان بن تغلب قال : قال ابو عبد الله عليه السلام (ان اول من يبائع القائم عليه السلام جبرئيل عليه السلام يتزل في صورة طير ابيض فيبايعه ثم يضع رجلا على بيت الله الحرام و رجلا على بيت المقدس ثم ينادي بصوت ذلق (طلق تسمعه) يسمع الخلائق : ((اتى امر الله فلا تستعجلوه)) (2) .

و رواه العياشي : باسناده عن ابان بن تغلب عن ابي عبد الله عليه السلام : ان اول من يبائع القائم عليه السلام جبرائيل عليه السلام يتزل عليه في صورة طير ابيض فيبايعه و ساق الحديث الى اخره (3) .

ثم قال العياشي عقيب الحديث : و في رواية اخرى عن ابان عن ابي جعفر عليه السلام .

محمد بن ابراهيم النعماني : في الغيبة قال : اخبرنا علي بن احمد عن عبد الله بن موسى (العلوي) قال حدثنا

(عن) علي بن الحسين عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : ((اتى امر الله فلا تستعجلوه)) قال : هو امرنا امر الله عز وجل فلا يستعجل به يؤيده بثلاثة اجناد (ب) الملائكة و (ب) المؤمنين و

(ب) الرعب و خروجه كنز و رسول الله صلى الله عليه واله وسلم و ذلك قوله عز وجل : ((كما اخرجك ربك من

بيتك بالحق و ان فريقا من المؤمنين لكارهون)) (4) .

و رواه المفيد في كتاب الغيبة : باسناده عن عبد الرحمن بن كثير عن النبي عبد الله عليه السلام .

ابن بابویہ نے کہا حدیثاً محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار سے یعقوب بن یزید سے محمد بن ابی عمیر سے ابان بن عثمان سے ابان تغلب قال ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے قائم کی بیعت جبرائیل کرینگے جو کہ ایک سفید پرندے کی شکل میں اتریں گے اور بیعت کریں گے پھر وہ بیت اللہ الحرام پر اپنا ایک پاؤں رکھیں گے اور بیت المقدس پر دوسرا پاؤں رکھیں گے پھر انتہائی فصیح و بلیغ آواز سے ندا دیں گے جو تمام مخلوق کو سنائی دے گی **امیر اللہ فلا تستعجلوه**: کمال الدین و تمام النعمہ ص ۶۷۱:

اور عیاشی نے اسے اپنی سند سے روایت کیا ہے عن ابان بن تغلب کہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے قائم سے جبرائیل امین بیعت کرینگے جو کہ آپ پر سفید پرندے کی شکل میں اتریں گے اور پھر بیعت کرینگے اور باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ذکر کی ہے (تفسیر عیاشی ص ۲۵۴)

پھر عیاشی کہتے ہیں اس حدیث کے بعد کہ ایک دوسری روایت میں عن ابان سے ابی جعفر: محمد بن ابراہیم النعمانی اپنی کتاب الغیبہ میں روایت کرتے ہیں قال اخبرنا علی بن احمد سے عبید اللہ بن موسیٰ العلوی قال حدثنا علی بن سنان سے عبد الرحمن بن کثیر سے ابی عبد اللہ کہ فرمان خداوندی **امیر اللہ فلا تستعجلوه** کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہمارا امر ہی اللہ کا امر ہے پس وہ اسے جلدی نہ طلب کرے گا اسکی مدد فرشتوں کی تین جماعتوں سے کرے گا اور مومنین سے اور رعب سے اور اسکا خروج ایسے ہوگا جیسے کہ نبی کا خروج ہوگا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو فرمایا ہے (كما اخرجك ربك من بيتك بالحق) (و ان فریقا من المؤمنین لکارھون)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) النحل - الاية: 1 .

(2) کمال الدین و تمام النعمہ - ج 2 ص 671 و فی الحدیث: فتکلم بلسان ذلق طلق أي: بلیغ فصیح - الطریحی .

(3) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 254 .

(4) کتاب الغیبة - ص 128 .

((وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ)) (1) (*)

اور اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اللہ نہیں اٹھائے گا اس شخص کو جو مر جائے گا ہاں اس نے اپنے ذمہ پکا وعدہ کر لیا ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے

محمد بن یعقوب باسناده عن سهل عن محمد عن ابیه عن ابی بصیر قال: قلت لابی عبد الله علیه السلام (قوله تبارك و تعالیٰ): ((و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون)) قال: فقال: لي: يا ابا بصير ما تقول في هذه الاية؟ (قال) قلت: ان المشركين يزعمون و يحلفون لرسول الله صلى الله عليه و اله و سلم ان الله لا يبعث الموتى. قال: فقال: تب لمن قال هذا (سلهم) هل كان المشركون يحلفون بالله ام باللات و العزى؟ قال: قلت: جعلت فداك فاوجدني قال فقال: يا ابا بصير لو قد قام قائمنا بعث الله اليه قوماً من شيعتنا قباع (2) سيوفهم على عواتقهم فيبلغ ذلك قوما من شيعتنا لم يموتوا فيقولون بعث فلان وفلان من قبورهم و هم مع القائم عليه السلام فـ(يـ) يبلغ ذلك قوما من عدونا فيقولون يا معشر الشيعة ما اكذبكم؟ هذه دولتكم و انتم تقولون فيها الكذب و لا والله ما عاش هؤلاء و لا يعيشون الى يوم القيامة قال: فحكى الله قولهم (فقال): ((و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت)) (3) .

و رواه العياشي: باسناده عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام في قوله: ((و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت)) قال: ما يقولون فيها؟ قلت يزعمون ان المشركين كانوا يحلفون لرسول الله صلى الله عليه و اله و سلم ان الله لا يبعث الموتى قال تب لمن قال هذا و ياهم هل كان المشركون يحلفو بالله ام باللات و العزى؟ قلت: جعلت فداك فاوجدني اعرفه قال: لو قام قائمنا بعث الله اليه قوما من شيعتنا قبایع سيوفهم على عواتقهم فـ(يـ) يبلغ ذلك قوما من شيعتنا لم يموتوا فيقولون بعث فلان وفلان من قبورهم مع القائم عليه السلام فبلغ ذلك قوما من أعدائنا فيقولون يا معشر الشيعة ما اكذبكم؟ هذه دولتكم و انتم تكذبون فيها لا والله ما عاشوا و لا يعيشون الى يوم القيامة فحكى الله قولهم ((و اقساموا بالله جهد ايمانهم)) (4) .

عنه: باسناده عن (ابي) (5) عبد الله صالح بن ميثم قال: سألت ابا جعفر عليه السلام عن قوله (ل الله تعالى): ((و له اسلم في السموات و الارض طوعا و كرها)) قال: ذلك (حين يقول علي عليه السلام: انا أولى الناس بهذه الاية): ((و اقساموا

بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون ليبيّن لهم الذي يختلفون فيه و ليعلم الذين كفروا انهم كانوا كاذبين ((6)).

و الروايات في قوله تعالى : ((و له لسلم من في السموات و الأرض)) عند قيام القائم عليه السلام (7).

محمد بن يعقوب اپنی سند سے روایت کرتے ہیں عن سمل بن محمد سے ابیہ سے ابی بصیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے عرض کیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون تو آپ نے فرمایا ابیہ ابو بصیر تو اس آیت کے بارے میں کیا کہتا ہے میں نے کہا کہ مشرک لوگ دعویٰ کرتے ہیں اور رسول اللہ کے لیے قسم کھاتے ہیں کہ اللہ مردوں کو دوبارہ نہ اٹھائے گا تو آپ نے فرمایا ہلاکت ہو اس کے لیے جو یہ کہے ان سے پوچھ کیا مشرک لوگ اللہ کی قسم کھاتے ہیں یا لات و عزیٰ کی قسم کھاتے ہیں تو میں نے عرض کیا میں قربان جاؤں آپ مجھے پوری سمجھ عطا کیجئے فرمایا ابیہ ابو بصیر اگر ہمارے قائم کا قیام ہو تو اللہ ان کے لیے ایک قوم مبعوث فرمائیں گے ہمارے شیعوں میں سے انکی تلواروں کے دستے انکے کندھوں پر ہونگے تو یہ خبر ہمارے شیعوں میں سے کچھ لوگوں کو پہنچے گی تو وہ کہیں گے کہ فلاں فلاں اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور وہ قائم کے ساتھ ہیں پھر یہ بات ہمارے دشمنوں میں سے ایک جماعت کو پہنچے گی تو وہ کہیں گے اے شیعوں تم کس قدر جھوٹے ہو یہ تمہاری سلطنت ہے اور تم اس میں جھوٹ بول رہے ہو اور اللہ کی قسم نہ وہ زندہ ہوئے ہیں اور نہ ہی قیامت تک زندہ ہو سکیں گے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی یہ بات نقل کی ہے کہ و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون: الروضه ص ۵۰:

اور عیاشی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ابو بصیر فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون والی آیت کے بارے میں کہا کہتے ہیں تو میں نے عرض کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مشرک لوگ قسم کھایا کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ نہ کرے گا فرمایا جو یہ کہتا ہے اسکے لیے تباہی و ہلاکت ہے اور کیا مشرک لوگ اللہ کی قسم کھاتے تھے یا لات و عزیٰ کی قسم کھاتے تھے میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں آپ مجھے پوری بات پہنچائیں تاکہ میں جان لوں فرمایا جب ہمارے قائم کا قیام ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں میں سے ایسی قوم اٹھائے گا جن کی تلواروں کے دستے انکے کندھوں پر ہونگے تو یہ بات ہمارے شیعوں

میں سے کچھ لوگوں تک پہنچے گی جو مرے نہ ہونگے تو وہ کہیں گے فلاں فلاں اپنی قبروں سے قائم کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تو انکی یہ بات ہمارے دشمنوں میں سے چند لوگوں کو معلوم ہوگی تو وہ کہیں گے اے شیعوں کی جماعت تم کس قدر جھوٹے ہو یہ تمہاری حکومت ہے اور تم اس میں جھوٹ بول رہے وہ اللہ کی قسم نہ تو وہ زندہ ہوئے ہیں اور نہ ہی قیامت تک زندہ ہونگے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی یہ بات نقل کی و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون) (تفسیر عیاشی ص ۲۵۹)

انہی کی سند سے ابو عبد اللہ صالح بن میثم نے روایت کی ہے کہ فرمایا میں نے ابو جعفرؑ سے اللہ کے فرمان **له اسلم من في السموات و الارض طوعا و کرها کے بارے میں یہ سوال کیا فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب علیؑ فرمائیں گے کہ میں اس آیت کا زیادہ حقدار ہوں جس میں ہے (و اقساموا بالله جهد ايمانهم لا يبعث الله من يموت بلى وعدا عليه حقا و لكن اكثر الناس لا يعلمون** لیبن لهم الذي يختلفون فيه و ليعلم الذين كفروا انهم كانوا كاذبين) (تفسیر عیاشی ص ۲۵۹)

الموامش:

- (*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
- (1) النحل - الاية : 38 .
 - (2) قبيلة السيف : ما على مقبضه من فضة او حديد . الطريحي .
 - (3) الروضة - ص 50 .
 - (4) تفسير العياشي - ج 2 ص 259 .
 - (5) ليس في المصدر .
 - (6) تفسير العياشي - ج 2 ص 259 .
 - (7) مابين القوسين من كلام المؤلف ره .

((أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ)) (1) (*)

پس کیا وہ لوگ نڈر ہو گئے ہیں جو برے فریب کرتے ہیں اس سے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو

العیاشی : باسناده عن ابراهیم بن عمر عن من سمع ابا جعفر علیه السلام يقول : ان عهد نبی اللہ صار عند علی بن الحسین علیه السلام ثم صار عند محمد بن علی علیه السلام ثم يفعل الله ما يشاء فالزم هؤلاء فاذا خرج رجل منهم معه ثلاثمائة رجل و معه راية رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم عامدا الى المدينة حتى يمر بالبيداء فيقول هذا مكان القوم الذين خسف بهم و هي الآية التي قال الله عز وجل : ((افامن الذين مكروا السيئات ان يخسف الله بهم الارض او ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون او ياخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين)) (2) .

عنه : باسناده عن جابر الجعفي عن ابي جعفر عليه السلام في حديث طويل قال له : و اياك و شداد من ال محمد عليهم السلام فان لآل محمد على راية و لغيرهم على راية فالزم هؤلاء ابداً و اياك و من ذكرت لك فاذا خرج رجل منهم معه ثلاثمائة و بضعة عشر رجلا و معه راية رسول الله صلى الله عليه و اله عامدا الى المدينة حتى يمر بالبيداء حتى يقول هذا مكان القوم الذين يخسف بهم و هي الآية التي قال الله عز وجل : ((افامن الذين مكروا السيئات ان يخسف الله بهم الأرض او ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون او ياخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين)) (3) .

تفسیر عیاشی میں سے ابراہیم بن عمر سے من سمع ابا جعفر کی سند سے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے نبی کا عہد علی بن الحسین کے پاس پہنچا پھر وہ محمد بن علی کے پاس پہنچا پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے کریگا پس تو ان کو لازم پکڑ پس جب ان میں سے ایک آدمی مبعوث ہوگا جسکے ساتھ تین سو آدمی ہونگے اور اسکے ساتھ رسول اللہ کا جھنڈا ہوگا اور وہ مدینہ کی طرف قصد کئے ہوئے ہوگا حتی کہ وہ بیداء مقام سے گزرے گا حتی کہ وہ کہے گا یہ اس قوم کی جگہ ہے جن کو یہاں دھنسا دیا گیا تھا اور یہ ہی مطلب ہے اس آیت کا جو اللہ نے فرمایا ہے (پس کیا وہ لوگ نڈر ہو گئے ہیں جو برے فریب کرتے ہیں اس سے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو): تفسیر عیاشی ص ۲۶۱

اور ان سے اسی سند سے جابر جعفی ابو جعفر سے ایک طویل حدیث میں نقل کرتے ہیں کہ آپ نے انکو فرمایا کہ اپنے آپ کو شدت آل محمد سے بچا بیشک آل محمد کا ایک جھنڈا ہوگا اور انکے غیر کے لیے بھی ایک جھنڈا ہوگا تو تم اس کو لازم پکڑو اور اس

سے اپنے آپ کو بچاؤ جن کا میں نے ذکر کیا ہے پس جب ان میں سے ایک آدمی نکلے جس کے ہمراہ تین سو تیرہ آدمی ہونگے اور اسکے ساتھ رسول اللہ کا جھنڈا ہو گا وہ مدینہ کی جانب کا اردو کر رہا ہو گا حتیٰ کہ وہ مقام بیدلہ سے گزرے گا اور وہ کہے گا کہ یہ مقام ان لوگوں کا ہے جن کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور یہ مفہوم ہے آیت کا (پس کیا وہ لوگ نڈر ہو گئے ہیں جو برے فریب کرتے ہیں اس سے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو) (تفسیر عیاشی ص ۲۶۱)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) النحل - الاية 45 .

(2) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 261 .

(3) المصدر السابق .

((وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا... اِلَى قَوْلِهِ :
وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا)) (1) (*)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں یہ بات بتلا دی تھی کہ تم ضرور ملک میں دو مرتبہ خرابی کرو گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔۔۔۔۔ اور تمہیں بڑی جماعت والا بنا دیا

محمد بن یعقوب : عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن محمد بن الحسن بن شيمون عن عبد الله بن عبد الرحمن الاصم عن عبد الله بن القاسم البطل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى : ((و قضينا الى بني اسرائيل في الكتاب لتفسدن في الارض مرتين)) قال : قتل علي بن ابي طالب و طعن الحسن عليهما السلام ((و لتعلن علوا كبيرا)) قال : قتل الحسين عليه السلام ((فاذا جاء وعد اولاهما)) فاذا جاء نصر دم الحسين عليه السلام و قوم بيعتهم الله قبل خروج القائم عليه السلام فلا يدعون وتراً لال محمد الا قتلوه ((وكان وعدا مفعولاً)) خروج القائم عليه السلام ((ثم رددنا لكم الكرة عليهم)) خروج الحسين عليه السلام في سبعين من اصحابه عليهم (الـ) بيض المذهب لكل بيضة وجهان المؤدون الى الناس ان هذا الحسين عليه السلام قد خرج (حتى) لا يشك المؤمنون (فيه) و انه ليس بدجال و لا شيطان و الحجۃ القائم عليه السلام بين

اظهركم فاذا استقرت المعرفة في قلوب المؤمنين انه الحسين عليه السلام جاء الحجة الموت فيكون الذي يغسله و يكفنه و يحنطه و يلحده في حفرته الحسين (بن علي) عليهما السلام و لا يلي الوصي الا الوصي (2) .

ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه : في كامل الزيارات قال : حدثني محمد بن جعفر القرشي الرزاز قال : حدثني محمد بن الحسين بن ابي الخطاب عن موسى بن سعدان الحناط عن عبد الله بن قاسم الحضرمي عن صالح بن سهل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل ((و قضينا الى بني اسرائيل في الكتاب لتفسدن في الارض مرتين)) قال : قتل امير المؤمنين عليه السلام و طعن الحسن بن علي عليه السلام ((و لتعلن علوا كبيرا)) قال : قتل الحسين بن علي عليهما السلام ((فاذا جاء وعد اولاهما)) قال : اذا جاء نصر الله و الحسين عليه السلام ((بعثنا عليهم عبادا لنا اولى باس شديد فجاسوا خلال الديار)) قوما يعنتهم الله قبل قيام القائم عليه السلام لا يدعون و ترا لال محمد الا اخذوه ((وكان وعدا مفعولاً)) (3) .

عنه : قال حدثني محمد بن جعفر الكوفي الرزاز عن محمد بن الحسين بن ابي الخطاب عن موسى بن سعدان (عن ابي عبد الله عن القاسم) الحضرمي عن صالح بن سهل عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله تبارك و تعالى : ((و قضينا الى بني اسرائيل في الكتاب لتفسدن في الارض مرتين)) قال : قتل علي عليه السلام و طعن الحسن عليه السلام ((و لتعلن علوا كبيرا)) قال قتل الحسين عليه السلام (4) .

العياشي : باسناده عن صالح بن سهل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله : ((و قضينا الى بني اسرائيل في الكتاب لتفسدن في الارض مرتين)) قتل علي و طعن الحسن عليهما السلام ((و لتعلن علوا كبيرا)) قتل الحسين ((فاذا جاء وعد اوليهما)) فا جاء نصر دم الحسين عليه السلام ((بعثنا عليهم عبادا لنا اولى باس شديد فجاسوا خلال الديار)) قوم يعنتهم الله قبل خروج القائم عليه السلام لا يدعون و ترا لال محمد عليهم السلام الا (ا) حرقوه و كان وعدا ومفعولا (قبل) قيام القائم عليه السلام ((ثم رددنا لكم الكرة عليهم و امددناكم باموال و بنين و جعلناكم اكثر نفيرا)) خروج الحسين عليه السلام في الكرة في سبعين رجلا من اصحابه الذين قتلوا معه عليهم البيض المذهب لكل بيضة وجهان المؤدي الى الناس ان الحسين قد خرج في اصحابه حتى لا يشك فيه المؤمنون و انه ليس بدجال و لا شيطان الا ان الامام الذي بين اظهر الناس يومئذ فاذا استقر عند المؤمن انه الحسين عليه السلام لا يشكون فيه و بلغ عن الحسين الحجة القائم عليهما السلام بين (اظهر) الناس و صدقه المؤمنون بذلك جاء الحجة الموت فيكون الذي غسله و كفنه و حنطه و ايلاجه (في) حفرته الحسين و لا يلي الوصي الا الوصي وزاد ابراهيم (في حديثه) ثم يملكهم الحسين حتى يقع حاجباه على عينيه (5) .

عنه : باسناده عن حمزان عن ابي جعفر عليه السلام (قال) : كان يقول (يقراً) ((بعثنا عليهم عبادا لنا اولى باس شديد)) ثم قال هو القائم و اصحابه اولى باس شديد (6) .

محمد بن يعقوب ہمارے متعدد حضرات سے نقل کرتے ہیں عن سہل سے محمد بن الحسن بن شمعون سے عبد اللہ بن عبد الرحمن الدہم سے عبد اللہ بن القاسم البطل جناب ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمان خداوندی ہے قضينا الى بني

اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین) اس سے مراد قتل امیر المؤمنین اور امام حسنؑ ہے اور ((و لتعلن علوا کبیرا)) سے قتل حسینؑ مراد ہے ((فاذا جاء وعد اولاهما)) یعنی جب دم حسینؑ کی مدد آئی اور ایک قوم ہوگی جسکو خروج قائمؑ سے پہلے اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائیں گے پس وہ کوئی بھی آل محمدؑ کا قیاس والا ایسا نہ ہوگا مگر وہ اسے قتل کر دینگے وکان وعدا مفعولا سے مراد قائم آل محمدؑ کا خروج ہے ثم وددنا لکم لکرة علیہم سے حسینؑ کا خروج مراد ہے جو کہ اپنے ستر کے قریب حضرت کے ساتھ نکلیں گے ان پر سفید رو چمکتے ہوئے خود ہونگے اور ہر خود کے دورخ ہونگے جو لوگوں تک یہ بات پہنچائیں گے کہ یہ حسینؑ نکل آئے ہیں حتیٰ کہ کوئی مومن اس میں سے شک نہ کرے گا اور بیشک وہ نہ دجال ہوگا اور نہ شیطان ہوگا اور حجت قائمؑ بھی تمہارے درمیان موجود ہے پس جب آپکی پہچان تمام مومنین کے قلوب میں پیوست ہو جائے گی تو حجت کو موت آجائے گی چنانچہ جو آپ کو غسل دے گا اور کفن دے گا اور خوشبو لگائے گا اور آپکی قبر میں سے اسے لحد میں رکھے گا وہ حسین بن علیؑ ہوں گے اور وصی کا ولی وصی ہی ہوتا ہے (الروضہ ص ۲۵۰)

ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ کامل الزیارات میں روایت کرتے ہیں قال حدثنی محمد بن جعفر القرشی الوزاز قال حدثنی محمد بن الحسین بن ابی خطاب سے موسیٰ بن سعدان الحنط سے عبد اللہ بن قاسم الحضرمی سے سارا بن سہل سے ابی عبد اللہؑ فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین فرمایا یہ قتل امیر المؤمنینؑ ہے اور حسنؑ کو نیزہ مارنا ہے و لتعلن علوا کبیرا فرمایا کہ یہ قتل حسینؑ، فاذا جاء وعد اولها فرمایا یہ جب اللہ کی مدد آئے گی اور حسینؑ آئیں گے بعثنا علیہم عبادنا اولیٰ باس شدید فجا سوا هذل الدعار انہی ایسی قوم جسکو اللہ تعالیٰ قیام قائمؑ سے پہلے مبعوث فرمائے گا وہ آل محمدؑ کا ہر قصاص لیں گے وکان وعدا مفعولا (اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا) کامل الزیارات ص ۶۲: ان سے ہی روایت ہے قال حدثنی محمد بن جعفر الکوفی الراز از سے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے موسیٰ بن سعدان سے ابی عبد اللہ سے القاسم الحضرمی سے صالح بن سہل سے ابی عبد اللہ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے فرماتے ہیں وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین فرمایا قتل علیؑ اور طعن حسنؑ ہیں اور لتعلن علوا کبیرا فرمایا کہ یہ قتل حسینؑ ہے (کامل الزیارات ص ۶۲)

عیاشی نے روایت کیا ہے عن صالح بن سہل سے ابی عبد اللہؑ فرمایا کہ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض

مرتین یعنی قتل علی و طعن حسن اور و لتعلن علوا کبرا قتل حسین اور فاذا جاء وعد اولها یعنی دم حسین کی مدد آئے گی (یعنی ایسی قوم جیسے اللہ تعالیٰ خروج قائم سے پہلے مبعوث فرمائیں گے وہ آل محمد کے لیے کوئی قصاص نہ چھوڑیں گے مگر اسے جلا دینگے) (یعنی خروج حسین دوسری مرتبہ ستر آدمیوں میں سے جو آپ کے ساتھ قتل ہوئے تھے ان پر سنہری خود ہونگے اور ہر خود کے دو چہرے ہونگے جو لوگوں تک یہ بات پہنچا رہے ہونگے کہ حسین اپنے ساتھیوں میں نکل آئے ہیں حتیٰ کہ اس میں مومنین کو شک نہ رہے گا اور یہ کہ نہ ہم دجال ہے اور نہ شطان ہے لیکن وہ امام جو کہ اب لوگوں کے درمیان میں موجود ہے چنانچہ جب لوگوں کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو جائے گی جم جائے گی کہ یہ حسین ہی ہیں اس میں شک نہ کریں گے اور حسین سے حجت القائم لوگوں کے درمیان پہنچ جائیں گے اور مومنین اسکی تصدیق کریں گے اور حجت کو موت آجائے گی پس جو اسکا غسل و کفن و خوشبو و قبر میں داخل کرنے کا متولی ہو گا وہ حسین ہونگے اور وصی کا متولی بھی وصی ہو سکتا ہے اور ابراہیم نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں پھر جناب حسین انکے بادشاہ ہونگے حتیٰ کہ انکی دونوں ابرو آنکھوں پر آگریں گے (تفسیر عیاشی ص ۲۸۱)

اور عیاشی سے ہی نقل ہے سے حران سے ابی جعفر فرمایا آپ پڑھا کرتے تھے بعثنا علیہم عبادنا ولی باس شدید پھر فرمایا وہ قائم اور آپ کے ساتھی ہونگے جو کہ شدید پکڑ رکھنے والے ہونگے (تفسیر عیاشی ص ۲۸۱)

الھوامش:

- (*) الحججة فیما نزل فی القائم الحججة علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
- (1) الاسراء - الایة: 4 - 6 .
 - (2) الروضة - ص 250 .
 - (3) کامل الزیارات - ص 62 .
 - (4) کامل الزیارات -- ص 64 .
 - (5) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 281 .
 - (6) المصدر السابق .

((عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدتُمْ عُدتُمْ)) (1) (*)

تمہارا رب قریب ہے کہ تم پر رحم کرے اور اگر تم پھرو ہی کرو گے تو ہم بھی پھرو ہی کریں گے اور ہم نے دوزخ کو کافروں کے لیے قید خانہ بنایا ہے

علي بن ابراهيم : في تفسيره المنسوب الى الصادق عليه السلام قال : ((عسى ربكم ان يرحمكم)) أي ينصركم على عدوكم ثم مخاطب بني امية فقال : ((و ان عدتم عدنا)) يعني عدتم بالسفيايى عدنا بالقائم من ال محمد عليه السلام ((و جعلنا جهنم للكافرين حصيراً)) أي حبساً يحصرون فيها (2) .

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ امام صادق کی طرف منسوب ہے فرمایا (عسی ربکم ان یرحمکم) یعنی کہ تمہاری مدد کریں گے تمہارے دشمن پر پھر بنو امیہ کو مخاطب فرمایا اور فرمایا ان عدتم عدنا یعنی اگر تم دوبارہ سفیانی لشکر لاؤ گے تو ہم بھی قائم من آل محمد کو دوبارہ لائیں گے و جعلنا جہنم لکافریں حصیرا یعنی ایسی قید جس میں وہ گھر جائیں گے (تفسیر قمی ص 14)

المواش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الاسراء - الآية : 8 .

(2) تفسير القمي - ج 2 ص 14 .

((وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا)) (1) (*)

اور جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرنا اور جو کوئی ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کے واسطے اختیار دے دیا ہے لہذا اقصاں میں زیادتی نہ کرے بے شک اس کی مدد کی گئی ہے

ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه: في كامل الزيارات قال: حدثني محمد بن الحسن بن احمد، عن محمد بن الحسن الصفار، عن العباس بن معروف، عن محمد بن سنان، عن رجل قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قوله تعالى: ((وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً)) قال: ذلك قائم آل (بيت) محمد عليهم السلام يخرج فيقتل بدم الحسين عليه السلام، فلو قتل اهل الارض لم يكن مسرفاً، وقوله: ((فلا يسرف في القتل)) أي لم يكن ليصنع شيئاً فيكون مسرفاً ثم قال ابو عبد الله عليه السلام: يقتل والله ذراري قتلة الحسين عليه السلام لفعال آبائهم (بفعال آبائه) (2).

ابن بابويه: قال: حدثنا احمد بن زياد بن جعفر الهمداني رضي الله عنه قال: حدثنا علي بن ابراهيم بن هاشم عن ابيه، عن عبد السلام بن صالح الهروي قال: قلت لابي الحسن علي بن موسى الرضا عليه السلام يا بن رسول الله ما تقول في حديث روي عن الصادق عليه السلام انه قال: اذا قام (خرج) القائم عليه السلام قتل ذراري قتلة الحسين عليه السلام بفعال آبائهم فقال عليه السلام: هو كذلك، فقلت فقول الله عزوجل: ((ولا تزر وازرة وزر اخرى))، ما معناه؟ فقال: صدق الله في جميع اقواله ولكن ذراري قتلة الحسين يرضون بفعال آبائهم ويفتخرون بها، ومن رضي شيئاً (كان) كمن اتاه، ولو ان رجلاً قتل في المشرق فرضي بقتله رجل في المغرب لكان الراضي عند الله عز وجل شريك القاتل، فانما يقتلهم القائم عليه السلام اذا خرج لرضاهم بفعل آبائهم، قال: فقلت له باي شيء يبدأ القائم منكم (اذا قام)؟ قال: يبدأ ببني شيبه فيقطع ايديهم لانهم سراق بيت الله عز وجل (3).

محمد بن يعقوب: عن علي بن محمد بن صالح، عن الحجال، عن بعض اصحابه، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل ((وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ)) قال: نزلت في الحسين عليه السلام لو قتل اهل الارض به ما كان مسرف (4).

علي بن ابراهيم: عن ابيه، عن عثمان بن سعيد، عن المفضل بن صالح، عن جابر، عن ابي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: ((وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً)) قال: نزلت في قتل الحسين عليه السلام (5).

العياشي: باسناده عن سلام بن المستنير، عن ابي جعفر عليه السلام في قوله ((وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُوراً)) قال: هو الحسين بن علي عليه السلام قتل مظلوماً ونحن اولياؤه والقائم عليه السلام منا اذا قام بثار الحسين عليه السلام فيقتل حتى يقال قد اسرف في القتل، قال: المسمى المقتول الحسين عليه السلام، وولي القائم عليه السلام، والاسراف في القتل ان يقتل غير قاتله، ((انه كان منصوراً)) فانه لا يذهب من الدنيا حتى ينتصر رجل من آل الرسول (رسول الله) صلى الله عليه وآله وسلم يملأ الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلم (6).

عنه: باسناده عن جابر، عن ابي جعفر عليه السلام قال: نزلت هذه الاية في الحسين عليه السلام: ((وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ)) قاتل الحسين ((انه كان منصوراً)) قال الحسين عليه السلام (7).

اپنے آباء کے فعل پر خوش تھے اور اس پر فخر کرتے تھے اور جو کسی بات کو پسند کرے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے خود کیا اور اگر کوئی آدمی مشرق میں قتل کرے اور مغرب میں کوئی آدمی اس پر راضی ہو خوش ہو تو اس پر خوش ہونے والا اللہ کے نزدیک قاتل کا شریک ہوتا ہے تو انکو قائم قتل کریں گے جب نکلیں گے بوجہ انکے آباء و جداد کے فعل پر خوش ہونے کے میں نے کہا کہ آپ میں سے جو قائم قیام کریں گے تو کس سے ابتداء کریں گے فرمایا کہ وہ بنی شیبہ سے ابتداء کریں گے انکے ہاتھ کاٹیں گے کیونکہ وہ اللہ کے گھر کے چور ہیں (عیون اخبار الرضا ص ۱۵۱)

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں عن سے علی بن محمد بن صالح سے الحال سے بعض اصحابہ سے ابی عبد اللہ فرمایا میں نے آپ سے اللہ کے فرمان کے بارے دریافت کیا (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ) تو فرمایا یہ حسناً کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ اگر وہ تمام اہل ارض کو قتل کر دیں تب بھی وہ زیادتی کرنے والے نہ ہوں گے (الروضہ ص ۲۵۵)

علی بن ابراہیم سے ابیہ سے عثمان بن سعید سے المفضل ابن الصالح سے جابر سے ابی جعفر اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے فرماتے ہیں (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا) فرمایا یہ حسن کے بارے نازل ہوئی ہے

عیاشی نے روایت کیا ہے سے سلام بن المستنیر سے ابی جعفر فرمان خداوندی کے بارے میں (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا) تو فرمایا یہ حسن بن علی ہیں جو کہ مظلوم قتل ہوئے ہم آپکے اولیاء ہیں اور قائم ہم میں سے ہو گا جب وہ قیام کرے گا تو حسین کا بدلہ لے گا اور قتال کریگا حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ اس نے قتل کرنے میں زیادتی کی ہے فرمایا کہ مقتول جس کا نام رکھا گیا ہے وہ حسین ہیں اور ان کے ولی قائم ہیں اور اسراف فی القتل یہ ہے کہ وہ غیر قاتل کو قتل کرے انہ کان منصور یعنی وہ دنیا سے نہ جائیں گے حتیٰ کہ پورا بدلہ لے لیں گے آل رسول کے مقتولین کا وہ زمین کو انصاف و عدل سے بھر دیں گے جیسے کہ پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (تفسیر عیاشی ص ۲۹)

اور ان سے ہی روایت ہے کہ جابر نے ابو جعفر سے نقل کیا ہے فرمایا کہ یہ آیت حسین کے بارے نازل ہوگی ہے (یعنی قاتل حسین کے قتل میں انہ کان منصور فرمایا حسین مراد ہیں) (تفسیر عیاشی ص ۲۹)

ان سے روایت عن حمران بھی ہے کہ ابو جعفرؑ سے میں نے عرض کیا اے ابن رسول اللہؑ حسن کے بیٹے دعویٰ کرتے ہیں کہ قائم ان میں سے ہونگے اور وہ ہی اصحاب الامر ہونگے اور ابن الخنفیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ ہونگے فرمایا اللہ ہمارے چچا حسن پر رحمت کرے بیشک حسن نے چالیس ہزار تلوار اس وقت نیام میں ڈال دی جب امیر المومنین مقتول ہوئے اور اسے معاویہ کے سپرد کر دی اور محمد بن علی کے ستر ہزار تلوار آپ کے قاتل کی اگر وہ سونت لیتے تو وہ بھی سونت لیتے جو ان سے نکلے تھے حتیٰ کہ سب مر جاتے اور حسینؑ نکلے اور اپنی جان ستر آدمیوں کے درمیان اللہ کے سپرد کر دی جو ہم سے آپ کے خون کا زیادہ حق رکھتے تھے ہم اللہ کی قسم صاحب الامر ہیں اور قائم ہم میں ہی قیام کریں گے اور سفاح و منصور ہم میں سے ہونگے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ (وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا) یعنی ہم حسین بن علی کے اولیاء ہیں اور آپ کے دین پر ہیں (تفسیر عیاشی ص ۲۹۱)

شرف الدین النجفی نے فرمایا بعض ثقہ لوگوں نے اپنی سند سے روایت کیا ہے بعض ہمارے حضرت سے کہ ابو عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا میں نے اللہ کے قول کے بارے پوچھا ((وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا)) فرمایا یہ حسینؑ کے بارے نازل ہوئی ہے کہ اگر آپ کا ولی تمام اہل ارض کو آپ کے بدلہ میں قتل کر دے تو وہ زیادتی والا نہ ہو گا اور آپ کا ولی قائم ہے (تاویل آیات الظاہرہ مخطوطہ)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

- (1) الاسراء - الایة 33.
- (2) کامل الزیارات - ص 63.
- (3) عیون اخبار الرضا - ص 151.
- (4) الروضة - ص 255.
- (5) لم نجدہ فی تفسیر القمی الموجود.
- (6) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 290.
- (7) المصدر السابق .

(8) تفسیر العیاشی - ج 2 ص 291 .

(9) تاویل الایات الظاہرة - مخطوط .

((وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا)) (1) (*)

اور کہہ دو کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا

محمد بن یعقوب : عن علي بن محمد ، عن علي بن العباس ، عن الحسن بن عبد الرحمن ، عن عاصم بن حميد ، عن ابي حمزة
عن ابي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل : ((وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا)) قال : اذا قام القائم عليه
السلام ذهب دولة الباطل (2) .

محمد بن یعقوب کی روایت ہے عن علی بن محمد سے علی بن عباس سے الحسنی بن عبد الرحمن سے عاصم بن حمید سے ابی حمزہ سے
ابی جعفرؑ اللہ کے فرمان **وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا** کے بارے میں فرمایا جب قائم قیام
فرمائیں گے تو باطل کی سلطنت ختم ہو جائے گی (الروضتہ ص ۲۸۷)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ .

(1) الاسراء - الایة 81 .

(2) الروضة - ص 287 .

((فَاحْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ)) (1) (*)

پھر جماعتیں آپس میں اختلاف کریں گی سو کافروں کے لیے ایک بڑے دن کے آنے سے خرابی ہے

العیاشی : باسناده عن جابر الجعفی ، عن ابی جعفر علیہ السلام یقول : الزم الارض لا تحرك يدك ولا رجلك ابداً حتى ترى علامات اذکرها لك فی سنة ، وترى منادیا ینادی بدمشق ، وخسف بقریة من قراها ، وتسقط طائفة من مسجدھا ، فاذا رایت الترك جاوزھا فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة ، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة ، وهي سنة اختلاف فی كل ارض من ارض العرب وان اهل الشام یختلفون عند ذلك علی ثلاث رایات ، الاصب ، الابقع ، والسفیانی مع بنی ذنب الحمار مضر و مع السفیانی احواله (من) كلب فیظهر السفیانی ومن معه علی بنی ذنب الحمار حتی یقتلوا قتلاً لم یقتله شیء قط و یحضر رجل بدمشق فیقتل هو ومن معه قتلاً (لم یقتله شیء قط) و هو من بنی ذنب الحمار ، و هي الایة التي یقول الله تبارک وتعالی : ((فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ)) (2).

(والحدیث طویل تقدم بتمامه فی قوله تعالی : ((فاستبقوا الخیرات ایما تكونوا یات بكم الله جمیعاً)) من سورة البقرة و ان هذه الایة : ((فاستبقوا الخیرات)) نزلت فی القائم علیہ السلام واصحابه وسیاتی ان شاء الله تعالی حدیث فی الایة فی قوله تعالی : ((ان نشأ نزل علیهم من السماء اية فظلت اعناقهم لها خاضعین)) من سورة الشعراء(3).

عیاشی نے روایت کیا ہے عن جابر الجعفی سے ابی جعفرؑ فرماتے ہیں کہ زمین کو لپٹ جاؤ نہ ہاتھ ہلاؤ اور نہ کبھی اپنا پاؤں ہلاؤ حتی کہ تم ان علامات کو دیکھو جو میں سال کے دوران ابھی ذکر کرتا ہوں اور تو منادی کو دمشق میں ندا دیتا دیکھے اور تو اسکی بستوں میں ایک بستی میں دھنسا یا جانے کا عذاب دیکھے اور اسکی مسجد کا ایک حصہ گر جائے گا جب تو دیکھے کہ ترک والے اس سے تجاوز کر آئے ہیں تو وہ ترکی آئینگے اور جزیرہ میں اتریں گے اور رومی آئینگے اور وہ رملہ میں اتریں گے اور یہ ہر علاقے میں اختلاف کا سال ہوگا عرب کی زمینوں میں سے اہل شام بھی اس وقت تین جھنڈوں میں الگ الگ ہو جائیں گے ایک اصحاب (سفید سرخی مائل) اور الابقع (سیاہ سفید دھاری دار) اور تیسرا سفیانی جو کہ ذنب الحماء مضر کی اولاد کے ساتھ ہوگا اور سفیانی کے ساتھ اسکے ماموں بنی کلب کے ہونگے چنانچہ سفیانی ظاہر ہوگا اور اسکے ہمراہ بنی ذنب الحماء پر غالب آئینگے حتیٰ کہ انکو خوب قتل کریں گے کہ ایسا قتل کبھی نہ ہوگا اور ایک آدمی دمشق میں ظاہر ہوگا اور وہ بھی قتل کرے گا اور اسکے ساتھی بھی ایسا قتل کہ کسی نے ایسا نہ کیا ہوگا اور وہ آدمی بنی ذنب الحماء میں سے ہوگا اور یہ آیت کا مطلب ہے ((فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ)) (تفسیر عیاشی ص ۶۴)

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) مریم - الایۃ: 37.

(2) تفسیر العیاشی - ج 1 ص 64 .

(3) ما بین القوسین من کلام المؤلف رہ وقد مر الحدیث ذیل الایۃ المرقمۃ 2.

((حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا))

(*)

یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھیں گے جس کا انہیں نے وعدہ دیا گیا تھا یا عذاب یا قیامت تب معلوم کر لیں گے مرتبے میں کون برا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے

محمد بن یعقوب : عن محمد بن یحییٰ ، عن سلمة بن الخطاب، عن الحسن بن عبد الرحمن ، عن علي بن ابي حمزة ، عن ابي

بصير عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : ((واذا تتلى عليهم اياتنا بينات قال الذين كفروا للذين آمنوا اي

الفريقين خير مقاماً واحسن ندياً)) قال : كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم دعا قريشاً الى ولايتنا فنفروا وانكروا :

((فقال الذين كفروا)) من قريش ((للذين امنوا)) والذين اقروا لامير المؤمنين ولنا اهل البيت ((اي الفريقين خير مقاماً واحسن

ندياً)) تعبيراً منهم فقال الله عز وجل رداً عليهم ((وكم اهلكنا قبلهم من الامم السالفة - ((هم احسن اثاثاً ورثياً)) قلت

قوله : ((من كان في الضلالة فليمدد له الرحمن مداً)) قال : كلهم كانوا في الضلالة لا يؤمنون بولاية امير المؤمنين عليه السلام ولا

بولايتنا فكانوا ضالين مضلين فيمد لهم في ضلالتهم و طغيانهم حتى يموتوا فيصيرهم (الله) شراً مكاناً واضعف جندا ، قلت : قوله:

((حتى اذا رآوا ما يوعدون)) فهو خروج القائم عليه السلام و هو الساعة فسيعلمون ذلك اليوم و ما نزل بهم من الله على يديه وليه

(قائمة)، فذلك قوله: ((من هو شر مكاناً)) - يعني عند القائم- ((و اضعف جندا)) قلت: قوله: ((ويزيد الله الذين اهتدوا هدى))؟

قال : يزيدهم ذلك اليوم هدى على هدى باتباعهم القائم عليه السلام حيث لا يجحدونه ولا ينكرونه قلت : قوله ((لا ملون

الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهداً))؟ قال : الا من دان الله بولاية امير المؤمنين والائمة من ولده (بعده) عليهم السلام فهو العهد

عند الله ، قلت: قوله: ((ان الذين امنوا و عملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن وداً))؟ قال: ولاية امير المؤمنين عليه السلام هي الود

الذي قال الله تعالى ، قلت : قوله: ((فانما يسرناه بلسانك لتبشر به المتقين و تنذر به قوما لداً))؟ قال : انما يسره الله على لسانه

حين اقام امير المؤمنين عليه السلام علماً فبشر به المؤمنين و انذر به الكافرين و هم الذين ذكرهم الله في كتابه ((لدا)) اي كفاراً).

محمد بن یعقوب راوی ہے عن محمد بن یحییٰ سے سلمہ بن خطاب سے الحسن بن عبد الرحمن سے علی بن ابی حمزہ سے ابی بصیر سے

ابی عبداللہ ارشاد خداوندی کے بارے میں فرماتے ہیں (واذا تتلى عليهم اياتنا بينات قال الذين كفروا للذين آمنوا اي الفريقين خير مقاماً واحسن ندياً): فرمایا رسول اللہ نے قریش کو ہماری ولایت کی طرف دعوت دی تو انہوں نے نفرت کی اور برا جانا (فقال الذين كفروا) جنہوں نے امیر المؤمنینؑ کی ولایت کا اقرار کیا تھا (اي الفريقين خير مقاماً واحسن ندياً) عار دلاتے ہوئے یہ بات کہی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رد کرتے ہوئے فرمایا ((وكم اهلكنا قبلهم من قرن) یعنی سابقہ امتوں میں سے ((هم احسن ائنانا ورياً تو میں نے عرض کیا قول خداوندی ہمن كان في الضلالة فليمدد له الرحمن مدا فرمایا کہ سب کے سب گمراہی میں تھے جو کہ ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرتے تھے اور نہ ہی ہماری ولایت کو مانتے تھے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے تھے پس اللہ تعالیٰ ان کو انکی گمراہی میں مدت لمبی کر دیتے ہیں اور سرکشی میں مہلت دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ مرجاتے ہیں اس کا انکے لیے بدترین مقام بناتے ہیں اور کمزور ترین لشکر بناتے ہیں: میں نے پھر کہا اللہ کا فرمان ہے حتیٰ اذا رأوا ما يوعدون): فرمایا کہ یہ قائم علیہ السلام کا ظہور ہے اور وہ قیامت ہوگی پس اس دن وہ جان لیں گے جو ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوگی آپ کے ولی اور قائم کے ہاتھوں پر اور پھر میں نے کہا یزید اللہ الذین اهدوا ہدی کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ انکے لیے اس دن ہدایت پر ہدایت زیادہ ہو جائے گی قائم کی اتباع کی وجہ سے کہ وہ اسکا انکار نہ کریں گے اور اس سے کراہت نہ کریں گے میں نے پھر عرض کیا قول خداوندی ہے لالا ملون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عهداً: فرمایا مگر وہ جو امیر المؤمنینؑ اور آپکی اولاد کے ائمہؑ کی ولایت کو مان لیں یہ ہی اللہ کے ہاں عہد ہے میں پھر عرض کیا ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لهم الرحمن ودا: فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ کی ولایت ہی وہ وہ ہے جو کہ اللہ نے فرمایا ہے پھر میں نے عرض کیا فانما یسرناہ بلسانک لبشر بہ المتقین و تنذر بہ قوما لدا: تو فرمایا اللہ نے آپکی زبان پر آسان فرمایا ہے جب امیر المؤمنینؑ کو بطور علم کھڑا کیا پس اس سے مسلمانوں کو خوشخبری دیدیں اور کافرین کو ڈرائیں اور یہ ہی وہ لوگ ہیں جنکو اللہ نے اپنی کتاب میں لدا کہا ہے یعنی کافر مراد ہیں (کافی ج ۱ ص ۴۳۱)

الھوامش:

(*) الخیجة فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) مریم - الایة : 75 .

((يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا)) (1) (*)

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور پیچھے ہے اور ان کا علم اسے احاطہ نہیں کر سکتا

علي بن ابراهيم: في تفسيره المنسوب الى الصادق عليه السلام قال: قال: ((ما بين ايديهم)) ما مضى من اخبار الانبياء ((وما خلفهم)) من اخبار القائم عليه السلام (2)

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ جعفر صادق کی طرف منسوب ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا **بَيْنَ أَيْدِيهِمْ** سے مراد جو سابقہ گزر چکی ہیں انبیاء کی خبروں میں سے اور **وَمَا خَلْفَهُمْ** یعنی قائم کی خبریں (تفسیر قمی ص ۶۲)

المواضع:

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) طه - الآية 110.

(2) تفسير القمي - ج 2 ص 62.

((وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا)) (1) (*)

اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے بھی عہد لیا تھا پھر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں پختگی نہ پائی

محمد بن يعقوب: عن الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن جعفر بن محمد بن عبيد الله، عن محمد بن عيسى القمي، عن محمد بن سليمان، عن عبد الله بن سنان، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ** من كلمات في محمد وعلي والحسن والحسين والأئمة من ذريتهم عليهم السلام (فنسي) (ولم نجد له) (2) عزمًا)) هكذا والله نزلت على محمد صلى الله عليه وآله وسلم. (3)

عنه: عن عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن مفضل بن صالح، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا** قال: عاهدنا اليه في محمد والأئمة من بعده عليهم السلام

فترك ولم يكن له عزم انهم هكذا، وانما سمي اولوا العزم اولى العزم، لأنه عهد إليهم في محمد والأوصياء من بعده عليهم السلام، والمهدي وسيرته، وأجمع عزمهم على ان ذلك كذلك والإقرار به (4)

ورواه ابن ابراهيم: عن أحمد بن ادريس، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم، عن المفضل بن صالح، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام مثله. (5)

ورواه ابن بابويه: عن أبيه، عن سعد بن عبد الله، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن المفضل بن صالح، عن جابر بن يزيد، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَتَسِيٍّ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا** وذكر الحديث إلى آخره. (6)

الشيخ المفيد: باسناده عن عمران بن أعين، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: أخذ الله الميثاق على النبيين وقال: ألسنتُ بربكم؟ قالوا بلى، وان هذا محمداً رسولاً وان علياً أمير المؤمنين والأوصياء من بعده عليهم السلام ولاية أمري وخزان علمي وان المهدي عليه السلام أنتصر به لديني وأظهر به دولتي وأنتقم به من أعدائي وأعبد به طوعاً وكرهاً، قالوا أقرنا ربنا وشهدنا ولم يجحد آدم ولم يقر، فثبتت العزيمة هؤلاء الخمسة في المهدي عليه السلام، ولم يكن لآدم عزيمة على الإقرار، وهو قول الله تبارك وتعالى: **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَتَسِيٍّ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا**. (7)

ابن شهر آشوب: عن الباقر عليه السلام في قوله تعالى: **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَتَسِيٍّ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا** قال: كلمات في محمد وعلي والحسن والحسين والأئمة عليهم السلام من ذريتهم، كذا نزل على محمد صلى الله عليه وآله وسلم (8)

محمد بن يعقوب راوی ہے عن الحسن بن محمد سے معلی بن محمد سے جعفر بن محمد بن عبید اللہ سے محمد بن عیسیٰ القمی سے محمد بن سلیمان سے عبد اللہ بن سنان سے ابی عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے فرماتے ہیں **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ** یعنی چند کلمات محمد و علی و الحسن و الحسین اور انکی اولاد میں سے ائمہ کے بارے میں لیکن آدم بھول گئے اور ہم نے اس بارے میں اسکی طرف سے کوئی عزم وارد نہ پایا اللہ کی قسم اسی طرح محمد پر نازل ہوئی ہے (الکافی ص ۴۱۶)

اور ان سے ہمارے متعدد حضرات کی روایت ہے عن احمد بن محمد سے علی بن حکم سے مفضل بن صالح سے جابر سے ابی جعفر اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں **وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَتَسِيٍّ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا** فرمایا کہ ہم نے محمد اور انکے بعد آنے والے ائمہ کرام کے بارے عہد لیا تو آپ نے وہ چھوڑ دیا اور اسکا آپ نے ارادہ نہ کیا تھا کہ وہ ایسے ہونگے اور اولوا العزم انبیاء و رسل کو اولوا الزہم اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان سے محمد اور آپ کے بعد والے اوصیاء کے بارے عہد لیا گیا تھا اور مہدی اور ان کی سیرت کے بارے بھی عہد لیا گیا تھا تو سب نے اپنے ارادہ سے اس پر اتفاق کیا تھا اور اس طرح اسکا

اقرار بھی کیا تھا (الکافی ص ۴۱۶)

اور ابن ابراہیم نے بھی اسکو روایت کیا ہے عن احمد بن ادریس سے احمد بن محمد سے علی بن حکم سے المفضل بن صالح سے جابر سے ابی جعفرؑ اس میں بھی حدیث اسی طرح ہے (تفسیر قمی ص ۶۵)

اور ابن بابویہ نے روایت کی ہے عن ابیہ سے سعد بن عبد اللہ سے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے علی بن الحکم سے المفضل بن صالح سے جابر بن یزید سے ابی جعفرؑ اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں **وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ وَكَلَّمَ نَجِدُ لَهُ عَزْمًا** اور باقی حدیث مکمل ذکر کی ہے

شیخ المفید نے روایت کیا ہے عن حمران بن اعین سے ابی حمزہ سے ابی جعفرؑ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے عہد لیا اور فرمایا الست برکم قالوا بلی اور فرمایا کہ یہ محمد میرا رسول ہوگا اور علی امیر المؤمنین ہوگا اور انکے بعد انکے وصی میرے امر کے والی ہونگے اور میرے علم کے جمع کرنے والے ہونگے اور مہدیؑ کہ ذریعہ میں اپنے دین کا بدلہ لیں گا اور اپنی سلطنت ظاہر کروں گا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور میری عبادت اسکی وجہ سے طوعاً و کرہاً ہوگی تو سب انبیاء نے کہا تھا کہ ہم اے ہمارے رب اسکا اقرار کرتے ہیں اور شہادت دیتے ہیں آدم نے نہ انکار کیا اور نہ ہی شہادت دی تو ان پانچ کے لیے مہدیؑ کے بارے میں عزمیت ثابت ہوئی اور آدم میں عزمیت نہ تھی اقرار پر اور یہ ہی اللہ کا قول ہے **وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ وَكَلَّمَ نَجِدُ لَهُ عَزْمًا**

ابن شہر آشوب امام باقرؑ سے روایت کرتا ہے ارشاد الھی کے بارے **وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ وَكَلَّمَ نَجِدُ لَهُ عَزْمًا** فرمایا کہ چند کلمات تھے محمدؑ و علیؑ و حسنؑ و حسینؑ اور دیگر انکی اولاد میں سے ائمہ کرام کے بارے میں اسی طرح محمدؑ پر قرآن مجید میں اترا تھا

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) طہ: 115.

(2) لیس فی المصدر.

(3) الکافی - ج 1 ص 416.

(4) المصدر السابق.

(5) تفسیر القمی - ج 2 ص 65.

(6) لم أجدها في كتب الشيخ الصدوق رحمه الله الموجودة.

(7) لم أجدها في كتب الشيخ المفيد رحمه الله الموجودة.

(8) لم أجدها في كتبه الموجودة.

(فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى) (1) (*)

تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھی راہ پر کون ہے اور ہدایت پانے والا کون ہے

محمد بن العباس بن المہیار: في تفسيره فيما نزل في أهل البيت عليهم السلام: قال: حدثنا محمد بن همام، عن محمد بن اسماعيل العلوي، عن عيسى بن داوود النجار، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام، قال: سألت أبي عن قول الله عز وجل: (فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى) قال الصراط (السوي) هو القائم عليه السلام، والهدى من اهتدى إلى طاعته، ومثلها في كتاب الله عز وجل: (وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى) قال: إلى ولايتنا (2) (وفي كثير من الروايات انها في الأئمة وولايتهم عليهم السلام، والروايات مذكورة في كتاب البرهان) (3)

محمد بن العباس سے الماھیاری اپنی تفسیر جو ان آیات کے بارے میں ہے جو کہ اہل بیت کے بارے نازل ہوئیں فرمایا حدیثاً محمد بن ہمام سے محمد بن اسماعیل العلوی سے عیسیٰ بن داؤد النجار سے ابی الحسن موسیٰ بن جعفر فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی سے اس آیت کے بارے سوال کیا **فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى**: تو فرمایا الصراط السوی تو قائم

ہے اور ہدایت سے مراد جو اسکی اطاعت کی طرف رہنمائی پالے اور ایسا اللہ کی کتاب میں ہے کہ **(وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ**

وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى) فرمایا مراد ہماری ولایت کی طرف ہدایت اور رہنمائی ہے: (تاویل آیات الظاہرہ مخطوطہ)

بہت سی روایات میں ہے کہ یہ آئمہ کے بارے میں ہیں اور انکی ولایت کے بارے ہے وہ تمام روایات کتاب البرهان میں

موجود ہیں

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحججة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) طه: 135.

(2) تأويل الآيات الظاهرة — مخطوط.

(3) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

((وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ * فَلَمَّا أَحْسُوا بِأَسْنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ * لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ * قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ * فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ)) (1) (*)

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ظالم تھیں غارت کر دیا ہے اور ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو وہ فوراً وہاں سے بھاگنے لگے مت بھاگو اور لوٹ جاؤ جہاں تم نے عیش کیا تھا اور اپنے گھروں میں جاؤ تاکہ تم سے پوچھا جائے کہنے لگے ہائے ہماری کم بختی بے شک ہم ہی ظالم تھے سو ان کی یہی پکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایسا کر دیا جس طرح کھیتی کٹی ہوئی ہو اور وہ بچھ کر رہ گئے

محمد بن یعقوب: عن علي بن ابراهيم، عن أبيه، عن ابن فضال، عن ثعلبة بن ميمون، عن بدر بن خليل الأسدي، قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: في قول الله عز وجل: (فَلَمَّا أَحْسُوا بِأَسْنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ * لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ) قال: إذا قام القائم عليه السلام وبعث إلى بني أمية بالشام هربوا إلى الروم، فيقول لهم الروم لا ندخلتكم حتى تتصروا، فيعلقون في أعناقهم الصلبان فيدخلوهم، فإذا نزل بحضرهم أصحاب القائم عليه السلام طلبوا الأمان والصلح فيقول أصحاب القائم لا نفعل حتى تدفوا إلينا من قبلكم (منا)، قال: فيدفعوهم إليهم فذلك قوله: (لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ) قال: يسألوهم الكنوز وهم أعلم بها، قال فيقولون: (يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ * فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ) بالسيف (وهم سعيد بن عبد الملك الأموي صاحب (2) سعيد بالرحبة).

محمد بن العباس: قال: حدثنا علي بن عبد الله بن أسد، عن إبراهيم بن محمد الثقفي، عن إسماعيل بن بشار، عن علي بن جعفر الحضرمي، عن جابر قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل: (فَلَمَّا أَحْسُوا بِأَسْنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ) قال ذلك عند قيام القائم عليه السلام. (3)

عنه: قال: حدثنا الحسين بن أحمد، عن محمد بن عيسى، عن يونس بن منصور، عن إسماعيل بن جابر، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: (فَلَمَّا أَحْسُوا بِأَسْنَا) (قال: خروج القائم عليه السلام) (إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ) قال: الكنوز التي كانوا يكتنون، (قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ * فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ) لا يبقى منهم عين تطرف. (4)

العیاشی: یاسنادہ عن عبد الأعلى الحلبي، قال: قال أبو جعفر عليه السلام في حديث يذكر فيه خروج القائم عليه السلام قال في الحديث: لكأني أنظر إليهم (يعني القائم عليه السلام وأصحابه) (5) مصعدين من نجف الكوفة ثلاثمائة وبضعة عشر رجلاً كأن في قلوبهم زبر الحديد، جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره يسير الرعب أمامه شهراً وخلفه شهراً أمده الله بخمسة آلاف من الملائكة مسؤمين.

حتى إذا صعد النجف قال لأصحابه: تعبدوا ليلتكم هذه، فيبيتون بين راعع وساجد يتضرعون إلى الله حتى إذا أصبح قال: خذوا بنا طريق النخيلة، وعلى الكوفة خندق مخندق (جند مجند)، قلت: خندق مخندق (جند مجند) قال: اي والله، حتى ينتهي إلى مسجد إبراهيم عليه السلام بالنخيلة فيصلي ركعتين فيخرج إليه من كان بالكوفة من مرجئها وغيرهم من جيش السفياي، فيقول لأصحابه: استطردوا لهم، ثم يقول كروا عليهم.

قال أبو جعفر عليه السلام: ولا يجوز والله الخندق منهم مخبر، ثم يدخل الكوفة ولا يبقى مؤمن إلا كان فيها أوحناً إليها، وهو قول أمير المؤمنين عليه السلام، ثم يقول لأصحابه سيروا إلى هذه الطاغية فيدعوه إلى كتاب الله وسنة نبيه عليه الصلاة والسلام، فيعطيه السفياي من البيعة مسلماً، فيقول له كلب وهم اخواله: (ما) هذا ما صنعت؟ والله ما نبايعك على هذا أبداً، فيقول: ما أصنع؟ فيقولون: استقبله فيستقبله، (ثم يقول له القائم عليه السلام: خذ حذرک فإنی اذیت إليك وأنا مقاتلك، فيصبح فيقاتلهم) فيمنحه الله اکتافهم، ويأتي (يأخذ) السفياي أسيراً فينطلق به ويذبحه بيده.

ثم يرسل جريدة خيل إلى الروم فيستحذرون (فيستحذرون) بقية بني أمية، فإذا انتهوا إلى الروم قالوا: اخرجوا إلينا أهل ملتنا عندكم، فيأبون ويقولون: والله لا نفعل، فتقول الجريدة: والله لو أمرنا لقاتلناكم، ثم ينطلقون إلى صاحبهم فيعرضون ذلك عليه فيقول: انطلقوا فاخرجوا إليهم أصحابهم فإن هؤلاء قد اتوا بسلطان (عظيم) وهو قول الله: **فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ * لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ** قال: يعني الكنوز التي كنتم تكتزون، قالوا يا ويلنا إنا كنا ظالمين * فما زالت تلك دعوهم حتى جعلناهم حصيداً خامدين لا يبقى منهم مخبر. (6)

(والحديث طويل تقدم بطوله في قوله تعالى: **(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِئْتَةً)** من سورة الأنفال) (7)

محمد بن یعقوب سے علی بن ابراہیم سے ابراہیم سے ابیہ سے ابن فضال سے ثعلبہ بن میمون سے بدر بن خلیل الاسدی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے سنا وہ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں **(فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ * لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ)** تو فرمایا جب قائم کا قیام ہوگا اور وہ شام میں بنی امیہ کی طرف بھیجے جائیں گے تو وہ روم کی طرف بھاگ جائیں گے تو روم انکو کہیں گے کہ ہم اس میں مداخلت نہیں کرتے جب تک کہ تم نصرانی نہ بنو پس وہ اپنی گردنوں میں صلیبیں لٹکالیں گے اور ان میں داخل ہو جائیں گے پس جب قائم انکے دربار میں جائیں گے تو وہ صلح اور امان کا مطالبہ کریں گے تو قائم کے ساتھی کہیں گے ہم ایسا نہ کریں گے حتیٰ کہ تم ہمیں ہمارے وہ آدمی

دے دو جو تمہاری طرف ہیں فرمایا کہ پھر وہ انہیں حوالے کر دینگے پس یہ ہی مطلب ہے اللہ کے قول کا (لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِينِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ) فرمایا وہ ان سے خزانوں کے بارے پوچھیں گے جن کو وہ جانتے ہونگے فرمایا وہ پھر کہیں گے (يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ * فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ) یعنی تلوار سے اور سعید بن عبد الملک اموی اور سعید کا ساسا تھی ہوگا جو کہ رجبہ میں ہونگے (الروضۃ ص ۵۱)

ان سے ہی روایت ہے حدیثنا لحسین بن احمد سے محمد بن عیسیٰ سے یونس بن منصور سے اسماعیل بن جابر سے ابی عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے فرماتے ہیں فَلَمَّا أَحْسَنُوا بِأَسْنَانَا فَرَمَايَا كَخُرُوجِ قَائِمٍ أَوْ إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ فرمایا کہ یہ وہ خزانے ہیں جو کہ وہ جمع کئے ہوئے تھے (قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ * فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا بِالسَّيْفِ) یعنی تلوار سے حتیٰ کہ ان میں کوئی آنکھ جھپکنے والی بھی نہ رہے گی (تاویل الآيات الظاهره مخطوطه)

محمد بن عباس فرماتے ہیں کہ حدیثنا علی بن عبد اللہ بن اسد سے ابراہیم بن محمد ثقفی سے اسماعیل بن بشار سے علی بن جعفر الحضرمی سے جابر فرمایا کہ میں نے ابو جعفرؑ سے سوال کیا اللہ کے فرمان کے بارے (فَلَمَّا أَحْسَنُوا بِأَسْنَانَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ): فرمایا کہ یہ قائم کے قیام کے وقت ہوگا (تاویل آیات الظاهر و مخطوطه)

عیاشی نے اپنی سند سے عبد الہی الحلبي سے نقل کیا ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا ایک حدیث میں جس میں قائم کے خروج کے متعلق ذکر کیا گیا ہے حدیث میں فرمایا کہ گویا میں انکی طرف یعنی اصحاب قائم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ تین سو سے زیادہ آدمی نجف کوفہ سے اوپر کی طرف چڑھ رہے ہیں ایسے لگتے ہیں جیسے کہ ان کے دلوں میں لوہے کی تختیاں ہیں جبرائیل انکے دائیں اور میکائیل انکے بائیں اور رعب انکے آگے ایک ماہ کی مسافت پر چلے گا اور ایک ماہ کی مسافت پر انکے پیچھے رعب ہوگا اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتوں کے ذریعہ (جو کہ نشان زدہ ہونگے) انکی مدد کریں گے چنانچہ جب وہ نجف پر چڑھیں گے تو اپنے ساتھیوں سے فرمائیں گے اپنی تمام رات عبادت کرو چنانچہ وہ رکوع سجدہ میں اللہ کے سامنے گڑ گڑاتے ہوئے رات گزاریں گے حتیٰ کہ صبح ہوگی تو فرمائیں گے کہ طریق نخیلہ کو اختیار کرو اور کوفہ پر خندق کھودی ہوئی ہوگی میں نے کہا خندق کھودی ہوئی ہوگی پھر فرمایا ہاں اللہ کی قسم چنانچہ پھر وہ مسجد ابراہیم کی طرف پہنچیں گے مقام نخیلہ پر وہاں پر دور کعت پڑھیں گے تو

جو بھی کوفہ میں ہو گا مرجیہ اور سفیانی لشکر وغیرہ میں سے وہ سب آپ کی طرف نکل آئیں گے تو آپ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے انکو بھگاؤ اور پھر ان پر حملہ کرو ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کوئی خبر دینے والا خندق کو عبور نہ کر سکے گا پھر آپ کوفہ میں داخل ہونگے تو کوئی مومن باقی نہ رہے گا جو اس میں ہو گا مگر وہ آپ کی طرف غبت کر کے آجائے گا تو آپ امیر المومنینؑ کا قول بھی یہ ہی ہے کہ پھر وہ قائم اپنے ساتھیوں سے فرمائیں گے اس سرکش جماعت کی طرف چلو آپ انکو اللہ کی کتاب اور سنت نبیؐ کی دعوت دینگے تو سفیانی آپ کی بیعت کا انکار کر دیں گے اور آپ کے خلاف صف آراء ہو جائیں گے چنانچہ صبح تک وہ اس سے قتال کریں گے تو اللہ تعالیٰ انکے کندھے بھاری کر دیں گے اور سفیانی قید ہو جائے گا پس آپ اسے لے چلیں گے اور اسے ذبح کر دیں گے پھر روم کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے تاکہ وہ بقیہ بنو امیہ کو حاضر کریں جب وہ روم کے پاس جائیں گے تو کہیں گے کہ ہمارے دین والے جو تمہارے پاس ہیں وہ نکالو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے اللہ کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے تو گھوڑوں پر سوار دستہ یہ کہے گا اللہ کی قسم اگر ہمیں حکم ہوتا تو تم سے قتال کرتے پھر انکے امر کی طرف جائیں گے اور اس پر یہ پیش کریں گے تو وہ کہے گا کہ چلو اور انکے ساتھی حوالے کرو بیشک یہ بہت بڑے بادشاہ کو لے کر آئے ہیں اور وہ قول خداوندی ہے (فَلَمَّا أَحْسَبُوا أَنَسْنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ * لَا تَرَكَضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُونَ) فرمایا مراد انکے خزانے ہیں جنکو وہ جمع کرتے رہے (قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ * فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا حَامِدِينَ) گویا کوئی منجر بھی باقی نہ بچے گا (تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۵۶)

المواش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الأنبياء: 11 – 15.

(2) لیس فی المصدر، الروضة: ص 51.

(3) تأویل الآیات الظاہرة – مخطوط.

(4) المصدر السابق.

(5) ليس في المصدر.

(6) تفسير العياشي — ج 2 ص 56.

(7) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

((وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ)) (1) (*)

اور البتہ تحقیق ہم نصیحت کے بعد زبور میں ذکر کر چکے ہیں کہ بے شک زمین کے وارث ہم اپنے نیک بندوں کو ہی بنائیں گے

علي بن إبراهيم: في تفسيره المنسوب إلى الصادق عليه السلام في معنى الآية قال: قال: الكتب كلها ذكر (الله) (2) (أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ) قال: القائم عليه السلام وأصحابه (3)

محمد بن العباس: قال حدثنا: احمد بن محمد بن احمد بن الحسن (عن أبيه) عن الحسين بن محمد بن عبد الله بن الحسن عن أبيه، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قوله عز وجل: (أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ) هم أصحاب المهدي عليه السلام آخر الزمان (4) الطبرسي: قال أبو جعفر عليه السلام: هم أصحاب المهدي في آخر الزمان (5) (ومن معنى الآية أيضاً: هم آل محمد عليهم السلام والرواية به في كتاب البرهان) (6)

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ صادق کی طرف منسوب ہے آیت کا معنی یہ کرتے ہیں کہ ساری کتاب اللہ کا ذکر ہے اُنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ فرمایا کہ یہ قائم و آپ کے اصحاب ہیں تفسیر قمی ص ۷۷

محمد بن عباس راوی ہے قال حدثنا احمد بن محمد بن احمد بن الحسن من الحسين بن محمد بن عبد الله بن الحسين من ابيه من ابى جعفر نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول ہے اَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ: یہ مہدی کے اصحاب آخر زمان میں ہونگے (تاویل الآيات الظاهره مخطوطه)

طبرسی نے روایت کیا ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا یہ آخر زمان میں مہدی کے اصحاب ہونگے (تفسیر مجمع البیان ص ۶۶)

الهوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الأنبياء: 105.

(2) ليس في المصدر.

(3) تفسير القمي — ج 2 ص 77.

(4) تأويل الآيات الظاهرة في فضائل العترة الطاهرة، مخطوط.

(5) تفسير مجمع البيان — ج 7 ص 66.

(6) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

((أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ*)) (1) (*)

جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر

قادر ہے

محمد بن العباس: قال: حدثنا الحسين بن أحمد المكي (المالكي) عن محمد بن عيسى، عن يونس عن مشي الخناط، عن عبد الله بن عجلان، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: (أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ) قال في القائم عليه السلام وأصحابه. (2)

علي بن إبراهيم: قال: حدثني أبي، عن ابن أبي عمير، عن ابن مسكان: عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله: (أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ) قال: (إنَّ العامة يقولون نزلت في رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما أخرجته قريش من مكة، وإنما هو القائم عليه السلام (هي للقائم) إذا خرج يطلب بدم الحسين عليه السلام، وهو قوله: نحن أولياؤكم في الدم وطلب الدية (أولياء الدم وطلاب الدية). (3)

(روي أيضاً ان الآية في آل محمد عليهم السلام وفي علي والحسن والحسين عليهم السلام والروايات في كتاب البرهان) (4)

محمد بن عباس راوی ہے قال حدثنا الحسين بن احمد المكي المالكي سے محمد بن عيسى سے يونس سے مشي الخناط سے عبد الله بن عجلان سے ابی جعفر اللہ عزوجل کے قول کے بارے فرماتے ہیں لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ

لَقَدِيرٌ: فرمایا کہ یہ قائم اور آپ کے اصحاب کے بارے میں ہے (تأويل الآيات الظاهرة في فضائل العترة مخطوطه)

علی بن ابراہیم راوی ہے قال حدثني ابی سے بن ابی عمیر سے ابن مسکان سے ابی عبد اللہ قول خداوندی کے بارے فرماتے

ہیں لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ: فرمایا کہ عام لوگ کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ کے

بارے میں نازل ہوئی جبکہ آپ کو قریش مکہ نے نکالا حالانکہ یہ قائم کے لیے ہے جب وہ خون حسین کا مطالبہ لیکر نکلیں گے

اور یہ ہی مطلب ہے اس قول کا (نحن أولياؤكم في الدم وطلب الدية) کہ ہم تمہارے مددگار ہیں خون اور طلب دیت ہیں یعنی خون کے طالب ہیں اور دیت کے طالب ہیں (تفسیر قمی ص ۸۴)

الموامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الحج: 39.

(2) تأويل الآيات الظاهرة في فضائل العترة الطاهرة، مخطوط.

(3) تفسیر القمی ج 2 ص 84.

((الَّذِينَ إِن مَكَتْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ) (1) (*))

وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں اور برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے

محمد بن العباس: قال: حدثنا محمد بن الحسين بن حميد، عن جعفر بن عبد الله (الكوفي) (2) عن كثير بن عياش، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: (الَّذِينَ إِن مَكَتْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ) قال: هذه لآل محمد المهدي عليه السلام وأصحابه يملكهم الله مشارق الأرض ومغاربها ويظهر الدين، ويميت الله عز وجل به وأصحابه البدع والباطل كما أمات السفهة الحق حتى لا يرى أثر من الظلم، وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ. (3)

علي بن إبراهيم: قال: في رواية أبي الجارود عن أبي جعفر عليه السلام (في قوله): (الَّذِينَ إِن مَكَتْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ) فهذه (الآية) لآل محمد عليهم السلام إلى آخر الآية والمهدي وأصحابه يملكهم الله مشارق الأرض ومغاربها ويظهر الدين ويميت الله به و(ب) أصحابه البدع والباطل كما أمات السفهة الحق حتى لا يرى أثر الظلم (وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ). (4)

محمد بن عباس راوی ہے قال حدثنا محمد بن الحسين بن حميد سے جعفر بن عبد اللہ الكوفي سے كثير بن عياش سے ابى الجارود سے ابى جعفر اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں **الَّذِينَ إِن مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ** فرمایا یہ آل محمد المہدیؑ کے لیے ہے اور ان کے اصحاب کے لیے اللہ انکو مشارق الارض ومغارب الارض کا مالک بنا دے گا اور اپنے دین کو غالب کر دے گا اور اللہ عزوجل اس سے اور اسکے اصحاب سے بدعات اور باطل کو ختم کر دے گا جیسے کہ حق باطل کو مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ ظلم کا کوئی اثر بھی باقی نہ رہے گا و امر بالمعروف وہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے روکیں گے اور انجام کار اللہ کے لیے ہی ہے: (تاویل الآيات الظاہرہ مخطوطہ)

علی بن ابراہیم نے ابی الجارود کی روایت میں ابو جعفرؑ سے نقل کیا ہے قول خداوندی **الَّذِينَ إِن مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ**: کے بارے میں فرمایا کہ یہ آل محمد کے لیے آخر آیت تک اور مہدیؑ اور ان کے اصحاب کے لیے ہے اللہ تعالیٰ انکو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا مالک بنا دے گا اور دین کو غالب کرے گا اور اسکے ذریعے اور اسکے اصحاب کے ذریعے بدعات و باطل کو مٹا دے دیتا ہے: حتیٰ کہ ظلم کا اثر بھی دکھائی نہ دے گا اور وہ اچھے کام کا حکم کریں گے اور برائی سے روکیں گے (تفسیر قمی ص ۸۷)

المواشم:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الحج: 41.

(2) ليس في المصدر.

(3) تاویل الآيات الظاهرة، مخطوط.

(4) تفسیر القمی ج 2 ص 87.

(5) ما بین القوسین من کلام المؤلف رحمه الله.

(ما بین القوسین من کلام المؤلف رحمه الله.

((ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرْنَهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ*)) (1) (*)

بات یہ ہے اور جس نے اسی قدر بدلہ لیا جس قدر اسے تکلیف دی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا بے شک اللہ درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے

علي بن إبراهيم: في تفسيره: فهو رسول الله صلى الله عليه وآله لما أخرجته قريش من مكة وهرب منهم إلى الغار وطلبوه ليقتلوه فعاقبهم الله يوم بدر فقتل عتبة وشيبة والوليد وأبا جهل وحنظلة بن أبي سفيان وغيرهم، فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله طُلب بدمائهم فقتل الحسين عليه السلام وآل محمد بغياً وعدواناً، وهو قول يزيد حين تمثّل بهذا الشعر:

جزع الخرج من وقع الأسل
ثم قالوا يا يزيد لا تشل
من بني أحمد ما كان فعل
وعدلناه ببدر فاعتدل

ليت أشياخي ببدر شهدوا
لأهلوا واستهلوا فرحاً
لست من خندف ان لم انتقم
قد قتلنا القوم من ساداتهم

وقال الشاعر في مثل ذلك (شعراً) (2):

وكذاك الشيخ أوصاني به *** فاتبعت الشيخ فيما قد سأل
وقال يزيد أيضاً (شعراً) (3) يقول والرأس مطروح يقلبه:

يا ليت أشياخنا الماضين بالحضر *** حتى يقيسوا قياساً لا يقاس به
أيام بدر لكان الوزن بالقدر

فقال الله تبارك وتعالى: (وَمَنْ عَاقَبَ) يعني رسول الله صلى الله عليه وآله، (بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ) يعني حسيناً أرادوا ان يقتلوه (ثُمَّ بُغِيَ

عَلَيْهِ لَيَنْصُرْنَهُ اللَّهُ) يعني بالقائم عليه السلام من ولده. (4)

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ہیں جب انہیں قریش نے مکہ سے نکالا اور آپ غار میں چلے گئے تو انہوں نے آپ کو تلاش کیا تاکہ آپ کو قتل کریں تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یوم بدر میں بدلہ لیا پس عتبہ اور شیبہ اور ولید اور ابو جہل اور حنظلہ بن ابی سفیان وغیرہ قتل ہوئے پس جب رسول اللہ کی وفات ہو گئی تو ان مقتولوں کے خون کا مطالبہ کیا گیا

پس حسینؑ و آل محمد کو سرکشی دشمنی سے قتل کر دیا گیا اور یہ بات یزید نے کہی جب اس نے بطور مثال یہ شعر کہا ہے کہ: کاش میرے بڑے بدر میں موجود ہوتے اور دیکھتے خزر ج کی آہ و فغاں نیزوں سے لگنے سے تو وہ آواز بلند کرتے اور خوش ہوتے فرحت سے پھر کہتے اے یزید تیرے ہاتھ کبھی شل نہ ہوں: میں بنی خلاف سے نہیں ہوں اگر میں نے انتقام نہیں لیا بنی احمدؑ سے جو کہ اس نے کہا ہے ہم نے انکے سادات میں سے لوگوں کو قتل کر دیا ہے اور ہم نے برابر کر لیا ہے بدر سے پس تو برابر جان لے: اور شاعر نے اس طرح شعر کہا ہے: اور ویسے ہی شیخ نے مجھے اسکی وصیت کی ہے میں نے شیخ کی اتباع کی ہے اس میں جو کہ اس نے سوال کیا؟ اور یزید نے اس وقت بھی شعر کہا جب کہ وہ سر کو جو کہ گرا ہوا تھا پلٹ رہا تھا (ترجمہ یہ ہے) اے کاش ہمارے بڑے جو گزر چکے ہیں حضر میں حتی کہ وہ قیاس کرتے موازنہ کرتے تو نہیں برابر ہو سکتی یوم بدر سے لیکن برابر تو مراتب کی ہوتی ہے: تو اللہ تعالیٰ نَوْمَنْ عَاقَبَ یعنی رسول اللہ ﷺ بِمِثْلِ مَا عُوِّبَ بِهِ یعنی حسینؑ کے بارے انہوں نے انکو قتل کا ارادہ کر لیا ثُمَّ بَغِيَ عَلَيْهِ لِيَنْصُرَهُ اللَّهُ یعنی قائم کے ذریعہ آپکی اولاد میں سے (تفسیر قمی ص ۸۷)

الحوامش:

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجّة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الحج: 60.

(2) ليس في المصدر.

(3) ليس في المصدر.

(4) تفسیر القمی ج 2 ص 87.

((فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ)) (1) (*)

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن ان میں نہ رشتہ داریاں رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا

أبو جعفر محمد بن جرير الطبري: قال: أخبرني أبو الحسين، عن أبيه، عن ابن همام قال: حدثنا سعدان بن مسلم، عن جهم (جرهم) بن أبي جهمة (جهنه) قال: سمعت أبا الحسن موسى عليه السلام يقول: ان الله تبارك وتعالى خلق الأرواح قبل الأجساد (الأبدان)

بألفي عام، ثم خلق الأبدان بعد ذلك، فما تعارف منها في السماء تعارف في الأرض، وما تناكر منها في السماء تناكر في الأرض، فإذا قام القائم عليه السلام ورث الأخ في الدين ولم يورث الأخ في الولادة، وذلك قول الله عز وجل في كتابه: **قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ** (فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ). (2)

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری نے روایت کی ہے فرمایا کہ انجری ابو الحسنین سے ابیہ سے ابن ہمام قال حدثنا سعدان بن مسلم سے جہم جرہم بن ابی جہم قال سمعت ابا الحسن موسیٰ فرماتے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے دو ہزار سال پہلے ارواح کو پیدا کیا تھا پھر اسکے بعد جسموں کو پیدا کیا چنانچہ جن ارواح کا آپس میں آسمان میں تعارف ہو چکا تھا زمین میں وہی ایک دوسرے سے متعارف ہوتی ہیں اور جو آسمان میں ایک دوسرے سے انجان رہے اور پہچان نہیں ہوئی انکی یہاں زمین پر بھی پہچان نہیں ہوتی جب قائم کا قیام ہوگا تو دین میں بھائی وارث ہوگا اور ولادت میں وارث نہ ہوگا اور وہ مطلب ہے اللہ عزوجل کے قول اپنی کتاب میں **(قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) (فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ)** (دلائل الامامتہ ۲۶۰)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) المؤمنون: 101.

(2) دلائل الإمامة ص 260.

«اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ» (1)

(*)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق میں چراغ ہو چراغ شیشے کی قندیل میں ہے قندیل گویا کہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ

مغرب کی طرف اس کا تیل قریب ہے کہ روشن ہو جائے اگرچہ اسے آگ نے نہ چھوا ہو اور روشنی ہے اللہ جسے چاہتا ہے اپنی روشنی کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

روي عن جابر بن عبد الله الأنصاري: قال: دخلت إلى مسجد الكوفة وأمير المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه يكتب ياصبعه ويتبسم، فقلت له: يا أمير المؤمنين ما الذي يضحكك؟ فقال: عجبت لمن يقرأ هذه الآية ولم يعرفها حق معرفتها، فقلت له: وأي آية يا أمير المؤمنين؟ فقال: قوله تعالى: (اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ مَشْكَاةٍ مَحْدَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فِيهَا مِصْبَاحٌ أَنَا الْمِصْبَاحُ، (فِي زُجَاجَةٍ) الزُّجَاجَةُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ (كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ) وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، (يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ) مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، (زَيْتُونَةٍ) جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (لَا شَرْقِيَّةٍ) مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ (وَلَا غَرْبِيَّةٍ) عَلِيُّ بْنُ مُوسَى (الرِّضَا) (بِكَأدُ زَيْتُونَةٍ يُضِيءُ) مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ (وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ) عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (نُورٌ عَلَى نُورٍ) الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ) الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، (وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ). (2)

(والروايات في أن الآية نزلت في أهل البيت عليهم السلام كثيرة مذكورة في كتاب البرهان) (3)

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرمایا کہ میں مسجد کوفہ میں داخل ہوا تو امیر المؤمنین اپنی انگلی سے لکھ رہے تھے اور مسکرا رہے تھے تو میں نے عرض کی اے امیر المؤمنین آپ کس سے مسکرا رہے ہیں فرمایا مجھے اس پر تعجب ہو رہا ہے جو اس آیت کو پڑھتا ہے اور اسکی معرفت کا حق ادا نہیں کرتا اور پوری طرح نہیں پہچانتا میں نے کہا کونسی آیت اے امیر المؤمنین ہے فرمایا فرمان خداوندی ہے اللہ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ: اللہ آسمان و زمین کا نور ہے، محمد مشکاة ہیں فیہا مصباح اور مصباح میں ہوں فی زجاجتہ: زجاجتہ الحسن و الحسین ہیں کا نھا کو کب دری اور وہ علی بن حسین ہیں یوقد من شجرة مبارکہ یہ محمد بن علی ہیں زیتونہ: جعفر بن محمد ہیں لا شرقیہ موسیٰ بن جعفر ہیں ولا غربیہ علی بن موسیٰ الرضا ہیں یکاد زیتھا یعنی محمد بن علی بن محمد ہیں نور علی نور الحسن بن علی ہیں یهدی اللہ لنوره من یشاء قائم مہدی ہیں ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بكل شیء علیم

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) النور: 35.

(2) الحديث لم يسنده المؤلف رحمه الله إلى كتاب أو مؤلف ولذلك تركناه كما هو.

(3) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا﴾ (1)*

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو عطا کی تھی اور ان کے لیے جس دین کو پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دے گا اور البتہ ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے وہی فاسق ہوں گے

محمد بن إبراهيم النعماني في الغيبة: قال: حدثنا أحمد بن محمد ابن سعيد بن عقدة، قال: حدثني (ثنا) أحمد بن يوسف بن يعقوب الجعفي من كتابه، قال: حدثنا إسماعيل بن مروان (مهران)، قال: حدثنا علي بن أبي حمزة، عن أبيه ووهيب، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام في (معنى) قوله: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا﴾ قال: (نزلت في) القائم وأصحابه. (2)

محمد بن العباس: عن الحسين (الحسن) بن محمد عن معلى بن محمد، عن الوشاء، عن عبد الله بن سنان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾

قِيلَهُمْ) قال: نزلت في علي بن أبي طالب والأئمة من ولده عليهم السلام، **وَلَيْمَكَنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ))** قال: عنى به ظهور القائم عليه السلام **(3)**

عنه: قال حدثنا علي بن عبد الله، عن إبراهيم بن محمد الثقفي، عن الحسن بن الحسين عن سفين بن إبراهيم، عن عمرو (و) بن هاشم، عن اسحاق بن عبد اله بن (عن) علي بن الحسين عليه السلام في قول الله عز وجل: **فَوَرَبُّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقُّ مِثْلَ مَا أَنْكُمْ تَنْطُقُونَ** قال: قوله: **(إِنَّهُ لَحَقُّ)** قيام القائم عليه السلام وفيه نزلت هذه الآية **(وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا. (4)**

ابن بابويه: قال: حدثنا أبو المفضل محمد بن عبد الله بن (أبي) المطلب الشيباني رحمه الله، قال: حدثنا أبو مزاحم موسى بن عبد الله بن يحيى بن خاقان المقري ببغداد، قال: حدثنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن إبراهيم الشافعي قال: حدثنا محمد بن حماد بن همام الدباغ أبو جعفر، قال: حدثنا عيسى بن إبراهيم: قال: حدثنا الحرث بن تيهان قال: حدثنا عتبة بن يقظان، عن أبي سعيد، عن مكحول، عن وائلة بن الأصقع بن قرضاب، عن جابر بن عبد الله الأنصاري، قال: دخل جندل بن جنادة بن حبير على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال:

يا رسول الله أخبرني عما ليس لله وعما ليس عند الله وعما لا يعلمه الله؟

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: أما ما ليس لله، فليس لله شريك، وما ليس عند الله فليس عند الله ظلم للعباد، وأما ما لا يعلمه الله، فذلك قولكم يا معشر اليهود انع زير بن الله والله لا يعلم له ولداً، فقال جندل: أشهد أن لا إله إلا الله وأتتك محمد رسول الله حقاً، ثم قال: يا رسول الله: إني رأيت البارحة في النوم موسى ابن عمران عليه السلام فقال لي: يا جندل أسلم على يد محمد واستمسك بالأوصياء من بعده، فقلت أسلمت ورزقني الله ذلك، فأخبرني عن الأوصياء بعدك لأتمسك بهم؟.

فقال: يا جابر أوصيائي من بعدي بعدد نقيب بني إسرائيل، فقال: يا رسول الله انهم كانوا اثني عشر، هكذا وجدناهم في التوراة، قال: نعم الأئمة بعدي اثنا عشر، فقال: يا رسول الله كلهم في زمن واحد؟ قال: لا ولكن خلف بعد خلف وانك لن تدرك منهم إلا ثلاثة: أولهم سيد الأوصياء بعدي أبو الأئمة علي بن أبي طالب عليه السلام، ثم ابنه الحسن والحسين عليهما السلام، فاستمسك بهم من بعدي ولا يغرنك جهل الجاهلين، فإذا اوقت ولادة ابنه علي بن الحسين سيد العابدين عليه السلام يقضي الله عليك ويكون آخر زادك من الدنيا شربة من لبن تشربه.

فقال: يا رسول الله هكذا وجدت في التوراة اليايقتوا شبراً وشبيراً، فلم أعرف أسماءهم فكم بعد الحسين من الأوصياء وما أسماءهم؟

فقال: تسعة من صلب الحسين والمهدي منهم، فإذا انقضت مدة الحسين عليه السلام قام بالأمر من بعده علي ابنه ويلقب زين العابدين عليه السلام، فإذا انقضت مدة علي قام بالأمر من بعده محمد (ابنه) ويدعى بالباقر عليه السلام، فإذا انقضت مدة محمد قام بالأمر بعده ابنه جعفر يدعى بالصادق عليه السلام، فإذا انقضت مدة جعفر قام بالأمر ابنه موسى ويدعى بالكاظم عليه السلام، ثم إذا انقضت مدة موسى قام بالأمر من بعده علي ابنه يدعى بالرضا عليه السلام، فإذا انقضت مدة علي قام بالأمر بعده محمد ابنه

يدعى بالزكي عليه السلام، فإذا انقضت مدة محمد قام بالأمر بعده ابنه علي يدعى بالنقي عليه السلام، فإذا انقضت مدة علي قام بالأمر من بعده ابنه الحسن يدعى بالأمين عليه السلام، ثم يغيب عنهم إمامهم.

قال: يا رسول الله هو الحسن يغيب عنهم؟ قال: لا، ولكن ابنه، قال: يا رسول الله فما اسمه؟ قال: لا يسمى حتى يظهر، فقال جندل: يا رسول الله وجدنا ذكرهم في التوراة وقد بشرنا موسى بن عمران عليه السلام بك وبالأوصياء من ذريتك، ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وآله: (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا).

فقال جندل: يا رسول الله فما خوفهم؟ قال: يا جندل في زمن كل واحد منهم سلطان يعيره ويؤذيه فإذا عجل الله خروج قائمنا يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً، ثم قال صلى الله عليه وآله: طوبى للصابرين في غيبته، طوبى للمقيمين على محبتهم، أولئك من وصفهم الله في كتابه فقال: (الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ) ثم قال: (أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ).

قال ابن الأصقع: ثم عاش جندل إلى أيام الحسين بن علي عليه السلام ثم خرج إلى الطائف فحدثني نعيم بن (أبي) قيس قال: دخلت عليه بالطائف وهو عليل ثم دعا بشرية من لبن، فقال: هكذا عهد لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يكون آخر زادي من الدنيا شربة من لبن، ثم مات ودفن بالطائف بالموضع المعروف بالكورا رحمه الله (5).

أبو علي الطبرسي: قال: اختلف في الآية، وذكر الأقوال، إلى أن قال: والمروي عن أهل البيت عليهم السلام أنها في المهدي (من آل محمد) عليهم السلام، ثم قال وروى.

العياشي: باسناده عن علي بن الحسين عليهما السلام انه قرأ الآية (وقال): هم والله شيعتنا أهل البيت، يفعل (الله) ذلك بهم على يد (ي) رجل منا وهو مهدي هذه الأمة، وهو الذي قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لو لم يبق من الدنيا إلا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم حتى يأتي (بلي) رجل من عترتي اسمه اسمي يملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً (6).

ثم قال الطبرسي: وروي مثل ذلك عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام (7).

(وفي كتاب البرهان زيادة في الروايات أنها نزلت في الأئمة عليهم السلام) (8).

محمد بن ابراهيم نعماني غيبته میں روایت کرتے ہیں قال حدثنا احمد بن محمد بن سعيد بن عقده قال حدثني احمد بن يوسف بن يعقوب الجعفي من كتابه قال حدثنا اسماعيل بن مروان قال حدثني علي بن بن حمزه سے ابیہ و وہیب سے ابی بصیر سے ابی عبد اللہ معنی اللہ کے قول کا ((وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا)) فرمایا یہ قائم اور آپ کے

اصحاب کے بارے نازل ہوئی ہے (الغیبہ ۱۲۶)

محمد بن العباس راوی ہے عن الحسین بن محمد سے معلى بن محمد سے الوشا سے عبد اللہ بن سنان فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے اللہ کے اس قول کے بارے سوال کیا (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) فرمایا یہ آیت علی بن ابی طالب اور آپ کی اولاد کے ائمہ کے بارے نازل ہوئی ہے اور (وَلَيَمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا) فرمایا اس سے ظہور قائم مراد ہے (تاویل الآيات الظاهره (مخطوطه))

اسی طرح علی بن عبد اللہ سے ابراہیم بن محمد ثقفی سے الحسن بن الحسین سے سفیان بن ابراہیم سے عمرو بن ہاشم سے اسحاق بن عبد اللہ بن علی بن الحسین اللہ کے قول کے بارے فرماتے ہیں (فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطَفُونَ) کہ اس میں إِنَّهُ لَحَقٌّ: قیام قائم مراد ہیں اور اسی کے بارے میں یہ آیت بھی اتری ہے (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيَمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا) تاویل الآيات الظاهره (مخطوطه)

ابن بابویہ نے روایت کہ ہے کہ حدیث ابو الفضل محمد بن عبد اللہ بن ابی المطلب الشیبانی قال حدیث ابو مزاحم موسیٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ بن قاقان المقری بغداد قال حدیث ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الشافی قال حدیث محمد بن حماد بن ہامان الدباغ ابو جعفر قال حدیث عیسیٰ بن ابراہیم قال حدیث الحرث بن تیہان قال حدیث ثعالب بن یقظان سے ابی سعید سے مکول سے وائل سے بن الد صق بن قرصاب سے جابر بن عبد اللہ الانصاری فرمایا کہ جناب بن جنازہ بن جبیر رسول اللہ کے ہاں داخل ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول مجھے وہ بتائیں جو کہ اللہ کے لیے نہیں ہے اور جو اللہ کے پاس نہیں ہے اور جو اللہ کے علم میں نہیں ہے تو رسول اللہ نے فرمایا جو شے اللہ کے لیے نہیں ہے تو اللہ کے لیے شریک کوئی نہیں ہے اور جو اللہ کے ہاں نہیں ہے تو وہ یہ ہے کہ اللہ کے ہاں ظلم نہیں ہے لیکن جو اللہ کے علم میں نہیں ہے تو یہ اے یہودیوں کی جماعت تمہاری بات ہے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے حالانکہ اللہ کے علم میں اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے پس جن دل نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے سچے رسول ہیں پھر کہا اے اللہ کے رسول میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے

موسیٰ بن عمران کو انہوں نے مجھے کہا اے جندل محمدؑ کے ہاتھ پر سلام قبول کر لے اور اسکے بعد اسکے وصی کو تھام لے تو میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں تو اللہ نے مجھے اسکی توفیق دیدی ہے آپ مجھے اپنے بعد والے اوصیاء کے بارے میں بتائیں تاکہ میں ہمیشہ ان کی اتباع میں رہوں پس آپ نے فرمایا اے جابر میرے وصی میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد میں ہونگے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ وہ تو بارہ تھے ہم نے تورات میں ایسا ہی پایا ہے فرمایا ہاں وہ ائمہ میرے بعد بارہ ہونگے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ سب ایک زمانے میں ہونگے فرمایا نہیں لیکن یکے بعد دیگرے ہونگے اور تو ان میں سے صرف تین کو پاسکے گا ان میں سے پہلا سید الاوصیاء میرے بعد ابوالائمہ علی ابن ابی طالب ہوں گے پھر ان کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ پس تو میرے بعد انکو مضبوطی سے تھام لے اور تجھے نادانوں کی جہالت دھوکہ نہ دے پس جب علی بن حسینؑ سید العابدینؑ کی ولادت کا وقت آئے گا تو تیری وفات ہو جائے گی اور تیری آخری خوراک دنیا سے دودھ کا گھونٹ ہو گا جو تو پئے گا پھر کہا اے اللہ کے رسولؐ میں نے تورات میں ایسا ہی پایا ہے بعینہ بالشت در بالشت برابر لیکن مجھے ان کے اسماء معلوم نہیں ہیں حسینؑ کے بعد کتنے اوصیاء ہونگے اور انکے کیا نام ہونگے آپ نے فرمایا کہ نو حسینؑ کی پشت سے ہونگے اور مہدیؑ ان میں سے ہونگے جب حسینؑ کی مدت مکمل ہوگی تو امر خلافت اسکے بعد انکے بیٹے پر قائم ہوگا جن کا لقب زین العابدینؑ ہے جب علیؑ کی مدت پوری ہوئی تو امر ان کے بیٹے محمد بن علیؑ پر قائم ہوگا جو باقرؑ کے نام سے پکارے جائیں گے اور جب مدت باقرؑ کی مکمل ہوگی تو امر ان کے بیٹے جعفرؑ پر قائم ہوگا جو کہ صادقؑ کے نام سے بلائے جائیں گے اور جب مدت جعفرؑ مکمل ہوگی تو ان کے بیٹے موسیٰؑ اس امر کو قائم کریں گے جسکو کاظمؑ کہا جاتا ہے اور جب ان کی مدت مکمل ہوگی تو ان بعد ان کے بیٹے علیؑ اس امر کو قائم کریں گے جنہیں رضاؑ کہا جاتا ہے پھر جب علیؑ کی مدت مکمل ہوگی تو ان کے بیٹے محمدؑ اس امر کو قائم کریں گے جو کہ زکیؑ کے نام سے پکارے جائیں گے پھر جب مدت محمد زکیؑ کی مکمل ہوگی تو اس امر کو ان کے بیٹے علیؑ قائم کریں گے جن کو نقیؑ پکارا جائے گا پھر جب مدت علی نقیؑ کی مکمل ہوگی تو پھر اس امر کو ان کے بعد انکے بیٹے حسنؑ قائم کریں گے جو کہ امینؑ کے نام سے پکارے جائیں گے پھر انکے امام غائب ہو جائیں گے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ حسنؑ ان سے غائب ہونگے فرمایا کہ نہیں بلکہ انکے بیٹے ہونگے فرمایا یا رسول اللہؐ ان کا نام کیا ہوگا فرمایا کہ ان کا نام نہیں رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ ظاہر ہو چنانچہ جندل نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم نے انکا تذکرہ تورات میں پایا ہے اور ہمیں موسیٰ

بن عمران نے بھی آپکی خوشخبری دی ہے اور آپ کے اوصیاء کی بھی خوشخبری دی ہے پھر رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت کی
 (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي
 ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا) پھر جنڈل نے کہا اے اللہ کے رسول! انکا خوف کیا ہوگا فرمایا اے جنڈل ہر ایک
 کے زمانے میں ایک بادشاہ حاکم ہوگا جو کہ انہیں علا دلائے گا اور اذیت دے گا اور جب اللہ تعالیٰ ہمارے قائم کے خروج کو
 جلدی لائیں گے تو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ پہلے ظالم و زیادتی سے بھری ہوئی ہوگی پھر رسول اللہ
 نے فرمایا خوشخبری و مبارک ہوا سکی غیبت میں صبر کرنے والوں کے لیے اور مبارک ہوا سکی محبت پر قائم رہنے والوں کو
 جنکی اللہ نے اپنی کتابوں میں توصیف کی ہے (أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ).

چنانچہ ابن الاصحیح فرماتے ہیں پھر جنڈل حسینؑ کے زمانے تک زندہ رہا پھر طائف کی طرف گیا پس مجھے نعیم بن ابی قیس نے
 بیان کیا کہ میں جنڈل کے پاس طائف میں داخل ہوا تو وہ بیمار تھا پھر اس نے دودھ پینے کے لیے منگوایا اور فرمایا کہ ایسا ہی
 رسول اللہ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ میری آخری خوراک دنیا میں دودھ کا گھونٹ ہوگا پھر وہ فوت ہو گیا اور طائف میں ایک
 جگہ جو کہ الکوذا سے مشہور ہے انکو دفن کیا گیا (البرہان ص ۱۳۶) ابو علی طبرسی نے روایت کیا ہے فرمایا کہ اس آیت میں
 اختلاف ہے اور پھر چند اقوال ذکر کئے ہیں اور کہا کہ اہل بیتؑ سے یہ مروی ہے کہ یہ آیت مہدیؑ کے بارے میں ہے جو کہ
 آل محمدؑ میں سے ہے اور پھر رومی کے الفاظ نقل کیئے ہیں اور عیاشی نے اسی سند سے بیان کیا ہے کہ علی بن حسینؑ نے یہ
 آیت پڑھی اور فرمایا کہ یہ اللہ کی قسم ہمارے شیعان اہل بیتؑ ہیں اللہ ایسا ان سے کرے گا ہماری نسل کے ایک آدمی کے
 ہاتھوں پر اور وہ مہدیؑ اس امت کے ہونگے اور یہ ہی ہے جن کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر دنیا میں سے صرف
 ایک دن بھی باقی ہوا تو اللہ کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم و زیادتی سے بھر چکی ہوگی (تفسیر عیاشی ص ۱۳۶)
 پھر طبرسی نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسا ابو جعفرؑ ابو عبد اللہؑ سے بھی روایت ہے (مجمع البیان ص ۱۵۲)

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) النور: 55.

(2) الغيبة ص 126.

(3) تأويل الآيات الظاهرة — مخطوط، وفيه: (قال محمد بن يعقوب، عن الحسين...).

(4) تأويل الآيات الظاهرة — مخطوط.

(5) لم أجده في الكتب الموجودة لابن بابويه، وقد عرضته على البرهان ج 3 ص 146.

(6) تفسير العياشي — ج 3 ص 136.

(7) تفسير مجمع البيان ج 7 ص 152.

(8) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

((بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا)) (1)

بلکہ انہوں نے تو ساعت کو جھوٹ سمجھ لیا ہے اور ہم نے اس کے لیے آگ تیار کی ہے جو ساعت کو جھٹلاتا ہے

محمد بن إبراهيم النعماني: في كتاب الغيبة قال: حدثنا عبد الواحد ابن عبد الله قال، اخبرنا (حدثنا) محمد بن جعفر القرشي، قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن عمر بن مروان (أبان) الكلبي، عن أبي الصامت قال: قال أبو عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام: الليل اثنتا عشرة ساعة، (والنهار اثنتا عشرة ساعة) والشهور اثنا عشر شهراً، والأئمة اثنا عشر إماماً، والنقباء اثنا عشر نقيباً، وان علياً عليه السلام ساعة من اثني عشرة ساعة، وهو قول الله عز وجل: **بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا** (2).

عنه: قال: أخبرنا عبد الواحد بن عبد الله بن يونس الموصللي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن رباح الزهري قال: حدثنا احمد بن علي الحميري قال: حدثني (ثنا) الحسن بن أيوب، عن عبد الكرم بن عمرو الخثعمي عن المفضل بن عمر قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: (ما معنى) قول الله عز وجل: **بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا** (ف) قال لي ان الله خلق السنة اثني عشر شهراً وجعل الليل اثني عشرة ساعة، (وجعل النهار اثني عشرة ساعة) ومنا اثني عشر محدثاً، وكان أمير المؤمنين عليه السلام ساعة من تلك الساعات (3).

علي بن إبراهيم: قال: حدثنا احمد بن علي قال: حدثني الحسين ابن احمد، عن احمد بن هلال، عن عمر (و) الكلبي عن أبي الصامت: قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: ان الليل والنهار اثنتا عشرة ساعة، وأن علي بن أبي طالب عليه السلام أشرف ساعة من اثني عشرة ساعة، وهو قول الله عز وجل: **بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا** (4).

محمد بن ابراہیم راوی ہے کتاب الغیبہ میں نقل کرتا ہے قال حدثنا عبد الواحد بن عبد اللہ قال اخبرنا محمد بن جعفر القرشي قال حدثنا محمد بن الحسين بن ابى الخطاب سے عمر بن مروان الكلبي سے ابى الصامت فرمایا کہ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد نے فرمایا کہ رات میں بارہ ساعتیں ہیں اور دن میں بارہ ساعتیں ہیں اور مہینے بھی بارہ ہیں اور ائمہؑ بھی بارہ ہیں اور نقیب بنی اسرائیل بھی بارہ تھے اور بیشک علیؑ بارہ ساعتوں میں سے ایک ساعت ہیں اور یہ اللہ کا قول ہے **بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا**: کتاب الغیبہ ص ۴۰:

اور ان سے یہ روایت بھی ہے اخبرنا عبد الواحد سے عبد اللہ بن یونس الموصلی قال حدثنا احمد بن محمد بن رباح الزهري قال حدثنا احمد بن علی الحمیری قال حدثنا الحسن بن ایوب سے عبد الکریم بن عمرو الخثعمی سے المفضل بن عمر فرمایا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے عرض کیا اللہ کے اس قول کا کیا معنی ہے **بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا**: تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سال بارہ مہینے کا پیدا کیا ہے اور رات بارہ ساعتیں بنائے ہیں اور دن بارہ ساعتوں کا بنایا ہے اور ہم میں سے بارہ محدث ہیں اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب ایک ساعت ہیں ان ساعات میں سے: کتاب الغیبہ ص ۴۰:

علی بن ابراہیم راوی ہے قال حدثنا احمد بن علی قال حدثنا الحسن بن حسین بن احمد سے احمد بن ہلال سے عمرو الكلبي سے ابى الصامت فرمایا کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ رات اور دن میں بارہ ساعتیں ہیں اور بیشک علی بن ابی طالب ان بارہ ساعتوں میں سے سب سے اعلیٰ ساعت ہیں اور یہ ہی فرمان خداوندی ہے **بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا**: تفسیر قمی ص ۱۱۲:

الهوامش:

- (*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
- (1) الفرقان: 11.
 - (2) كتاب الغيبة ص 40.
 - (3) كتاب الغيبة: ص 40.

(4) تفسیر القمی - ج 2 ص 112.

((الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا)) (1) *

اس دن حقیقی حکومت رحمن ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا

محمد بن العباس: قال: حدثنا محمد بن الحسن بن علي، عن أبيه الحسن (بن 2) (عن أبيه) علي بن أسباط قال: روى أصحابنا في قول الله عز وجل (الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ) قال: ان الملك للرحمن اليوم (وقبل اليوم 3) وبعد اليوم، ولكن إذا قام القائم عليه السلام لم يعبد إلا الله عز وجل (4).

محمد بن عباس کی وایت ہے فرمایا حدیثاً محمد بن الحسین بن علی سے ابیہ الحسن بن علی بن اسباط قال روى أصحابنا کہ اللہ عزوجل کا قول ہے الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ: فرمایا کہ بیشک ملک (بادشاہ) تو رحمن ہے اسکی بادشاہی اس دن بھی ہوگی اس سے پہلے اور آدھادن کے بعد لیکن جب قائم کا قیام ہوگا تو پھر صرف اللہ عزوجل کی ہی عبادت ہوگی اور کسی کی نہ ہوگی تاویل الآیات الظاہرہ (مخطوطہ)

الهوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الفرقان: 26.

(2) ليس في المصدر.

(3) ليس في المصدر.

(4) تأويل الآيات الظاهرة - مخطوط.

((إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ)) (1) *

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی نازل کریں کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں

محمد بن يعقوب: عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن علي بن الحكم، عن أبي أيوب الخزاز عن عمر بن حنظلة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: خمس علامات قبل قيام القائم عليه السلام الصيحة، والسفياني، والخسف، وقتل النفس الزكية، واليماني، فقلت: جعلت فداك (فـ) ان خرج أهل بيتك قبل هذه العلامات، أنخرج معه؟ قال: لا.

قال: فلما كان من الغد تلوت هذه الآية: **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** فقلت له أهي الصيحة؟ فقال: أما لو كانت خضعت أعناق أعداء الله عز وجل **(2)**

علي بن إبراهيم: عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن هشام، عن أبي عبد الله عليه السلام (قال): تخضع رقايم، يعني بني أمية، وهي الصيحة من السماء باسم صاحب الأمر عليه السلام **(3)**

محمد بن إبراهيم النعماني: في الغيبة: قال أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علي بن الحسن (الحسين) عن أبيه، عن أحمد بن عمر الحلبي، عن الحسين بن موسى، عن فضيل بن محمد مولى محمد بن راشد الحلبي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: أما ان النداء (من السماء) باسم القائم عليه السلام في كتاب الله لبيّن، فقلت: (فـ) أين هو أصلحك الله؟ فقال في طيسم * **تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ** قوله: **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** قال إذا أصبحوا سمعوا الصوت (سمعوا الصوت أصبحوا) وكأما على رؤوسهم الطير **(4)**

عنه: قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علي بن الحسن (الحسين) التيملي قال: حدثنا عمرو بن عثمان، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فسمعت رجلاً من همدان يقول (له): ان هؤلاء العامة يعيروننا ويقولون (لنا) انكم تزعمون ان منادياً ينادي (من السماء) باسم صاحب هذا الأمر، وكان متكياً فغضب وجلس ثم قال: لا ترووه عني وارووه عن أبي ولا حرج عليكم في ذلك، أشهد أني (قد) سمعت أبي عليه السلام يقول والله ان ذلك في كتاب الله عز وجل لبيّن حيث يقول **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** ولا يبقى في الأرض يومئذ أحدٌ الا خضع وذلت رقبته (لها) فيؤمن أهل الأرض إذا سمعوا الصوت من السماء: الا ان الحق في علي بن أبي طالب عليه السلام وشيعته.

فإذا كان من الغد صعد ابليس في الهواء حتى يتوارى عن (أهل) **(5)** الأرض ثم ينادي الا ان الحق في عثمان بن عفان (وشيعته) فانه قتل مظلوماً فاطلبوا بدمه، قال عليه السلام: فيثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت على الحق، وهو النداء الأول ويرتاب يومئذ الذين في قلوبهم مرض، والمرض والله عداوتنا، فعند ذلك يتبرؤون منا ويتناولونا ويقولون ان المنادي الأول سحرٌ من سحر أهل هذا البيت ثم تلا أبو عبد الله عليه السلام (قول الله عز وجل): **وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ** **(6)**

وعنه: قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد، قال: حدثنا محمد بن الفضل (الفضل) بن إبراهيم وسعدان بن اسحاق بن سعيد واحمد بن الحسين بن عبد الملك (الكريم) ومحمد بن أحمد بن الحسن القطواني جميعاً عن الحسن بن محبوب عن عبد الله بن سنان، مثله سواء بلفظه **(7)**

وعنه: قال: اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد، قال حدثنا القاسم بن محمد بن الحسين بن حازم قال: حدثنا عيسى بن هشام الناشري، عن عبد الله بن جبلة، عن عبد الصمد بن بشير، عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام وقد سأله عمارة الهمداني فقال (له): أصلحك الله ان الناس يعبرونا ويقولون انكم تزعمون انه سيكون صوت من السماء.

فقال له: لا ترووه عني واروه عن أبي، كان أبي يقول: هو في كتاب الله **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** فيؤمن أهل الأرض جميعاً للصوت (الأول)، فإذا كان من الغد صوت إبليس اللعين حتى يتوارى (من الأرض) في جو السماء ثم ينادي: الا ان عثمان قتل مظلوماً فاطلبوا بدمه، فيرجع من أراد الله عز وجل به شرّاً ويقولون هذا سحر الشيعة وحتى يتناولونا ويقولون هو من سحرهم، وهو قول الله عز وجل: **(وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ)**. **(8)**

وعنه: قال: اخبرنا احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا محمد بن المفضل (الفضل) بن إبراهيم بن قيس قال: حدثنا الحسن بن علي بن فضال، قال: حدثنا ثعلبة بن ميمون، عن معمر بن يحيى، عن داوود الدجاجي، عن أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام قال: سئل أمير المؤمنين عليه السلام عن قول الله عز وجل: **(فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ)** فقال: انتظروا الفرج في (من) ثلاث، فليل وما (هنّ؟) فقال: اختلاف أهل الشام بينهم، والرايات السود من خراسان والفرزة في شهر رمضان، فليل: وما الفرزة في شهر رمضان؟ فقال: أو ما سمعتم قول الله عز وجل (في القرآن): **(إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ)** هي ان (آية) تخرج الفتاة من صدرها وتوظف النائم وتفرغ اليقظان. **(9)**

محمد بن العباس: قال: حدثنا احمد بن الحسن بن علي قال: حدثنا أبي، عن أبيه، عن محمد بن إسماعيل، عن حنان بن سدير، (عن أبي بصير) عن أبي جعفر عليه السلام قال: سأله عن قول الله عز وجل **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** قال: نزلت في قائم آل محمد عليه السلام ينادى باسمه من السماء **(10)**

عنه: قال: حدثنا علي بن عبد الله بن أسد، عن إبراهيم بن محمد (عن احمد) بن معمر الأسدي، عن محمد بن فضيل، عن الكلبي، عن أبي صباح، عن ابن عباس في قوله عز وجل: **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** قال: هي (وهذه) نزلت فينا وفي بني أمية (يكون) لنا دولة نذل أعناقهم لنا بعد صعوبة (هوان) بعد عز **(11)**

وعنه: قال: حدثنا الحسين بن محمد (احمد)، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن بعض أصحابنا، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سأله عن قول الله عز وجل: **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** قال: تخضع لها رقاب بني أمية، قال: ذلك بارز الشمس، قال: وذلك علي بن أبي طالب عليه السلام يبرز عن (عند) زوال الشمس وترك الشمس على رؤوس الناس ساعة حتى يبرز وجهه ويعرف الناس حسبه ونسبه.

ثم قال: ان بني أمية ليختبي الرجل منهم إلى جنب شجرة فتقول خلفي رجل من بني أمية فاقتلوه **(12)**

وعنه: قال: حدثنا الحسين بن أحمد، عن محمد بن عيسى، عن يونس، قال: حدثنا صفوان بن يحيى، عن أبي عثمان، عن معلى بن خنيس، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام انتظروا الفرج في ثلاث، قيل: وما هي؟

قال: اختلاف أهل الشام (فيما) بينهم، والرايات السود من خراسان، والفرزة في شهر رمضان، فقبل له: وما الفرزة في شهر رمضان؟ قال: أما سمعتم قول الله عز وجل في القرآن: **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** قال: انه تخرج الفتاة من صدرها، ويستيقظ النائم، ويفزع اليقظان (13)

(وروي بالاسناد عن أبي الورد، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله: **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ**) قال: النداء باسم رجل واسم أبيه (14)

محمد بن يعقوب راوی ہے عن محمد بن یحییٰ سے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے علی بن الحکم سے ابی ایوب الخزاز سے عمر بن الحنظلہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ قائم کے قیام سے پہلے پانچ علامات ہونگی (۱) ایک چیخ ہوگی (۲) اور سفیانی (۳) زمین میں دھنسا یا جانا (۴) نفس زکیہ کا قتل (۵) اور یمانی: تو میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اگر آپ کے اہل بیت ان علامات سے پہلے خروج کریں تو ہم ان کے ساتھ نکلیں آپ نے فرمایا کہ نہیں فرماتے ہیں جب اگلادن ہو تو میں نے یہ آیت تلاوت کی **نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ**: اور میں نے کہا کیا یہ صحیح ہے آپ نے فرمایا اگر یہ صحیح ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی گردنیں اس کے لیے جھک جاتیں (الروضۃ ص ۳۱۰):

علی بن ابراہیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں عن ابن ابی عمیر سے هشام سے ابی عبد اللہ نے فرمایا ان کی گردنیں یعنی بنی امیہ کی جھک جائیں گی اور یہ ہی صحیح ہے جو آسمان سے صاحب الامر کے نام سے آئے گا (تفسیر قمی ص ۱۱۸)

محمد بن ابراہیم النعمانی غیبہ میں روایت کرتے ہیں قال اخبرنا احمد بن محمد بن سعید قال حدثنا علی بن الحسن سے ابیہ سے احمد بن عمر الحلبي سے ابی عبد اللہ فرمایا یقیناً آسمان سے قائم کے نام کی ندا تو اللہ کی کتاب میں واضح ہے میں نے عرض کیا اللہ آپ کی صلاحیت بڑھائے وہ کہاں ہے فرمایا وہ سورۃ طہم تک آیات الكتاب المبین میں ہے **نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ**: فرمایا کہ جب صبح ہوگی تو آواز سنیں گے ایسے ہونگے جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے ہیں (کتاب الغیبہ ص ۱۳۹)

ان سے ہی روایت ہے قال اخبرنا احمد بن محمد بن سعید قال حدثنا علی بن الحسن الثملي قال حدثنا عمرو بن عثمان سے الحسن بن محبوب سے عبد اللہ بن سفیان فرماتے ہیں کہ میں ابو عبد اللہ کے پاس تھا تو میں نے ہمدان کے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ عوام الناس ہمیں عدد لاتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ایک منادی آسمان سے صاحب ہذا مر کے

نام کی ندادیگا چنانچہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ جلال میں آئے اور بیٹھ گئے پھر فرمایا تم مجھ سے روایت نہ کرو بلکہ میرے والد گرامی سے روایت کرو اور تم پر اس میں کوئی گناہ نہ ہو گا میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے والد نے بیان کیا اور میں نے سنا اللہ کی قسم یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں واضح ہے اللہ فرماتے ہیں **نَشَأُ نُنَزَّلُ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** تو زمین میں کوئی بھی باقی نہ رہے گا مگر وہ جھک جائے گا اور اسکی گردن اسکے لیے مطیع ہو جائے گی تمام اہل ارض ایمان لائیں گے جب وہ آسمان سے آواز سنیں گے کہ خبردار حق علی بن ابی طالب اور اسکے شیعوں میں ہے اور جب دوسری صبح ہو گی تو ابلیس ہوا میں چڑھ جائے گا اور زمین والوں سے چھپ جائے گا پھر وہ آواز لگائے گا کہ خبردار حق عثمان بن عفان اور اسکے شیعوں میں ہے وہ مظلوم قتل ہوا لہذا اسکے خون کا مطالبہ کرو تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دل کو ثابت رکھیں گے حق پر اور یہ پہلی ندا ہو گی اور ان لوگوں کے دل میں شک آجائے گا جن کے دلوں میں بیماری ہو گی اور بیماری اللہ کی قسم ہماری عداوت کی ہو گی تو اس وقت وہ ہم سے برأت کریں گے اور ہمیں پکڑیں گے اور کہیں گے مناوی اول اس گھر والوں کے جادو میں سے ایک جادو ہے پھر ابو عبد اللہ نے تلاوت کی **إِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ** : یکتاب الغیبہ ص ۱۳۷

اور ان سے یہ بھی روایت ہے اخبارنا احمد بن محمد بن سعید قال حدثنا محمد بن الفضل بن ابرہیم وسعدان بن اسحاق بن سعید و احمد بن الحسین بن عبد الملک الکریم و محمد بن احمد بن الحسن القطوانی یہ تمام حسن بن محبوب سے عبد اللہ بن سنان بھی اسی طرح لفظ بہ لفظ ذکر کرتے ہیں (کتاب الغیبہ ص ۱۳۸)

محمد بن ابراہیم غیبہ میں روایت کرتے ہیں اخبارنا احمد بن محمد بن سعید قال حدثنا القاسم بن محمد بن الحسین بن حازم قال حدثنا عبید بن ہشام الناشری سے عبد اللہ بن جبہ سے عبد الصمد بن بشیر سے ابی عبد اللہ جعفر بن محمد جب کہ ان سے عمارہ ہمدانی نے سوال کیا پس کہا اللہ تعالیٰ آپکی صلاحیت کرے لوگ ہمیں عداوت دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ آسمان سے آواز آئے گی تو آپ نے فرمایا مجھ سے روایت نہ کرو بلکہ میرے آباء سے روایت کرو میرے والد گرامی فرماتے تھے کہ یہ تو اللہ کی کتاب میں ہے **نَشَأُ نُنَزَّلُ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** اور تمام اہل ارض اس پہلی آواز پر ایمان لائیں گے اور جب اگلی کل ہو گی تو ابلیس لعین آواز دے گا حتیٰ کہ آسمان کی فضا میں زمین سے چھپ جائے گا اور پھر ندا

کرے گا سنو بیشک عثمان مظلوم قتل ہوا پس اسکے خون کا مطالبہ کرو پس جس سے اللہ کا ارادہ شر کا ہو گا وہ اس آواز سے پلٹ جائے گا اور کہیں گے یہ تو شیعوں کا جادو ہے اور حتیٰ کہ وہ ہمیں پکڑیں گے اور کہیں گے یہ انکا جادو ہے اور یہ ہی مراد قول خداوندی ہے **وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ**: (کتاب الغیبہ ص ۱۳۸ ایضاً سابقہ حوالہ ہے)

اور ان سے ہی ایک روایت ہے قال اخبرنا احمد بن محمد بن سعید قال حدثنا محمد بن المنفضل بن ابراہیم بن قیس قال حدثنا الحسن بن علی بن فضال قال حدثنا ثعلبہ بن میمون سے معمر بن یحییٰ سے داؤد الاجاجی سے ابی جعفر محمد بن علی فرمایا کہ امیر المومنینؑ سے فرمان خداوندی کے بارے سوال ہوا فاختلف الاحزاب من بینہم تو آپ نے فرمایا تین قسم کی گشادگیاں ہونگی انکا نظار کرو عرض کیا گیا وہ کیا ہوگی تو آپ نے فرمایا اہل شام کا آپس کا اختلاف اور خراسان سے سیاہ جھنڈے اور ماہ رمضان میں گھبراہٹ تو عرض کیا گیا کہہ وہ رمضان کے مہینے میں کیا گھبراہٹ ہوگی پس آپ نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں اللہ کا یہ قول نہیں سنا **نَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ**: اور وہ نشانی یہ ہوگی کہ جو ان لڑکی اپنے پردے سے نکلے آئے گی اور سویا ہوا بیدار ہو جائے گا اور بیدار گھبراہٹ میں آجائے گا (ایضاً)

محمد بن عباس راوی ہے کہ حدیثنا احمد بن الحسن بن علی قال حدثنا ابی سے ابیہ سے محمد بن اسماعیل سے حنان بن سدیر سے ابی بصیر سے ابی جعفر فرمایا کہ میں نے آپ سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں پوچھا **نَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ**: فرمایا کہ یہ آیت ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے اور بنو امیہ کے بارے میں اتری ہے ہمارے لیے سلطنت ہوگی انکی گردنیں انتہائی ذلت اور دشواری سے ہمارے سامنے بڑے تکبر و عزت کے بعد جھک جائیں گی (تاولیل الآیات الظاہرہ مخطوطہ)

اور ان سے یہ بھی روایت ہے حدیثنا حسین بن محمد سے محمد بن عیسیٰ سے یونس سے بعض اصحابنا سے ابی جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے سوال کیا **نَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ**: فرمایا اسکے لیے بنو امیہ کی گردنیں جھک جائیں گی اور یہ سب سورج کی طرح ظاہر و باہر ہوگا اور امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ باہر تشریف لائیں گے زوال شمس کے وقت اور سورج لوگوں کے سروں پر ایک گھڑی تک ٹھہرے گا حتیٰ کہ آپکا چہرہ مبارک

نظر آئے اور لوگ آپکے حسب و نسب کو پہچان لیں پھر فرمایا کہ بنو امیہ میں سے ایک آدمی ایک درخت کے پہلو میں چھپ جائے گا تو وہ درخت کہے گا میرے پیچھے بنو امیہ کا ایک آدمی ہے اسے قتل کرو (تاویل الآيات الظاهر مخطوطہ)

ان ہی سے یہ بھی روایت ہے قال حدثنا الحسين بن احمد سے محمد بن عيسى سے يونس قال حدثنا صفوان بن يحيى سے ابى عثمان سے معلى بن خنيس سے ابى عبد الله فرمایا کہ امير المؤمنينؑ نے فرمایا کہ تین گشادگیوں کا انتظار کرو عرض کیا گیا کہ وہ کیا ہیں فرمایا اہل شام کا آپس میں اختلاف اور خراسان سے سیاہ جھنڈے اور رمضان کے مہینہ میں گھبراہٹ عرض کیا گیا ماہ رمضان میں کیا گھبراہٹ ہوگی فرمایا کیا آپ نے قرآن میں فرمان خداوندی نہیں سنا سنا نَزَّلَ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ: فرمایا کہ جو ان لڑکیاں اپنے پردوں سے باہر آجائیں گی سو یا ہوا پیدا ہو جائے گا اور بیدار گھبرائے گا (تاویل الآيات الظاهرہ مخطوطہ)

اور ابوالورد سے سند کے ساتھ روایت ہے کہ ابو جعفرؑ نے قول خداوندی کے بارے فرمایا لَيْسَ نَزَّلَ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ: فرمایا کہ یہ آواز ہوگی آدمی کے اپنے نام اور اسکے باپ کے نام پر

الموامش:

- (*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
- (1) الشعراء: 4.
 - (2) الروضة: ص 310.
 - (3) تفسير القمي — ج 2 ص 118.
 - (4) كتاب الغيبة: ص 139.
 - (5) ليس في المصدر.
 - (6) كتاب الغيبة: ص 137.
 - (7) كتاب الغيبة — ص 138.

(8) المصدر السابق.

(9) كتاب الغيبة — ص 139.

(10) تأويل الآيات الظاهرة — مخطوط.

(11) المصدر السابق.

(12) المصدر السابق.

(13) المصدر السابق.

(14) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

((أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ، ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ(1)*)

بھلا دیکھ اگر ہم انہیں چند سال فائدہ اٹھانے دیں پھر ان کے پاس وہ عذاب آئے جس کا وعدہ کیا جاتا ہے

محمد بن عباس: قال: حدثنا الحسين بن أحمد، عن محمد بن عيسى، عن يونس، عن صفوان (بن يحيى) عن أبي عثمان، عن معلى بن خنيس، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل: ((أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ، ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ)) قال: خروج القائم عليه السلام، ((مَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَعُونَ)) قال: هم بنو أمية الذين متعوا بدنياهم (في دنياهم) (2).

محمد بن عباس قال حدثنا الحسين بن أحمد سے محمد بن عیسیٰ سے یونس سے صفوان بن یحییٰ سے ابی عثمان سے معلیٰ بن خنیس سے ابی عبد اللہ اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے فرماتے ہیں **أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ، ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ**: فرمایا کہ خراج قائم ہما **مَا أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَعُونَ**: فرمایا یہ بنو امیہ ہیں جنکو انکی دنیا میں دنیا کا نفع دیا گیا (تاویل الآيات الظاهرة مخطوطہ

الهوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الشعراء: 205_206.

(2) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

((وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ)) (1) *

اور ظالموں کو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ کس کروٹ پر پڑتے ہیں

ابن بابویہ: قال: حدثني محمد بن علي ماجيلويه رضي الله عنه قال: حدثنا علي بن إبراهيم عن أبيه، عن علي بن معبد، عن الحسين بن خالد، عن علي بن موسى الرضا عليه السلام، عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من أحب أن يتمسك بديني ويركب سفينة النجاة بعدي، فليقتدي بعلي بن أبي طالب عليه السلام وليعاد عدوه وليوال وليه، فإنه (خليفة) (2) ووصيي وخليفتي على أمتي في حياتي وبعد وفاتي، وهو أمير (إمام) كل مسلم، وأمير كل مؤمن بعدي، قوله قولي، وأمره أمري ونهيه نهيي، وتابعه تابعي، وناصره ناصري، وخاذله خاذلي.

ثم قال صلى الله عليه وآله وسلم: من فارق علياً بعدي لم يرني ولم أره يوم القيامة، ومن خالف علياً حرم الله عليه الجنة وجعل مأواه النار (وبئس المصير)، ومن خذل علياً خذله الله يوم يعرض عليه ومن نصر علياً نصره الله يوم يلقاه، ولقنه حجته عند المنازلة (المسألة).

ثم قال صلوات الله عليه وآله: (و) الحسن والحسين إماما أمتي بعد أبيهما، وسيدا شباب أهل الجنة، وأمهما سيدة نساء العالمين، وأبوهما سيد الوصيين، ومن ولد الحسين تسعة أئمة تاسعهم القائم عليه السلام من ولدي، طاعتهم طاعتي ومعصيتهم معصيتي، إلى الله أشكو المنكرين لفضلهم والمضيعين لحقهم (لحرمتهم) بعدي، وكفي بالله ولياً، وكفي بالله نصيراً (وناصراً) لعترتي وأئمة أمتي ومنتقماً من الجاحدين لحقهم، ((وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ)) (3).

ابن بابویہ نے روایت کیا ہے قال حدثني محمد بن علي ماجيلويه قال حدثنا علي بن ابراهيم سے ابيہ سے علی بن معبد سے الحسين بن خالد سے علی بن موسى الرضا سے ابيہ سے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو پسند کرے کہ میرے دین کو تھامے اور کشتی نجات میں سوار ہو میرے بعد تو وہ علی بن ابی طالب کی اقتداء کرے اور اسکے دشمن سے دشمنی کرے اور اسکے دوست سے دوستی کرے پس بیشک وہ میرا خلیفہ ہے اور میرا وصی ہے اور میری زندگی میں میری امت پر میرا خلیفہ ہے اور میری وفات کے بعد بھی خلیفہ ہے اور وہ ہر مسلمان کا امام ہے: اور ہر مومن کا میرے بعد امام ہے اسکی بات میری بات ہے اور اسکا امر میرا امر ہے اور اسکی نبی میری نبی ہے اسکا تابع دار میرا تابع دار ہے اور اسکا مددگار میرا مددگار ہے اور اسے رسوا کرنے والا میرا رسوا کرنے والا ہے پھر آپ نے فرمایا جو میرے بعد علی سے الگ ہو اوہ مجھے نہ دیکھ سکے گا اور نہ ہی میں اسے قیامت کو دیکھوں گا اور جو علی کا مخالف ہو گا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اسکا ٹھکانا جہنم بنا دیا ہے اور وہ بدترین ٹھکانا

ہے اور جو علیؑ کو رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو پیشی والے دن رسوا کرے گا اور جو علیؑ کی مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کے دن مدد کریں گے اور اسے مسائلہ یعنی سوال و جواب کے موقع پر حجت کی تلقین کریں گے پھر آپؑ نے فرمایا کہ الحسنؑ والحسینؑ میری امت کے امام ہونگے اپنے باپ کے بعد اور اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہونگے اولاد کی والدہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہوگی اور انکا باپ تمام وصیوں کا سردار ہوگا اور حسینؑ کی اولاد سے نو امام ہونگے ان میں نویں قائم ہونگے جو کہ میری نسل سے ہونگے انکی اطاعت میری اطاعت ہے اور انکی معصیت میری معصیت ہے میں اللہ سے ہی ان لوگوں کی شکایت کرتا ہوں جو آپکے فضل کے منکر ہیں اور انکے حق اور حرمت کو ضائع کرنے والے ہیں میرے بعد اور اللہ ہی کافی کار ساز ہے اور اللہ ہی کافی مددگار ہے میری اولاد کے لیے اور میری امت کے ائمہ کے لیے اور انتقام لینے والا ہے انکار کرنے والوں سے انکے کینے کی وجہ سے اور یہ مطلب ہے آیت **كُلُّ سَعِيْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيُّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ**: (کمال دین و تمام النعمہ ص ۲۶۰)

الھوامش:

- (*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
- (1) الشعراء: 227.
- (2) لیس فی المصدر.
- (3) کمال الدین و تمام النعمۃ _ ج 1 ص 260.

((أَمَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)) (1) (*)

بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے

محمد بن العباس: عن حميد (أحمد بن زياد، عن الحسين بن محمد بن سماعة، عن إبراهيم بن عبد الحميد، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن القائم عليه السلام إذا خرج دخل المسجد الحرام فيستقبل القبلة (الكعبة) ويجعل ظهره إلى المقام ثم يصلي ركعتين ثم يقوم فيقول:

يا أيها الناس أنا أولى الناس بآدم عليه السلام، يا أيها الناس أنا أولى الناس بإبراهيم عليه السلام، يا أيها الناس أنا أولى الناس بإسماعيل عليه السلام، يا أيها الناس أنا أولى الناس بمحمد صلى الله عليه وآله، ثم يرفع يديه إلى السماء ويدعو ويتضرع حتى يقع على وجهه، وهو قول الله عز وجل: ((أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ، أَلِلهَ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ)) (2).

عنه: بالإسناد عن (إبراهيم) (3) عليه السلام بن عبد الحميد، عن محمد بن مسلم، عن أبي جعفر (أبي عبد الله) عليه السلام في قول الله عز وجل: ((أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ)) قال: هذه (الآية) (4) نزلت في القائم من آل محمد عليهم السلام إذا خرج تعمم وصلى عند المقام وتضرع إلى ربه فلا ترد له رايته (5).

علي بن إبراهيم: قال: حدثني أبي عن الحسن بن علي بن فضال، عن صالح بن عقبة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: نزلت في القائم من آل محمد عليهم السلام، هو والله المضطر إذا صلى في المقام ركعتين ودعا (إلى) الله (6) فأجابه ويكشف السوء ويجعله خليفة في الأرض.

وهذا مما ذكرنا أن تأويله بعد تنزيله (7).

محمد بن إبراهيم النعماني: قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني محمد بن علي التيملي عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، وحدثني غير واحد عن منصور بن يونس بن بزرج، عن إسماعيل بن جابر، عن أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام أنه قال: يكون لصاحب هذا الأمر غيبة في بعض هذه الشعاب _وأومى بيده إلى ناحية ذي طوى_ حتى إذا كان قبل خروجه انتهى (أتى) المولى الذي معه حتى يلقى بعض أصحابه فيقول: كم أنتم ههنا؟ فيقولون (فيقول) نحو من أربعين رجلاً، فيقول: كيف أنتم إذا (لو) رأيتم صاحبكم؟ فيقولون والله لو نادى (بنا) الجبال لناويناها معه، ثم يأتيهم من القابلة فيقول: أشيروا إلى رؤسائكم وأخياركم عشرة، فيشيرون له إليهم، فينطلق بهم حتى يلقوا صاحبهم ويعددهم الليلة التي تليها.

ثم قال أبو جعفر عليه السلام: والله لكأني أنظر إليه وقد أسند ظهره إلى الحجر فينشد الله حقه، ثم يقول: يا أيها الناس من يحاجني في الله فأنا أولى الناس بالله، يا أيها الناس من يحاجني في آدم فأنا أولى الناس بآدم عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في نوح فأنا أولى الناس بنوح عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في إبراهيم فأنا أولى الناس بإبراهيم عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في موسى فأنا أولى الناس بموسى عليه السلام، أيها الناس من يحاجني بعيسى (في عيسى) فأنا أولى الناس بعيسى عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في محمد صلى الله عليه وآله فأنا أولى الناس بمحمد، أيها الناس من يحاجني في كتاب الله فأنا أولى الناس بكتاب الله، ثم ينتهي إلى المقام فيصلي عنده ركعتين وينشد الله حقه.

ثم قال أبو جعفر عليه السلام: وهو والله المضطر الذي يقول الله (فيه) **(أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)** فيه نزلت (8).

علي بن إبراهيم: قال: حدثني أبي، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن أبي خالد الكالبي، قال: قال أبو جعفر عليه السلام: والله لكأني أنظر إلى القائم عليه السلام وقد أسند ظهره إلى الحجر، ثم ينشد الله حقه، ثم يقول: يا أيها الناس من يحاجني في الله فأنا أولى بالله، أيها الناس من يحاجني في آدم فأنا أولى بآدم عليه السلام، (يا) أيها الناس من يحاجني في نوح فأنا أولى بنوح عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في إبراهيم فأنا أولى بإبراهيم عليه السلام، يا أيها الناس من يحاجني في موسى فأنا أولى بموسى عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في عيسى فأنا أولى بعيسى عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في رسول الله (محمد) فأنا أولى برسول الله (محمد) صلى الله عليه وآله، أيها الناس من يحاجني في كتاب الله فأنا أولى بكتاب الله، ثم ينتهي إلى المقام فيصلي ركعتين وينشد الله حقه.

ثم قال أبو جعفر عليه السلام: هو والله (المضطر في كتاب الله) في قوله: **(أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)** فيكون أول من يبايعه جبريل ثم الثلثمائة والثلاثة عشر رجلاً فمن كان ابتلي بالمسير وافي (وافاه) ومن لم يتل بالمسير فُقد من فراشه، وهو قول أمير المؤمنين عليه السلام: (هم المفقودون من (عن) فرشهم) (و) ذلك قول الله: **(فَأَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً)** (قال): الخيرات الولاية.

وقال في موضع آخر: **(وَلَكِنَّ أٰخَرَنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ)** وهم (والله) أصحاب القائم عليه السلام يجتمعون (والله) إليه في ساعة واحدة، فإذا جاء إلى البيداء يخرج إليه جيش السفياي فيأمر الله الأرض فتأخذ أقدامهم وهو قوله: **(رَ لَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ، وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ)** يعني بالقائم من آل محمد عليهم السلام **(وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاطُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ)** (إلى قوله): **(وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ)** (يعني) ألا يعذبوا **(كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ)** يعني من كان قبلهم من المكذبين هلكوا (9).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں کہ حمید احمد بن زیاد سے الحسین بن محمد بن سماعته سے ابراہیم بن عبد الحمید سے ابی عبد اللہؑ فرمایا کہ قائمؑ جب نکلے گا تو مسجد حرام میں داخل ہو گا اور قبلہ کی طرف منہ کرے گا اور اپنی پشت مقام ابراہیم کی طرف کرے گا پھر دو رکعت نماز ادا کرے گا پھر کھڑا ہو کر کہے گا اے لوگو میں سب لوگوں سے زیادہ آدم کے قریب اور اسکا ولی ہوں اے لوگو میں ابراہیم کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو میں اسماعیل کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو میں محمدؐ کے زیادہ قریب ہوں پھر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے گا اور دعا کرے گا اور گڑ گڑائے گا حتیٰ کہ اپنے چہرے کے بل گر جائے گا اور یہ قول خداوندی ہے **أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ** تاویل الآيات الظاہرہ مخطوطہ

علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے حدیثیابی سے الحسن بن علی بن فضال سے صالح بن عقبہ سے ابی عبد اللہ فرمایا یہ آیت قائم من آل محمد کے بارے نازل ہوئی ہے اور وہی اللہ کی قسم مجبور و مضطر ہو گا جب وہ مقام ابراہیم کے پاس دور کعت ادا کرے گا اور اللہ سے دعا کرے گا پس اللہ قبول فرمائیں گے اور تکلیف پریشانی دور کر دیں گے اور سے زمین میں خلیفہ بنائیں گے اور یہ جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس آیت کی تاویل ہے اسکے نزول کے بعد ہوئی ہے (تفسیر مرقی ص ۱۲۹)

محمد بن ابراہیم نعمانی راوی ہے قال اخبرنا احمد بن محمد بن سعید قال حدیثی محمد بن علی التمیمی سے محمد بن اسماعیل بن بزیر و حدیثی غیر واحد سے منصور سے یونس سے بزیر سے اسماعیل بن جابر سے ابی جعفر محمد بن علی آپ نے فرمایا کہ صاحب امر کے لیے ان بعض گھاٹیوں میں چھپ جانا ہو گا اور آپ نے ذی طوی کی جانب اشارہ فرمایا حتی کہ جب آپ کے خروج سے تھوڑی دیر پہلے ہو گی تو وہ غلام جو کہ آپ کے ساتھ ہو گا آئے گا حتی کہ آپ کے بعض اصحاب سے ملے گا اور کہے گا کہ تم یہاں کتنے ہو تو وہ کہیں گے ہم چالیس آدمیوں کے قریب ہیں پھر وہ کہے گا تمہارا کیا حال ہو گا جب اگر تم اپنے صاحب کو دیکھ لو تو وہ کہیں گے اللہ کی قسم اگر ہمیں پہاڑ آواز دے تو ہم اسکے ہمراہ نہ آ کرینگے پھر وہ آنے والی اگلی رات کو آئے گا اور کہے گا اپنے سربراہ اور عمدہ دس آدمیوں کی طرف اشارہ کرو تو وہ اپنے میں سے دس آدمیوں کی طرف اشارہ کرینگے تو وہ ان کے لے کر چلا جائے گا حتی کہ وہ ان کے صاحب سے ملیں گے اور ان سے متصل آنے والی رات کا وعدہ کرے گا پھر ابو جعفر نے فرمایا اللہ کی قسم گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ حجر اسود کی طرف اپنی پشت ٹیکے ہوئے ہونگے اور اللہ کی قسم کھائیں گے اور پھر کہیں گے اے لوگو مجھ سے اللہ کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں اللہ کے سب سے قریب ہوں اے لوگوں کون مجھ سے آدم کے بارے حجت کر سکتا ہے میں آدم کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو مجھ سے نوح کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں سب لوگوں سے زیادہ نوح کے قریب ہوں اے لوگو مجھ سے ابراہیم کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں ابراہیم کا ولی ہوں اے لوگو مجھ سے موسیٰ کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں سب سے زیادہ موسیٰ کے قریب ہوں اے لوگوں مجھ سے عیسیٰ کے بارے کون حجت کر سکتا ہے میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ کے قریب ہوں اے لوگوں کون مجھ سے محمد کے بارے حجت کر سکتا ہے میں محمد کے سب سے زیادہ قریب ہوں اے لوگو کون مجھ سے کتاب اللہ کے بارے حجت کر سکتا ہے میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کے قریب ہوں پھر آپ مقام ابراہیم پر پہنچے گے اور اسکے پاس دور کعت ادا کرینگے اور اللہ کی

قسم کھائیں گے پھر فرمایا ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ وہی اللہ کی قسم مضطر ہے جسکے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں **أَمَّنْ يُجِيبُ**

الْمُضْطَرُّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ: یہ اسی کے بارے نازل ہوئی ہے (کتاب الغیبہ ص ۹۵)

علی بن ابراہیم راوی ہے قال حدیثی ابی سے ابن ابی عمیر سے منصور سے یونس سے ابی خالد الکابی فرمایا کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا اللہ کی قسم گویا میں قائمؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے حجر کی طرف اپنی پشت لگا رکھی ہے پھر آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں پھر فرماتے ہیں اے لوگو! اللہ کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کرے گا میں اللہ کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے کون آدم کے بارے حجت کرے گا میں آدم کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے نوح کے بارے حجت کرے گا میں نوح کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے ابراہیم کے بارے حجت کرے گا میں ابراہیم کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے موسیٰ کے بارے حجت کرے گا میں موسیٰ کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے عیسیٰ کے بارے حجت کرے گا میں عیسیٰ کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے رسول اللہ کے بارے حجت کرے گا میں محمد کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو! مجھ سے کتاب اللہ کے بارے حجت کرے گا میں کتاب کے زیادہ قریب ہوں پھر آپ مقام ابراہیم پر پہنچیں گے اور دو رکعت نماز پڑھیں گے اور اللہ کے حق کی قسم کھائیں گے پھر ابو جعفرؑ نے فرمایا یہ ہی اللہ کی قسم مضطر ہے جو کہ اللہ کی کتاب میں ہے **أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرُّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ**: چنانچہ سب سے پہلے جبرئیل اسکے ہاتھ پر بیعت کرینگے پھر تین سو تیرہ آدمی پس جو تو سفر سے مبتلا کیا گیا وہ تو آپ سے عہد پورا کریگا اور جو سفر سے مبتلا نہ ہو گا وہ بستر سے گم ہو گا اور یہ ہی مطلب ہے امیر المؤمنین کے قول کا کہ وہ لوگ اپنے بستروں سے گم ہوں گے اور یہ ہی مطلب ہے اللہ کے قول **كَافَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا** فرمایا الخیرات سے مراد ولایت ہے۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا **لَنْ أَخْرُنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ**: تو یہ اللہ کی قسم اصحاب قائم ہونگے جو کہ اللہ کی قسم ایک گھڑی میں ہی جمع ہو جائینگے جب آپ بید آئے مقام کی طرف آئیں گے تو آپ کی طرف جیش سفیانی نکلے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرمائیں گے وہ انکے قدموں کو پکڑے گی اور یہ مطلب ہے قول خداوندی کا **(كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ)** یعنی یہ کہ انکو

عذاب نہ دیا جائے من كان قبلهم من المكذبين هلکوا یعنی جو لوگ ان سے پہلے مکذبین میں سے تھے وہ ہلاک کئے گئے (تفسیر قمی ص ۲۰۵)

الھوامش:

- (*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
- (1) النمل: 62.
 - (2) تأویل الآیات الظاہرة_ مخطوط.
 - (3) لیس فی المصدر.
 - (4) لیس فی المصدر.
 - (5) تأویل الآیات الظاہرة.
 - (6) لیس فی المصدر.
 - (7) تفسیر القمی _ ج 2 ص 129.
 - (8) کتاب الغیبة_ ص 95.
 - (9) تفسیر القمی_ ج 2 ص 205.

((وَأُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ) (1)*)

اور ہم چاہتے تھے کہ ان پر احسان کریں جو ملک میں کمزور کیے گئے تھے اور انہیں سردار بنادیں اور انہیں وارث بنائیں

محمد بن الحسن الشیبانی: فی کشف البیان قال: روی عن الباقر والصادق علیہما السلام أن فرعون وهامان ههنا شخصان من جبابرة قریش یحییہما اللہ تعالیٰ عند قیام القائم من آل محمد علیہ السلام فی آخر الزمان فینتقم منهما بما أسلفا (2).

(والروایات فی أن هذه الآیة نزلت فی الأئمة من آل محمد علیہم السلام كثيرة مذکورة فی کتاب البرهان (3))

أبو جعفر محمد بن جریر الطبری: فی مسند فاطمة علیها السلام قال: أخبرنا أبو المفضل قال: حدثني علي بن الحسين المنقري الكوفي قال: حدثني أحمد بن زيد الدهان، عن المحول (مكحول) بن إبراهيم، عن رشم (رستم) بن عبد الله بن خالد المخزومي، عن سليمان الأعمش، عن محمد بن خلف الطاهري، عن زازان، عن سلمان.

قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله: إن الله تبارك وتعالى لم يبعث نبياً ولا رسولاً إلا جعل له اثني عشر نقيباً، فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وآله: لقد عرفت هذا من أهل الكتابين، فقال (يا سلمان) **(4)** هل علمت من نقبائي (ومن) **(5)** الاثنا عشر الذين اختارهم الله للأمة من بعدي؟ فقلت: الله ورسوله أعلم، فقال: يا سلمان خلقتي الله من صفوة نوره ودعاني فأطعته وخلق من نوري علياً عليه السلام ودعاه فأطاعه وخلق (متي) **(6)** ومن نور علي فاطمة عليها السلام فدعاها فأطاعته، وخلق مني وعلي فاطمة الحسن عليه السلام فدعاها فأطاعه وخلق مني وعلي ومن علي فاطمة الحسين عليه السلام فدعاها فأطاعه.

ثم سَمَّانا بخمسة أسماء من أسمائه، فالله الحمود وأنا محمد، والله العلي فهذا علي، والله الفاطر فهذه فاطمة، والله (ذو) الإحسان وهذا الحسن، والله الحسن وهذا الحسين، ثم خلق منا ومن نور الحسين تسعة أئمة فدعاهم فأطاعوه قبل أن يخلق الله (يخلق) سماءً مبنية ولا أرضاً مدحية ولا ملكاً ولا بشراً (دوننا) **(7)** نوراً (وكننا) نسبح الله (ثم) نسمع (له) ونطيع.

(قال سلمان): فقلت: يا رسول الله صلى الله عليه وآله بأبي أنت وأمي فما لمن عرف هؤلاء؟ فقال يا سلمان: من عرفهم حق معرفتهم واقتدى بهم ووالى وليهم وتبرأ من عدوهم فهو والله منا يرد حيث نرد ويسكن حيث نسكن فقلت: يا رسول الله صلى الله عليه وآله فهل يمكن إيمان بهم بغير معرفة بأسمائهم وأنسابهم؟ فقال: لا (يا سلمان)، فقلت: يا رسول الله فأني لي بهم وقد عرفت إلى الحسين عليه السلام؟ قال: ثم سيد العابدين علي بن الحسين عليه السلام ثم ابنه محمد علي عليه السلام باقر علم الأولين والآخريين من النبيين والمرسلين، ثم (ابنه) جعفر بن محمد لسان الله الصادق عليه السلام ثم (ابنه) موسى بن جعفر عليه السلام الكاظم غيظه في سبيل الله عز وجل (صبراً في الله)، ثم (ابنه) علي بن موسى الرضا لأمر الله عليه السلام، ثم (ابنه) محمد بن علي عليه السلام المختار من خلق الله، ثم (ابنه) علي بن محمد الهادي إلى الله، ثم الحسن بن علي عليه السلام الصامت الأمين لسر الله، ثم ابنه محمد بن الحسن (الهادي) **(8)** المهدي (الناطق) **(9)** القائم بحق الله (بأمر الله) عليه السلام.

ثم قال صلى الله عليه وآله: يا سلمان، إنك مدركه ومن كان مثلك ومن تولاه بحقيقة المعرفة.

قال سلمان: فشكرت الله (كثيراً) **(10)** ثم قلت: (يا رسول الله) **(11)** وإني مؤجل إلى عهده؟ قال: يا سلمان اقرأ (فقرأ قوله تعالى): (فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا * ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا) قال سلمان: فاشتد بكائي وشوقي ثم قلت: يا رسول الله، أبعهد منك؟ فقال: إي والله الذي أرسل محمداً (أرسلني) بالحق مني ومن علي وفاطمة والحسن والحسين والتسعة، وكل من هو منا (ومعنا) ومضام فينا، إي والله (يا سلمان) **(12)** ليحضرن إبليس (له) وجنوده، وكل من محض الإيمان محضاً ومحض الكفر محضاً حتى يؤخذ بالقصاص والأوتار (والأنوار) **(13)** ولا يظلم ربك أحداً، ويحقق (وذلك) تأويل هذه الآية: يُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ * وَنَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمَ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ قال سلمان: فقممت من بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وما يبالي سلمان متى لقي الموت أو الموت لقيه (فقممت من بين يديه وما أبالي لقيت الموت أو لقيني) **(14)**.

محمد بن حسن الشیبانی کشف البیان میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ امام باقر و صادقؑ سے روایت ہے کہ فرعون و ہارون یہاں قریش کے جابروں میں سے دو شخص ہیں جنکو اللہ تعالیٰ قائم من ال محمد کے قیام کے وقت زندہ کریگا آخر زمانے میں پھر ان سے جو بھی پہلے گناہ کئے ہیں یا ظلم کیے ہیں انکا انتقام لے گا (کشف البیان)

اور وہ روایات جن میں یہ آتا ہے کہ یہ آیات ائمہ آل محمد کے بارے نازل ہوئی ہیں بہت زیادہ ہیں جو کہ کتاب البرہان میں مذکور ہیں (یہ عبارت مؤلف کتاب کی ہے)

ابو جعفر محمد بن جریر طبری سند فاطمہ میں روایت کرتے ہیں اخبارنا ابوالمفضل قال حدثنی علی بن الحسین المنقری الکوفی قال حدثنی احمد بن زید الدھان سے المحمool بن ابراہیم سے اشدم (رستم) بن عبد اللہ بن خالد الخزوی سے سلیمان الاعمش سے محمد بن خلف الطاہری سے زازان سے سلیمان نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور کوئی رسول مبعوث نہیں کیا مگر اسکے لیے بارہ نقیب مقرر فرمائے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بیشک یہ تو مجھے دونوں اہل کتاب سے معلوم ہوا ہے فرمایا اے سلمان کیا تجھے میرے نقباء معلوم ہیں اور وہ کون ہیں جنکو اللہ نے میرے بعد بارہ آدمیوں کو چنا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول جانتے ہیں پس آپ نے فرمایا اے سلمان اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خالص نور سے پیدا فرمایا اور مجھے بلایا تو میں نے اطاعت کی اور حکم مانا اور میرے نور سے علی کو پیدا کیا اور پھر اسے بلایا تو اس نے بھی اطاعت کی اور علی کے نور سے فاطمہ کو پیدا کیا اور پھر اسے بلایا تو اس نے بھی اطاعت کی اور مجھ سے اور علی سے اور فاطمہ سے حسن کو پیدا کیا اور اسکو بلایا پس اس نے بھی اطاعت کی اور مجھ سے اور علی سے اور فاطمہ سے حسین کو پیدا کیا اور پھر اسکو بلایا تو اس نے بھی اطاعت کی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ ناموں سے ہمارے نام رکھے پس اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ العلی ہے اور یہ علی ہیں اور اللہ الایطر ہے اور یہ فاطمہ ہیں اور اللہ ذوالاحسان ہے اور یہ الحسن ہیں اور اللہ محسن ہے اور یہ الحسین ہیں پھر مجھ سے اور نور حسین سے نوائمہ پیدا فرمائے پس انکو بلایا تو انہوں نے بھی اطاعت کی یہ سب اس سے قبل ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمان بنائے ہوئے اور زمین پھیلائی ہوئی پیدا کرتے اور نہ ہی فرشتے کو اور نہ ہی انسان کو ہمارے علاوہ پیدا کیا تھا ہمیں ہی نور بنایا اور ہم تسبیح کرتے تھے وہاں پر اور اللہ کی بات سنتے اور مانتے تھے سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ قربان ہوں جو انکو پہچانے اسکو یا ملے گا پس آپ نے فرمایا اے سلمان جو ان کو پہچانے جیسے انکو پہچاننے کا حق ہے اور انکی افتداء کرے

اور انکے ولی سے دوستی کرے اور انکے دشمن سے بیزاری کرے پس وہ اللہ کی قسم ہم میں سے ہوگا جہاں ہم وارد ہونگے وہ وارد ہوگا اور جہاں ہم رہیں گے وہ رہے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ان پر ایمان بغیر ان کے اسماء اور انساب کی معرفت کے ممکن ہے فرمایا اے سلیمان نہیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پس میں ان تک کیسے جاسکتا ہوں میں تو صرف حسینؑ تک کو پہچانتا ہوں فرمایا پھر سید العابدینؑ علی بن حسینؑ پھر ان کے بیٹے محمد بن علیؑ باقر جو کہ علم الاولین و آخرین من النبیین والمرسلین پھر ان کے بیٹے جعفر بن محمدؑ لسان اللہ الصادقؑ پھر ان کے بیٹے علی بن موسیٰ الرضاؑ الامیر اللہ پھر ان کے بیٹے محمد بن علیؑ المختار من خلق اللہ پھر ان کے بیٹے علی بن محمد بن الہادیؑ اللہ پھر الحسن بن علیؑ الصامت الامین لسیر اللہ پھر ان کے بیٹے محمد بن الحسنؑ الہادی المہدی الناطق القائم بحق اللہ بامر اللہ پھر فرمایا رسول اللہؐ نے اے سلمان پیشک تو انہیں پالے گا اور وہ بھی جو تجھ سا ہوگا اور جو ان سے حقیقی دوستی رکھے گا، معرفت رکھے گا سلمان نے کہا پس میں نے اللہ کا بہت شکر ادا کیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہؐ پیشک میں انکے عہد تک وقت دیا جاؤں گا فرمایا اے سلمان اللہ کا قول پڑھو (فَإِذَا جَاءَ وَعَدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا * ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا) سلمان فرماتے ہیں کہ میرا رونا اور شوق شدید ہو گیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا آپ کے عہد سے ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم جس نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے میری طرف سے اور علیؑ کی طرف سے فاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ اور نود یگر کی طرف سے اور ہر وہ جو ہم سے ہونگے اور ہمارے ہمراہ ہونگے اور ہمارے معاملے میں تکلیف دیا جائے گا ہاں اللہ کی قسم اے سلمان ابلیس اور اسکا لشکر حاضر ہونگے اور ہر وہ حاضر ہوگا جو کہ خالص ایمان والا ہوگا اور وہ بھی حاضر ہوگا جو خالص کفر والا ہوگا حتیٰ کہ قصاص و بدلہ و معاوضہ لیا جائے گا اور تیرا رب ظلم نہیں کرے گا کسی پر اور حقیقت کرے گا اور یہ ہی اس آیت کی تاویل ہے کہ (ثَوِيدٌ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَيْمَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ * وَنَمُكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ) سلمانؑ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے سامنے سے اٹھا اور پھر سلمانؑ کو پروا نہ ہوگی کہ کب موت کو ملے یا موت اسے ملے یعنی مجھے کوئی پروا نہ تھی کہ اب میں موت سے ملاقات کروں یا موت مجھ سے ملے (دلائل الامامتہ ص ۲۳۷)

(* الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) القصص:5.

(2) كشف البيان_ مفقود.

(3) ما بين القوسين من كلام المؤلف ره.

(4) ليس في المصدر.

(5) ليس في المصدر.

(6) ليس في المصدر.

(7) ليس في المصدر.

(8) ليس في المصدر.

(9) دلائل الإمامة_ ص 237.

(10) ليس في المصدر.

(11) دلائل الإمامة _ ص 237.

(12) ليس في المصدر.

(13) ليس في المصدر.

(14) دلائل الإمامة_ ص 237.

((الم، غَلِبَتِ الرُّومُ، فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ)) الى قوله تعالى ((وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ

الْمُؤْمِنُونَ، بِنَصْرِ اللَّهِ)) (1) (*)

الف، لام، میم اہل روم مغلوب ہو گئے، نزدیک کے ملک میں، اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے، اللہ کی مدد سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے، اور وہ غالب ہے مہربان ہے،

محمد بن العباس: قال: حدثنا الحسن بن محمد بن جمهور القمي، عن أبيه، عن جعفر بن بشير الوشاء، عن ابن مسكان، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام، قال: سألته عن تفسير (الم، غَلِبَتِ الرُّومُ) قال: هم بنو أمية وإنما أنزلها الله عز وجل (الم، غَلِبَتِ الرُّومُ، فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ، فِي بَضْعِ سِنِينَ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ،

بَنْصُرِ اللَّهِ) عند قيام القائم عليه السلام (2).

عنه قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد، عن الحسن بن القاسم (قال) قراءة عن علي بن إبراهيم المعلى، عن الفضيل (بن فضيل) بن إسحاق، عن يعقوب بن شعيب، عن عمران بن ميثم، عن عبادة (عناية) عن علي عليه السلام قال: قوله (عز وجل): **إِذْ غَلَبَتِ الرُّومُ** (هي) فينا وفي بني أمية (3).

أبو جعفر محمد بن جرير الطبري: في مسند فاطمة قال: حدثني أبو المفضل محمد بن عبد الله قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال: حدثنا إسحاق بن محمد بن سميع، عن محمد بن الوليد، عن يونس بن يعقوب، عن أبي عبد الله الصادق عليه السلام في قوله عز وجل: **(وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ، بَنْصُرِ اللَّهِ)** قال في قبورهم بقيام القائم عليه السلام (4).

محمد بن عباس راوی ہے قال حدثنا الحسن بن محمد بن جمہور القمى سے ابیہ سے جعفر بن بشیر الوشاش سے ابن مسکان سے ابی بصیر سے ابی عبد اللہ کہ میں نے اس آیت کی تفسیر پوچھی ام، **غَلَبَتِ الرُّومُ** فرمایا کہ یہ بنو امیہ ہیں اور بیشک اللہ عزوجل نے اتاری آیت (الم، **غَلَبَتِ الرُّومُ، فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ، فِي بَضْعِ سِنِينَ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ، بَنْصُرِ اللَّهِ)** یعنی قیام قائم کے وقت (تاویل الآيات الظاهرة مخطوطہ)

اور ان سے ہی روایت ہے قال حدثنا احمد بن محمد بن سعيد سے الحسن بن القاسم قال قراءة سے علی بن ابراهیم المعلى سے الفضیل بن فضیل بن اسحاق سے یعقوب بن شعیب سے عمران بن ميثم سے عباده سے مولا علیؑ نے فرمایا کہ فرمان اللہ عزوجل ہے ام، **غَلَبَتِ الرُّومُ** یہ تو ہم میں ہے اور بنو امیہ میں ہے (تاویل الآيات الظاهرة مخطوطہ)

ابو جعفر محمد بن جریر طبری سند فاطمہؑ میں کہتے ہیں قال حدثني ابو الفضل محمد بن عبد الله قال حدثنا محمد بن همام قال حدثنا جعفر بن محمد بن مالك قال حدثنا اسحاق بن محمد بن سميع سے محمد بن الوليد سے يونس بن يعقوب سے ابی عبد اللہ الصادق اللہ عزوجل کا قول ہے **وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ، بَنْصُرِ اللَّهِ** فرمایا یہ اپنی قبروں میں قائم کے مقام کے وقت خوش ہونگے (دلائل الامامة ص ۲۴۸)

الهوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الروم: 1_5.

(2) تأویل الآیات الظاہرة_ مخطوط.

(3) المصدر السابق.

(4) دلائل الإمامة _ ص 248.

((وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْيِ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ)) (1) (*)

اور ہم انہیں قریب کا عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے تاکہ وہ باز آجائیں

محمد بن العباس: قال: حدثنا علي بن حاتم، عن حسن بن محمد عن (بن) عبد الواحد بن (عن) حفص عن (بن) عمر بن سالم، عن محمد بن حسين بن عجلان، عن مفضل بن عمر قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: ((وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْيِ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ)) قال: الأذى عذاب السفر (القبر). والأكبر المهدي بالسيوف (2).

محمد بن الحسن الشيباني: في كشف البيان قال: روي عن جعفر الصادق عليه السلام في معنى الآية أن الأذى القحط والجذب والأكبر خروج القائم المهدي عليه السلام بالسيوف في آخر الزمان (3).

محمد بن عباس راوی ہے قال حدثنا علي بن حاتم سے حسن بن محمد سے عبد الواحد بن حفص سے عمر بن سالم سے محمد بن حسين بن عجلان سے مفضل بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْيِ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ: فرمایا ادنیٰ عذاب سفر قبر ہے اور اکبر مہدی کی تلوار کا ہے (تأویل الآيات الظاہرة) محمد بن الحسن شیبانی کشف البیان میں روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق سے روایت ہے اس آیت کے معنی میں کہ ادنیٰ سے مراد قحط اور خشک سالی ہے اور اکبر سے مراد قائم مہدی کا خروج ہے جو کہ تلوار سے آخر زمانے میں آکر لے گا (کشف البیان)

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) السجدة: 21.

(2) تأويل الآيات الظاهرة _ مخطوط.

(3) كشف البيان _ مفقود.

((قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ)) (1) (*)

کہہ دو کہ فیصلہ کا دن کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی

محمد بن یعقوب: قال: حدثنا الحسين بن عامر، عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن محمد بن سنان، عن بن دراج قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول في قول الله عز وجل: ((قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ)) قال: ((يَوْمَ الْفَتْحِ)) يوم تفتح الدنيا على القائم لا ينفع أحدا تقرب بالإيمان ما لم يكن قبل ذلك مؤمناً وبعد هذا الفتح موقناً، فذلك الذي ينفعه إيمانه ويعظم الله عنده قدره وشأنه ويزخرف له يوم القيامة والبعث جنانه وتحجب عنه نيرانه، وهذا أجر الموالين لأمر المؤمنين ولذريته الطيبين عليهم السلام (2).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں قال حدثنا الحسين بن عامر سے محمد بن الحسين بن ابی الخطاب سے محمد بن سنان سے بن دراج فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ابو عبد اللہ سے سنا کہ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ: فرمایا کہ یوم الفتح سے مراد ہے جب دنیا قائم پر فتح ہوگی تو کسی کو جو ایمان کے قریب آئے گا نفع نہ ہوگا جو کہ اس سے قبل مومن نہ ہوگا اور اس فتح کے بعد یقین کرنے والا نہ ہوگا پس وہ شخص ہوگا جسے ایمان نہ دے گا اور اللہ کے ہاں اسکی قدر بڑھ جائے گی اور شان زیادہ ہوگی اور قیامت کے دن زیب زینت کی جائے گی اسکی جنت کو اور جہنم کو اس سے روک دیا جائے گا اور یہ امیر المؤمنین کے دوستوں کا اجر ہوگا اور آپکی ذریتہ طیبہ کا یہ اجر ہوگا

المواش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) السجدة: 29.

(2) لم أجدھا في كتب الكليني رحمه الله.

((وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرَى ظَاهِرَةً وَقَدَرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَأَيَّاماً آمِنِينَ)) (1) (*)

اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی تھی بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ہم نے ان میں منزلیں مقرر کر دیں تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو امن کے ساتھ چلو
ابن بابویہ: یاسنادہ عن أبي عبد الله عليه السلام في حديث في معنى الآية قال: يا ابا بكير ((سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَأَيَّاماً آمِنِينَ)) فقال: مع قائمنا أهل البيت عليهم السلام (2).

الشيخ الطوسي: في الغيبة قال: روى محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري، عن أبيه، عن محمد بن صالح الهمداني قال: كتبت الى صاحب الزمان عليه السلام أن أهل بيتي يؤذونني (بي) ويقرعوني بالحديث الذي روي عن آباءك عليهم السلام أنهم قالوا: خدامنا وقوامنا شرار خلق الله. فكتب: ويحكم ما تقرؤون ما قال الله تعالى: ((وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرَى ظَاهِرَةً)) فنحن والله القرى التي بارك (الله (3)) فيها وأنتم القرى الظاهرة (4).
ورواه ابن بابويه: في غيبته قال: حدثنا أبي ومحمد بن الحسن قالوا: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري، عن محمد بن صالح الهمداني، عن صاحب الزمان عليه السلام، الحديث الى آخره (5).

(قلت: هذا التفسير للآية بهذا المعنى مروى أيضاً عن الباقر والصادق والكاظم عليهم السلام والكل مذكور في كتاب البرهان (6).

ابن بابویہ روایت کرتے ہیں اپنی سند سے کہ ابو عبد اللہ ایک حدیث میں اس آیت کے معنی میں کہ فرمایا اے ابوبکیر سیروا فیہا لیالی وایاماً آمین پس فرمایا کہ ہمارے قائم اہل بیت کے ساتھ چلو

شیخ طوسی غیبہ میں روایت کرتے ہیں قال رد کی محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیدی سے ابیہ سے محمد بن صالح الہمدانی فرمایا کہ میں نے صاحب الزمان کو لکھا کہ میرے اہل خاندان مجھے ازیت دیتے ہیں اور وہ حدیث کھٹکھٹاتے ہیں جو کہ آپ کے آباء و اجداد سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے خدام اور منتظم اللہ کی بدترین مخلوق ہیں پس آپ نے جواباً لکھا تمہاری خرابی ہو تم نہیں پڑھتے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرَى ظَاهِرَةً تو ہم اللہ کی قسم وہ بستیاں ہیں جن میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور تم ظاہری بستیاں ہو (کتاب الغیبہ ص ۲۰۹)

اور ابن بابویہ نے کتاب الغیبہ میں روایت کیا ہے قال حدیثی و محمد بن الحسن دونوں نے فرمایا حدیثاً عبد اللہ بن جعفر الحمیری سے محمد بن صالح الہمدانی سے صاحب الزمان آخر حدیث تک (کمال الدین و تمام النعمہ ص ۴۸۳)

- (*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
- (1) سبأ: 18.
- (2) لم أجدها في كتب الشيخ الصدوق (رحمه الله) الموجودة.
- (3) ليس في المصدر.
- (4) كتاب الغيبة_ ص 209.
- (5) كمال الدين وتمام النعمة_ ج 2 ص 483.
- (6) ما بين القوسين من كلام المؤلف (رحمه الله).

((وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ * وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاطُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ)) (1) (*)

جب کہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے پس نہ بچ سکیں گے اور پاس ہی سے پکڑ لیے جائیں گے

محمد بن إبراهيم: في الغيبة عن علي بن أحمد، عن عبد (عبيد) الله بن موسى (العلوي) (بن العباس 2)، عن عبد الله بن محمد قال: حدثنا محمد بن خالد، عن الحسن بن المبارك، عن أبي إسحاق الهمداني عن الحرث (الحرث) عن علي أمير المؤمنين عليه السلام (أنه) قال:

المهدي أقبل جعد بحدته خال يكون مبدأه من قبل المشرق، (و) فإذا كان ذلك خرج السفياي فيملك قدر حمل امرأة تسعة أشهر يخر: بالشام فيقاد (فينقاد) له (أهل) الشام الا طوائف (من الـ) مقيمين على الحق يعصمهم الله عن (من) الخروج معه، ويأتي المدينة بجيش جرار حتى اذا انتهى الى بيدااء المدينة خسف (الله به، وذلك قول الله عز وجل في كتابه): ((لَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ)) (3).

علي بن إبراهيم: قال: حدثني أبي، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن أبي خالد الكابلي قال: قال أبو جعفر عليه السلام: والله لكأني أنظر الى القائم عليه السلام وقد أسند ظهره الى الحجر ثم ينشد الله حقه، ثم يقول: يا أيها الناس من يحاجني في الله فأنا أولاً بالله، أيها الناس من يحاجني في آدم عليه السلام فأنا أولى بآدم، أيها الناس من يحاجني في نوح فأنا أولى بنوح عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في إبراهيم فأنا أولى بإبراهيم عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في موسى فأنا أولى بموسى عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في عيسى فأنا أولى بعيسى عليه السلام، أيها الناس من يحاجني في رسول الله (محمد) فأنا أولى برسول الله (بمحمد) صلى الله عليه وآله وسلم، أيها الناس من يحاجني في كتاب الله فأنا أولى بكتاب الله، ثم ينتهي الى المقام فيصلي ركعتين وينشد الله حقه.

ثم قال ابو جعفر عليه السلام: هو والله (المضطر في كتاب الله) في قوله: **(أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ)** فيكون أول من يبايعه جبرائيل ثم الثلثمائة والثلاثة عشر رجلاً، فمن كان ابتلي بالمسير وافى (وافاه) ومن لم يبتل بالمسير فقد عن فراشه، وهو قول أمير المؤمنين عليه السلام: هم المفقودون عن فرشهم، وذلك قول الله: **(فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعاً)** قال: الخيرات الولاية: وقال في موضع آخر: **(وَلَئِنْ أَخْرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ)** وهم (والله) أصحاب القائم عليه السلام يجتمعون (والله) إليه في ساعة واحدة.

فإذا جاء الى البيداء يخرج إليه جيش السفياي فيأمر الله الأرض فتأخذ أقدامهم وهو قوله: **(وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَعُوا فَلَا قَوْتَ وَأَخَذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ)** يعني بالقائم من آل محمد عليهم السلام، **(وَأَتَى لَهُمُ التَّنَافُوسُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ)** الى قوله: **(وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ)** (يعني) أن لا يعذبوا **(كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ)** يعني من كان قبلهم من المكذبين هلكوا **(4)**.

ثم قال علي بن إبراهيم: وفي رواية أبي الجارود عن أبي جعفر عليه السلام في قوله: **(وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَعُوا)** (قال): من الصوت وذلك الصوت من السماء، (وفي قوله) **(5)**: **(وَأَخَذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ)** قال: من تحت أقدامهم خسف بهم **(6)**.

ثم قال: أخبرنا الحسين بن محمد، عن المعلى بن محمد بن جمهور، عن ابن محبوب، عن أبي حمزة قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قوله: **(وَأَتَى لَهُمُ التَّنَافُوسُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ)** قال: إنهم طلبوا الهدى من حيث لا ينال وقد كان لهم مبدولاً من حيث ينال **(7)**. العياشي: بإسناده عن عبد الأعلى الحلبي قال: قال أبو جعفر عليه السلام يكون لصاحب هذا الأمر غيبة، وذكر حديثاً طويلاً يتضمنه غيبة صاحب الأمر عليه السلام وظهوره الى أن قال عليه السلام:

فيدعو الناس (يعني القائم عليه السلام) **(8)** الى كتاب الله وسنة نبيه عليه وآله السلام والولاية لعلي بن أبي طالب عليه السلام والبراءة من عدوه، ولا يسمى أحداً حتى ينتهي الى البيداء فيخرج إليه جيش السفياي فيأمر الله الأرض فتأخذهم من تحت أقدامهم، وهو قول الله عز وجل: **(وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَعُوا فَلَا قَوْتَ وَأَخَذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ، وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ)** يعني بقائم آل محمد **(وقد كفروا به)** يعني بقائم آل محمد، الى آخر السورة، فلا يبقى منهم الا رجلاً يقال لهما وتر ووتر من مراد، وجوههما في أفقتهما يمشان القهقري فيخبران الناس بما فعل بأصحابهم **(9)**.

(والحديث طويل تقدم في قوله: **(وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)** من سورة الأنفال **(10)**). محمد بن العباس: قال: حدثنا محمد بن الحسن بن علي بن الصباح المدايني، عن الحسن بن محمد بن شعيب عن موسى بن عمر بن يزيد (زيد)، عن ابن أبي عمير، عن منصور بن يونس، عن إسماعيل بن جابر، عن ابي خالد الكابلي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: يخرج القائم عليه السلام فيسير حتى يمر بمر (و) فيبلغه أن عامله (قد) قتل، فيرجع (إليهم) فيقتل المقاتلة ولا يزيد على ذلك شيئاً. ثم ينطلق فيدعو الناس حتى ينتهي الى البيداء، فيخرج جيش السفياي (جيشان للسفياي) فيأمر الله عز وجل الأرض أن تأخذ بأقدامهم، وهو قوله عز وجل: **(وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَعُوا فَلَا قَوْتَ وَأَخَذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ، وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ)** يعني بقيام القائم عليه السلام **(وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ)** يعني بقيام القائم عليه السلام من آل محمد عليهم السلام ويقذفون بالغيب من مكان بعيد **(وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ)** **(11)**.

محمد بن ابراهيم غيبة میں روایت کرتے ہیں عن علی بن احمد سے عبید اللہ بن موسی العلوی سے العباس سے عبد اللہ بن محمد قال

حدیثنا محمد بن خالد سے الحسن بن مبارک سے ابی اسحاق الہمدانی سے الحارث سے عیسیٰ سے کہ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ آئیں گے گھنگریالے بالوں والے انکے رخسار پر تل ہو گا انکی ابتداء مشرق کی طرف سے ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو سفیانی نکلے گا اور وہ بقدر عورت کے حمل کے نو ماہ تک بادشاہ رہے گا وہ شام میں نکلے گا اور اہل شام اسکی اطاعت کریں گے مگر چند جماعتیں جو حق پر مقیم ہوں گی اللہ انکو بچائے گا اسکے ساتھ نکلنے سے وہ مدینہ میں لشکر جرار لیکر آئیں گے اور جب وہ مدینہ کے مقام بیداء پر آئیں گے تو اللہ اسکوزمین میں دھنسا دیں گے اور یہ مطلب ہے اللہ کے قول **لَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ**

وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ: (کتاب الغیبہ ص ۶۳)

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں حدیثی ابی سے ابن ابی عمیر سے منصور بن یونس سے ابی خالد الکابلی فرمایا کہ ابو جعفرؑ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں گویا قائمؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بیشک ٹیک لگاتے ہوئے ہیں اپنی پشت سے حجر اسود سے پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں گے اسکے حق کی پھر کہیں گے اے لوگو جو مجھ سے حجت کرے اللہ کے بارے میں اللہ کے قریب ہوں اے لوگوں جو مجھ سے حجت کرے آدمؑ کے بارے میں تو میں اسکے زیادہ قریب ہوں اے لوگو جو جھگڑا کرے مجھ سے نوح کے بارے میں تو میں نوحؑ کے سب سے زیادہ قریب ہوں اے لوگو کون حجت کر سکتا ہے مجھ سے ابراہیم کے بارے میں سب سے ابراہیم کے قریب ہوں اے لوگو مجھ سے کون حجت کرتا ہے موسیٰ کے بارے میں پس میں موسیٰؑ کے سب سے زیادہ قریب ہوں اے لوگو کون مجھ سے حجت کرتا ہے عیسیٰ کے بارے میں پس میں عیسیٰؑ کے زیادہ قریب ہوں اے لوگو کون مجھ سے حجت میں غالب آسکتا ہے محمدؐ کے بارے میں کیونکہ میں محمد رسول اللہؐ کے سب سے زیادہ قریب ہوں اے لوگو مجھ سے کون حجت کرتا ہے اللہ کی کتاب کے بارے میں میں اللہ کی کتاب کے زیادہ قریب ہوں پھر وہ مقام ابراہیمؑ تک پہنچیں گے اور دور کعت ادا کریں گے اور پھر اللہ کی قسم حق کے بارے گے پھر ابو جعفرؑ نے فرمایا یہ ہی ہے اللہ کی قسم المضطر

اللہ کی کتاب میں جو ارشاد خداوندی میں ہے **مَنْ يَجِبُ الْمَضْرُورُ إِذَا عَاهَدَ وَيُكْشِفُ السُّوءَ وَيُجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ**: چنانچہ سب سے پہلے جبرئیل اسکے ہاتھ پر بیعت کرے گا پھر تین سو تیرہ آدمی بیعت کریں گے پس جو کہ اسکے ہمراہ مسافت سفر جھیلے گا وہ پورا اترے گا اور وفادار ہوگا اور سفر میں مبتلا نہ ہوگا وہ بستر سے گم ہوگا اور یہ ہی امیر المؤمنینؑ کا قول ہے کہ یہ لوگ اپنے بستروں سے گم ہوں گے اور یہ اللہ کا قول ہے **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ** این مائتوں نواہیات بکم اللہ جمیعاً فرمایا الخیرات سے ولایت مراد ہے اور

اور یہ طویل حدیث ما قبل میں وقا تلو ہم حتی لا تکنون فتنہ ویکون الدین اللہ سورۃ انفال میں گزر چکی ہے (کلام مصنف ہے)
 (محمد بن عباس روایت کرتے ہیں قال حدثنا محمد بن الحسن بن علی بن صباح المدائنی سے الحسن بن محمد بن شعیب سے موسیٰ بن عمیر بن یزید سے ابن ابی عمیر سے منصور بن یونس سے اسماعیل بن جابر سے ابی خالد الکابلی فرمایا کہ یہ نقل کرتے ہیں ابو جعفرؑ سے آپ نے فرمایا کہ قائمؑ جب نکلیں گے تو وہ چلتے ہوئے مرو سے گزریں گے تو آپ کے پاس خبر پہنچے گی کہ ان کا عامل قتل ہو چکا ہے تو آپ انکی طرف واپس آئیں گے اور لڑائی شروع کر دیں گے اور اس سے زیادہ نہ کریں گے کہ صرف قاتلین کو قتل کریں گے پھر چل پڑیں گے اور لوگوں کو پکاریں گے حتیٰ کے مقام بیداء پر پہنچیں گے تو جیش سفیانی نکلے گا تو اللہ عزوجل زمین کو حکم فرمائیں گے کہ ان کے قدم پکڑ لے اور یہ اشارہ ہے اللہ کے قول کی طرف ولو تری اذ فر عوا فلا خوف واخذوا من مکان قریب و قالوا آمنابہ: یعنی قائمؑ کے اوپر و قد کفر بہ من قبل یعنی قائمؑ کے قیام کا انکار کر چکے تھے اور دور کی جگہ سے غائب کے بارے تہمت دھریں گے و حیل بینہم و بین ما یشتہون کما فعل باشیاء عمم م قبل انہم کانوا فی شک مریب (تاویل الآیات الظاہرہ مخطوطہ)

الہوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) سبأ: 51.

(2) ليس في المصدر.

(3) كتاب الغيبة: 163.

(4) تفسير القمي - ج 2 ص 205.

(5) ليس في المصدر.

(6) تفسير القمي - ج 2 ص 205.

(7) تفسير القمي - ج 2 ص 206.

(8) ليس في المصدر.

(9) تفسير العياشي ج 2 ص 56.

(10) ما بين القوسين من كلام المؤلف (رحمه الله). وقد ذكر الحديث ذيل الآية رقم 21 من هذا الكتاب.

(11) تأويل الآيات الظاهرة _ مخطوط.

((وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ)) (1)*

اور بے شک ابراہیم بھی ان کے شیعوں میں سے تھا

الشيخ محمد بن الحسن: عن محمد بن وهبان، عن أبي جعفر محمد بن علي بن رحيم، عن العباس بن محمد، قال: حدثني أبي عن الحسن بن (علي بن) أبي حمزة، عن أبي بصير يحيى بن أبي القاسم قال: سأل جابر بن يزيد الجعفي جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن تفسير هذه الآية: ((وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ)) فقال عليه السلام:

إن الله سبحانه لما خلق إبراهيم عليه السلام كشف له عن بصره فنظر فرأى نوراً الى جنب العرش فقال: إلهي ما هذا النور؟ فقيل له هذا نور محمد صلى الله عليه وآله صفوتي من خلقي، ورأى نوراً الى جنبه فقال: إلهي وما هذا النور؟ فقيل له: هذا نور علي بن أبي طالب عليه السلام ناصر ديني، ورأى الى جنبهما ثلاثة أنوار فقال: إلهي وما هذه الأنوار؟ فقيل: هذه (نور) فاطمة عليها السلام فطمت محبيها من النار، ونور ولديها الحسن والحسين عليهما السلام، فقال: إلهي وأرى تسعة أنوار قد حفوا بهم؟ قيل: يا إبراهيم هؤلاء الأئمة من ولد علي وفاطمة، فقال إبراهيم: إلهي بحق هؤلاء الخمسة الا ما عرفني من التسعة، فقال:

يا إبراهيم أولهم علي بن الحسين وابنه محمد وابنه جعفر وابنه موسى وابنه علي وابنه محمد وابنه علي وابنه الحسن والحجة القائم ابنه عليهم السلام، فقال إبراهيم عليه السلام: إلهي وسيدي أرى أنواراً قد أحرقوا بهم لا يحصى عددهم الا أنت؟ قيل يا إبراهيم: هؤلاء شيعة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام، فقال إبراهيم: وبما تعرف شيعة؟ قال: بصلاة إحدى وخمسين، والجهر بسم الله الرحمن الرحيم، والقنوت قبل الركوع، والتختم باليمين، فعند ذلك قال إبراهيم: اللهم اجعلني من شيعة أمير المؤمنين، قال: فأخبر الله في كتابه فقال: ((وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ)) (2).

شیخ محمد بن الحسن سے محمد بن وهبان سے ابی جعفر محمد بن علی بن رحیم سے العباس بن محمد روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حدیثی ابی سے الحسن بن علی بن ابی حمزہ سے ابی بصیر یحییٰ بن ابی القاسم فرمایا کہ جابر بن یزید جعفی نے امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی **وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِإِبْرَاهِيمَ**: تو آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب ابراہیمؑ کو پیدا فرمایا اور اسکی آنکھوں کو کھولا تو انہوں نے نظر اٹھائی تو عرش کے پہلو میں نور دیکھا تو عرض کیا اے میرے اللہ یہ کیسا نور ہے تو کہا گیا یہ نور محمدؐ ہے جو کہ میری مخلوق میں سے میرا برگزیدہ ہے اور پھر ایک نور اسکے پہلو میں دیکھا تو عرض کیا اے اللہ یہ کیا نور ہے فرمایا گیا یہ نور علی ابن ابی طالبؑ کا ہے جو کہ میرے دین کے مددگار ہونگے اور پھر انکے پہلو میں تین نور دیکھے پس عرض کیا اے اللہ یہ کیا نور

ہیں تو فرمایا گیا یہ نور فاطمہؑ ہے جن سے محبت کرنے والا آگ سے ہٹایا جائیگا اور یہ نور ان کے دونوں بیٹوں حسنؑ وہ حسینؑ کے ہیں پھر عرض کیا اے اللہ مجھے نور اور نظر آرہے ہیں جو انکو گھیرے ہوئے ہیں فرمایا گیا اے ابراہیمؑ یہ امام ہیں علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد میں سے تو ابراہیمؑ نے فرمایا اے الہی ان پانچ کی قسم اگر تو مجھے یہ نہ بتلائے کہ یہ نو کون ہیں پس فرمایا اے ابراہیمؑ ان میں سے پہلے علی بن حسینؑ ہیں اور انکے بیٹے محمدؑ اور انکے بیٹے جعفرؑ اور انکے بیٹے موسیٰؑ اور انکے بیٹے علیؑ اور انکے بیٹے محمدؑ اور انکے بیٹے علیؑ اور انکے بیٹے حسنؑ اور انکے بیٹے حجتہ القائمؑ ہیں تو ابراہیمؑ نے فرمایا اے اللہ اے میرے مالک میں کئی نور دیکھ رہا ہوں جو کہ ان کو گھیرے ہوئے ہیں جنکی تعداد بے شمار ہے صرف تو ہی جانتا ہے کہا گیا اے ابراہیمؑ یہ امیر المؤمنینؑ علی ابن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں پس ابراہیمؑ نے فرمایا آپ کے شیعہ کیسے پہچانے جاتے ہیں فرمایا کہ نمازوں سے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بلند آواز سے پڑھنے سے اور رکوع سے قبل قنوت کرنے سے اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے سے تو اس وقت ابراہیمؑ نے فرمایا اے اللہ مجھے امیر المؤمنینؑ کے شیعوں میں سے بنادے تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی کہ **كُوَانٌ مِّنْ شِيعَتِهِ لِابْرَاهِيمَ** (کشف البیان)۔

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الصافات: 83.

(2) كشف البیان_ مفقود.

((وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ) (1)*)

اور تم کچھ مدت کے بعد اس کا حال ضرور جان لو گے

محمد بن یعقوب: عن علي بن محمد، عن علي بن العباس، عن الحسن بن عبد الرحمن، عن عاصم بن حميد، (عن أبي حمزة) عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: ((وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ)) قال: عند خروج القائم عليه السلام (2).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں کہ عن علی بن محمد سے علی بن عباس سے الحسن بن عبد الرحمن سے عاصم بن حمید سے ابی

حمزہ سے ابی جعفر اللہ تعالیٰ عزوجل کا قول **وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ** فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ خروج قائم کے بعد
(الروضہ ص ۲۸۷)

الموامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) ص: 88.

(2) الروضة_ ص 287.

(وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا) (1) (*)

اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی

علی بن ابراہیم: قال: حدثنا محمد بن أبي عبد الله قال: حدثنا جعفر بن محمد قال: حدثنا القاسم بن الربيع قال: حدثنا صياح المدائير قال: حدثنا المفضل بن عمر أنه سمع أبا عبد الله عليه السلام يقول في قوله: ﴿أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا﴾ قال: رب الأرض يعني إمام الأرض: قلت: فإذا خرج يكون ماذا؟ قال: إذا يستغني الناس عن ضوء الشمس ونور القمر ويجتزون بنور الامام (2).
أبو جعفر محمد بن جرير الطبري: قال: أخبرني أبو الحسين محمد بن هارون بن موسى قال: حدثنا (أبو) عبد الله بن جعفر بن محمد الحميري قال: حدثنا أحمد بن ميثم قال: حدثنا سليمان بن صالح قال: حدثنا أبو الهيثم القصاب، عن المفضل بن عمر الجعفي قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول:

إن قائمنا إذا قام أشرقت الأرض بنور ربها واستغنى العباد عن ضوء الشمس وصار الليل والنهار واحداً. (وذهبت الظلمة) وعاش الرجل في زمانه الف سنة يولد له في كل سنة غلام لا يولد له جارية، يكسوه الثوب فيطول عليه كلما طال، ويكون (يتلون) عليه أ: لون شاء (3).

ورواه أبو جعفر أيضاً: قال: حدثني أبو عبد الله الخرقى، عن أبي محمد، عن ابن همام، وساق الحديث الى آخر (4).

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں قال حدثنا محمد بن ابی عبید اللہ قال حدثنا جعفر بن محمد قال حدثنا القاسم بن ربیع قال حدثنا

صیاح المدینہ نبی قال حدثنا المفضل بن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابو عبد اللہؑ سے سنا فرماتے تھے قول خداوندی ہے **أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا**: فرمایا بالارض یعنی امام الارض میں نے عرض کیا جب ان کا ظہور ہوگا تو کیا ہوگا فرمایا اس وقت لوگ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی سے بے نیاز ہو جائیں گے اور امام کے نور سے گزارہ کریں گے (تفسیر قمی ص ۲۵۳)

ابو جعفر محمد بن جریر طبری روایت کرتے ہیں فرمایا ابو الحسن محمد بن ہارون بن موسیٰ نے ابو جعفر بن محمد الحمیری نے انہوں نے احمد بن میثم سے انہوں نے ایمان بن صالح سے انہوں نے ابو الہیثم القصاب سے انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا کہ ہمارا قائم جب قیام کرے گا تو زمین اپنے مالک کے نور سے چمک اٹھے گی اور لوگ سورج کی روشنی سے بے نیاز ہو جائیں گے اور رات دن ایک ہو جائیں گے اور اندھیرا ختم ہو جائے گا اور آدمی اس زمانے میں ہزار سال زندگی گزارے گا اور اس کا ہر سال بچہ پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا نہ ہوگی وہ اسکو کپڑے پہنائے گا تو وہ کپڑا اس کے قد کے ساتھ ہی لمبا ہوتا جائے گا جیسے جیسے اس کا قد لمبا ہوگا اور وہ جو رنگ چاہے گا کپڑے اسی رنگ کے ہو جائیں گے (دلائل الادومامہ ص ۲۴)

الھوامش:

- (*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
- (1) الزمر: 69.
- (2) تفسیر القمی _ ج 2 ص 253.
- (3) دلائل الإمامة _ ص 241.
- (4) لم أجد هذه الروایة.

((وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى)) (1) (*)

اور وہ جو قوم ثمود تھی ہم نے انہیں ہدایت کی سوا انہوں نے گمراہی کو بمقابلہ ہدایت کے پسند کیا

شرف الدین النجفی: قال: روى علي بن محمد، عن أبي جميلة، عن الحلبي، ورواه (أيضاً) علي بن الحكم، عن أبان بن عثمان، عن الفضل بن العباس، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قوله: ((كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا)) قال: ثمود رهط من الشيعة، فإن الله سبحانه يقول: ((وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ) فهو السيف اذا قام القائم عليه السلام(2).

شرف الدین النجفی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ علی بن محمد نے روایت کی ہے ابی جمیلہ سے انہوں نے الحلبی سے اور انہوں نے علی بن حکم سے روایت کی ہے انہوں نے ابان بن عثمان سے عن الفضل بن عباس سے انہوں نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ ارشاد الہی ہے **كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا** فرمایا کہ ثمود شیعوں میں سے ایک جماعت ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ** وہ تلوار ہوگی جب کہ قائم علیہ السلام کا قیام ہوگا (تاویل الآیات

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) حم السجدة: 17.

(2) تاویل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

((لنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) (1) (*)

ہم انہیں ذلت کے عذاب کا مزہ دنیا کی زندگی میں چکھادیں گے

محمد بن إبراهيم النعماني: في الغيبة قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علي بن الحسين التيملي، عن علي بن مهرا ن (مهزيار) عن حماد بن عيسى، عن الحسين بن مختار، عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: قوله (قول الله) عز وجل: ((عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) ما هو (عذاب خزى الدنيا)؟ فقال: وأي خزى أخزى يا ابا بصير من أن يكون الرجل في بيته ورجلته (حجاله) على (أ) خوانه وسط عياله، إن شق أهله الجيوب عليه وصرخوا، فيقول الناس ما هذا؟ فيقال مسخ فلان الساعة، فقلت: قبل قيام القائم عليه السلام أو بعده؟ فقال: لا، بل قبل(2).

محمد بن ابراہیم النعمانی الغیبہ میں فرماتے ہیں احمد بن محمد بن سعید روایت کرتے ہیں علی بن الحسین الیتمی سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن مہران سے وہ روایت کرتے ہیں حماد بن عیسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن مختار سے وہ روایت کرتے ہیں ابو بصیر سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کا قول ہے **عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا** دنیا کا عذاب رسوائی کیا ہے تو امام نے فرمایا اے ابو بصیر کونسی رسوائی بڑی ہے اس رسوائی سے کہ آدمی اپنے گھر میں اور اپنے محافظ خانہ میں ہو اپنے بھائیوں کے پاس اپنے عیال کے درمیان اگر اس کے اہل اس کا گریبان پھاڑیں اور چیخ و پکار کریں اور لوگ کہیں کہ یہ کیا ہے تو کہا جائے گا کہ فلاں ابھی مسخ ہو گیا ہے شکل تبدیل ہو گئی ہے میں نے کہا یہ قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ہو گا یا بعد میں فرمایا نہیں بلکہ قیام قائم سے قبل ہو گا (الغیبہ ص ۱۴۳)

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) حم السجدة: 16.

(2) كتاب الغيبة _ ص 143.

((سُنْرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ) (1) (*)

عنقریب ہم اپنی نشانیاں انہیں دنیا میں دکھائیں گے اور خود ان کے نفس میں یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہی حق ہے

محمد بن العباس: قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك، عن القاسم بن إسماعيل الأنباري، عن الحسن بن علي بن أبي حمزة، عن أبيه، عن إبراهيم، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى: ((سُنْرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ)) (قال: في الآفاق انتقاص الأطراف عليهم، وفي أنفسهم بالمسوخ حتى يتبين أنه الحق) أي أنه القائم عليه السلام (2).

محمد بن إبراهيم النعماني: قال: أخبرنا (حدثنا) أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني (حدثنا) أحمد بن يوسف بن يعقوب من كتابه قال: حديثنا إسماعيل بن مهران قال: حدثنا الحسن بن علي بن أبي حمزة عن أبيه وهيب، عن أبي بصير قال: سئل أبو جعفر (الباق)

عليه السلام عن تفسير قول الله عز وجل: ((سُرِّيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ)) فقال عليه السلام: يريدون في أنفسهم المسخ ويريدون في الآفاق انتفاض الآفاق عليهم فيرون قدرة الله في أنفسهم وفي الآفاق، وقوله: ((حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ)) يعني بذلك خروج القائم عليه السلام (و) هو الحق من الله عز وجل يراه هذا الخلق لا بد منه **3**.

محمد بن يعقوب: (عن عدة من أصحابنا) **4** عن سهل بن زياد، عن ابن فضال، عن ثعلبة بن ميمون، عن الطيار، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل: ((سُرِّيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ)) قال: خسف ومسخ وقذف. قال: قلت ((حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ)) **5** قال: دع، ذاك قيام القائم عليه السلام **6**.

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں جعفر بن محمد بن مالک سے وہ بیان کرتے ہیں القاسم بن ابراہیم سے وہ بیان کرتے ہیں الحسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ بیان کرتے ہیں ربیعہ سے وہ بیان کرتے ہیں ابراہیم سے اور وہ امام ابو عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ عز وجل کا قول ہے سُرِّيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ فرمایا آفاق کا مطلب ہے اطراف کا ان پر ناقص ہونا یا چھوٹا ہونا اور فی النفسہم سے مراد شکلوں کا مسخ ہے حتیٰ کہ حق واضح ہو جائے یعنی کہ یہ ہی قائم علیہ السلام ہے (تاویل الآيات الظاهره مخطوطہ)

محمد بن ابراہیم نعمانی روایت کرتے ہیں کہ احمد بن محمد بن سعید بیان کرتے ہیں احمد بن یوسف بن یعقوب سے وہ بیان کرتے ہیں اسماعیل بن مهران سے وہ بیان کرتے ہیں الحسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ بیان کرتے ہیں وہیب سے اور وہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا سُرِّيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ تو آپ نے فرمایا انکے نفسوں میں جو دکھائے گا وہ تو مسخ ہوگا اور آفاق میں جو دیکھائے گا وہ ان پر آفاق و اطراف کا کم ہونا ہے لہذا وہ اللہ کی قدرت اپنی جانوں میں دیکھیں گے اور آفاق میں بھی دیکھیں گے اور قول خداوندی ہے حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ یعنی قائم علیہ السلام کا خروج کہ وہ اللہ کی طرف سے حق ہے جسے یہ مخلوق لازمی طور پر دیکھے گی (کتاب الغیبہ ص ۱۲۳)

محمد بن یعقوب ہمارے بہت سے اصحاب سے وہ سهل بن زیاد سے وہ ابن فضال سے وہ ثعلبہ بن ميمون سے وہ الطيار سے اور وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ سُرِّيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ فرمایا کہ یہ زمین میں دھنسا یا جانا اور شکلوں کا مسخ ہونا اور دور پتھر پڑنا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کہا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ الْحَقَّ کا کیا مطلب ہے؟ امام نے فرمایا اس مراد قائم کا قیام ہے (الروضہ ص ۱۶۶)

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) حم السجدة: 53.

(2) تأويل الآيات الظاهرة_مخطوط.

(3) كتاب الغيبة_ ص 143.

(4) ليس في المصدر.

(5) ليس في المصدر.

(6) الروضة ص 166.

((حم، عسق)) (1) (*)

حم، عسق

علي بن إبراهيم: قال: حدثنا أحمد بن علي وأحمد بن إدريس قالا: حدثنا محمد بن أحمد العلوي، عن العمركي، عن محمد بن جمهور قال: حدثنا سليمان بن سماعة، عن عبد الله بن القاسم، عن يحيى بن ميسرة (مسيرة) الخثعمي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: ((حم عسق)) عدد سني القائم عليه السلام، وق (قاف) جبل محيط بالدنيا من زمرد اخضر فخرصة السماء من ذلك الجبل، وعلم كل شيء في عسق (2).

محمد بن العباس: بحذف الإسناد: يرفعه الى محمد بن جمهور عن السكوني عن أبي جعفر عليه السلام، قال ((حم)) حتم، و((عين)) عذاب و((سين)) سنون كسنين يوسف، و((قاف)) قذف (وخسف) ومسح يكون في آخر الزمان بالسفياي واصحابه وناس من كلب ثلاثون ألف يخرجون معه وذلك حين يخرج القائم عليه السلام بمكة وهو مهدي هذه الأمة (3).

علي بن ابراهيم روایت کرتے ہیں احمد بن علی اور احمد بن ادريس سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن احمد العلوی سے وہ بیان کرتے ہیں العمرکی بن محمد بن جمهور سے وہ روایت کرتے ہیں سلمان بن سماعہ سے وہ بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن قاسم سے وہ یحییٰ بن میسرہ سے اور وہ امام ابو جعفر سے کہ امام فرماتے ہیں کہ حم عسق یہ قائم علیہ السلام کے سالوں کی تعداد ہے اورق سے قاف پہاڑ مراد ہے جو سبز مردکا ہے اور پوری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ پس آسمان کا سبزہ اسی پہاڑ کی وجہ سے ہے اور ہر شے کا علم عسق میں ہے (تفسیر قتی ج ۳ ص ۲۶۷)

محمد بن عباس سند کو حذف کر کے محمد بن جمہور سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ حمّ حتمی (لازمی) ہے اور عین عذاب ہے اور سین قحط سالی ہے یوسف کی قحط سالیوں کی طرح اور قاف پتھر پھینکنا ہے اور زمین میں دھنسا یا جانا ہے اور شکلوں کا تبدیل ہونا ہے جو کہ سفیانی دور اور اس کے اصحاب کے اور بنی کلب کے لوگوں کے ساتھ جو کہ ۳۰ ہزار ہونگے اور یہ آخر زمانے میں ہوگا جب قائم کا ظہور ہوگا (تاویل الآيات الظاهرة في القرّة الطاهرة مخطوطہ

الھوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الشوری: 1_2.

(2) تفسیر القمی ج 3 ص 267.

(3) تأویل الآيات الظاهرة في العترة الطاهرة_ مخطوط.

((يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ) (1) (*)

اس کی جلدی تو وہی کرتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے

أبو جعفر محمد بن جرير الطبري: في مسند فاطمة عليها السلام قال: حدثني أبو الحسن الأنباري قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الحسن الجصاص قال: حدثني أبو عبد الله محمد بن يحيى التميمي قال: حدثني الحسن بن علي الزبيري العلوي قال: حدثني محمد بن علي الأعمى المصري قال: حدثني إبراهيم بن يحيى الجواني قال: حدثني المفضل بن عمر: قال قال لي جعفر بن محمد عليهما السلام: يا مفضل، كيف يقرأ أهل العراق هذه الآية؟ (قلت: يا سيدي وأي آية؟ قال: قول الله تعالى (2): ((يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا)) (فقلت: يا سيدي كيف كذا تقرأ فكيف تقرأ فقال (3): (ويعلمون أنه الحق، فقلت يقرأون): ((يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ)) فقال: ويحك أتدري ما هي؟ فقلت: الله ورسوله وابن رسوله أعلم.

فقال: ما هي والله إلا قيام القائم عليه السلام فكيف يستعجل به من لا يؤمن به والله ما يستعجل به إلا المؤمنون، ولكنهم حرفوها حسداً لكم، فاعلم ذلك يا مفضل(4).

(وسیاتی إنشاء الله تعالى حديث في الآية في سورة محمد(5)).

ابو جعفر محمد بن جریر مسند فاطمہؑ میں روایت کرتے ہیں کہ مفضل بن عمر نے کہا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا اے مفضل! اہل عراق اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے سردار کونسی آیت فرمایا اللہ کا قول **يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا** میں نے عرض کیا اے میرے مولا سردار جیسے آپ پڑھتے ہیں آپ کیسے پڑھتے ہیں؟ فرمایا ویعلمون انہا الحق تو میں نے عرض کیا وہ تو یوں پڑھتے ہیں **يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ** تو فرمایا کہ تیری خرابی ہو تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے تو میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول اور ابن رسول ہی بہتر جانتے ہیں پس فرمایا کہ نہیں ہے یہ مگر قائم علیہ السلام ہے پس کیسے جلدی طلب کر سکتا ہے اسے وہ جو کہ اس پر ایمان نہیں لایا اللہ کی قسم نہیں جلدی طلب کریں گے اسے مگر وہ جو ایمان والے ہونگے لیکن اہل عراق نے تمہارے حسد سے اس میں تحریف کر دی ہے اے مفضل تجھے اس بات کا علم ہونا چاہیے (دلائل الامامہ ص ۲۳۸)

الموامش:

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الشورى: 18.

(2) ليس في المصدر.

(3) ليس في المصدر.

(4) دلائل الإمامة _ ص 238.

(5) ما بين القوسين من كلام المؤلف (رحمه الله).

((اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ، مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ

وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ)) (1) *

اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جسے جس قدر چاہے روزی دیتا ہے اور وہ بڑا طاقتور زبردست ہے جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو، ہم اس کے لیے اس کھیتی میں برکت دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو اسے دنیا میں دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہوگا

محمد بن یعقوب: عن محمد بن یحییٰ، عن مسلمة بن الخطاب، عن الحسن (الحسین) بن عبد الرحمن، عن علي بن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت: ((اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ)) قال: ولاية أمير المؤمنين عليه السلام، قلت: ((مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ)) قال: معرفة أمير المؤمنين والأئمة عليهم السلام ((بِرِزْقِهِ فِي حَرْثِهِ)) قال: نزيده منها، قال: يستوفي نصيبه من دولتهم ((وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ)) قال: ليس له في دولة الحق مع القائم عليه السلام نصيب (2).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں محمد بن یحییٰ سے وہ مسلمہ بن خطاب سے وہ الحسن بن عبد الرحمن سے وہ علی بن ابی حمزہ سے اور وہ ابو بصیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ **اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ** سے کیا مراد ہے فرمایا اس سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی ولایت مراد ہے میں نے عرض کیلین **كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ** سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس سے امیر المومنین کی معرفت مراد ہے **بِرِزْقِهِ فِي حَرْثِهِ** فرمایا ہم اس معرفت میں اضافہ کریں گے اور فرمایا کہ وہ ان کی بادشاہی سے اپنا پورا حصہ وصول کرے **كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ** فرمایا اسے دولت حق میں قائم علیہ السلام کے ساتھ کچھ نصیب نہیں ہوگا (الکافی ج ۱ ص ۴۳۵)

الهوامش:

- (*) الحجّة فیما نزل فی القائم الحجّة علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
 (1) الشوری: 19.
 (2) الکافی ج 1 ص 435.

((وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (1) (*)

اور اگر فیصلہ کا وعدہ نہ ہوا ہوتا تو ان کا دنیا ہی میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے

محمد بن یعقوب: عن علي بن محمد، عن علي بن العباس، عن الحسن بن عبد الرحمن، عن عاصم بن حميد، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: أما قوله: ((وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) قال: لو لا ما تقدم فيهم من (أمر) الله عز وجل ما أبقى القائم عليه السلام منهم (و) (احزاب: 2).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں علی بن محمد سے وہ علی بن عباس سے وہ الحسن بن عبد الرحمن سے وہ عاصم بن حمید سے وہ ابی حمزہ اور وہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں **وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** فرمایا اگر نہ ہوتا جو کہ پہلے گزر چکا اللہ تعالیٰ کا امر ان کے بارے میں تو قائم علیہ السلام ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑتے (تفسیر قمی ص ۲۶۷ ج ۳۔ الروضہ ص ۲۸۷)

الحوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الشورى: 21.

(2) الروضة _ ص 287.

((أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِنْ يَشِئِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ

بِكَلِمَاتِهِ)) (1) (*)

کیا وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے پس اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر کر دے اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمہ سے ثابت کر دیتا ہے

علي بن إبراهيم: قال: حدثني أبي، عن ابن أبي نجران، عن عاصم بن حميد، عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول في قول الله عز وجل: ((قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى)) يعني في أهل بيته، قال: جاءت الأنصار الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقالوا: إنا قد آوينا ونصرنا فخذ طائفة من أموالنا (ف) استعن بما على ما (أ) نابك، فأنزل الله تعالى: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا)) يعني على النبوة (إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى)) أي في أهل بيته.

ثم قال: ألا ترى أن الرجل يكون له صديق وفي (نفس) ذلك (الرجل) شيء على أهل بيته فلا يسلم صدره، فأراد الله أن لا يكون في نفس رسول الله صلى الله عليه وآله شيء على أمته (أهل بيته) ففرض عليهم المودة (في القربى) فإن أخذوا مفروضاً، وإن تركوا تركوا مفروضاً.

قال عليه السلام: فانصرفوا من عنده، وبعضهم يقول: عرضنا عليه أموالنا فقال قاتلوا عن أهل بيتي (من بعدي)، وقالت طائفة: ما قال هذا رسول الله صلى الله عليه وآله وجحدوه وقالوا كما حكى الله تعالى: ((أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا)) فقال الله: ((فَإِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ)) قال: لو افتريت، ((وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ)) يعني يبطله ((وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ)) يعني (بالنبي) وبالأنمة والقائم من آل محمد عليهم السلام، ((إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ)) ثم قال: ((وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ)) الى قوله: ((وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ)) يعني الذين قالوا ما قال رسول الله صلى الله عليه وآله، ثم قال: ((وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ)) (2).

(والروايات كثيرة من طرق الخاصة والعامة أن الآية نزلت في مودة أهل البيت عليهم السلام مذكورة في كتاب البرهان ما لا مزيد عليه) (3).

علي بن ابراهيم روایت کرتے ہیں ابن ابی نجران سے وہ عاصم بن حمید سے اور وہ محمد بن مسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى یعنی اہل بیت رسول اللہ فرمایا کہ انصار رسول اللہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے ٹھکانہ دیا اور ہم نے مدد کی ہے لہذا آپ ہمارے مال کا ایک حصہ لے لیں اور اس سے اپنی ضروریات کو پورا کر لیں یعنی صرف کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى یعنی امر نبوت پر میں کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنی اہل بیت کی محبت کے پھر فرمایا آپ نے دیکھا نہیں کہ کسی آدمی کا دوست ہوتا ہے جبکہ اس آدمی کے دل میں اس کے اہل بیت پر کوئی شے نہیں ہے تو اس کا دل صاف نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ ان کی اہل بیت کی محبت بھی اس امت پر واجب قرار دے دی اب اگر وہ اس کو تھا میں گے تو ایمان سے وابستہ رہیں گے اور اگر اس کو چھوڑ دیں گے تو ایمان کو چھوڑ دیں گے چنانچہ

آپؐ نے فرمایا پس یہ سن کر تمام انصار واپس چلے گئے۔ اور بعض نے کہا کہ ہم نے آپؐ پر مال پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے اہل بیتؑ کے لیے میرے بعد قتال کرو اور ایک جماعت نے کہا یہ رسول اللہؐ نے نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے **أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا** کہہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ پر افتراء کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **إِن يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ** اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے یعنی اگر آپ افتراء کریں اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے یعنی ختم کرتا ہے **وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ** یعنی اپنے نبیؐ سے اور آئمہؑ سے اور قائم آل محمدؑ سے **إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ** پھر فرمایا **وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ** حتیٰ کہ فرمایا **يُزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ** یعنی انکے لیے جنہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے یہ نہیں فرمایا پھر فرمایا **لَا يُؤْمِنُ الْكَاذِبُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ** (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۷۵)

المواشم:

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجّة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الشورى: 24.

(2) تفسیر القمی۔ ج 2 ص 275.

(3) ما بين القوسين من كلام المؤلف (رحمه الله).

((وَلَمَنْ اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ)) (1) (*)

اور جو کوئی ظلم اٹھانے کے بعد بدلہ لے تو ان پر کوئی الزام نہیں

محمد بن العباس: قال: حدثنا علي بن عبد الله، عن إبراهيم بن محمد، عن علي بن هلال الأحمسي، عن الحسن بن وهب، عن جابر الجعفي، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: ((وَلَمَنْ اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ)) قال: ذلك القائم عليه السلام إذا قام انتصر من بني أمية ومن المكذبين والنصاب (2).

علي بن إبراهيم: قال: أخبرنا (حدثنا) أحمد بن جعفر (جعفر بن أحمد) قال: حدثنا عبد الكريم بن عبد الرحيم، عن محمد بن علي، عن محمد بن الفضيل، عن أبي حمزة الثمالي، عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول: ((وَلَمَنْ اتَّصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ)) يعني القائم عليه

السلام واصحابه، ((فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ)) والقائم إذا قام انتصر من بني أمية ومن المكذبين والنصاب هو وأصحابه، وهو قول الله (تبارك وتعالى): ((إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) (3).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں علی بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن ہلال الحمسی سے وہ بیان کرتے ہیں الحسن بن وہب سے اور وہ بیان کرتے ہیں جعفر الجعفی سے وہ کہتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں مروی ہے۔ وَلَمَنْ اٰتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ امام نے فرمایا یہ قائم علیہ السلام ہے جب وہ قیام کرے گا تو بنو امیہ سے بدلہ لے گا اور دیگر تکذیب کرنے والے اور ناصبیوں سے بھی بدلہ لے گا (تاویل الآيات الظاهره)

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں احمد بن جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الکریم سے وہ محمد بن علی سے وہ محمد بن الفضیل سے وہ ابو حمزہ الشمالي سے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَمَنْ اٰتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ یعنی قائم علیہ السلام اور آپ کے ساتھی فاولئک اور قائم علیہ السلام کا جب قیام ہو گا تو وہ بنو امیہ سے بدلہ لے گا اور دیگر جھٹلانے والے اور ناصبین سے بھی بدلہ لے گا وہ بھی اور اس کے اصحاب بھی اور یہ ہی مطلب ہے اللہ کے قول کا کَلِمًا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۷۸)

الهوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الشورى: 41.

(2) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

((وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذَّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ)) (*) (1)

اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ ذلت اور خوف کے ساتھ سر جھکائے ہوئے پیش کئے جائیں گے چھپی نگاہوں سے دیکھتے ہوں گے

محمد بن العباس: قال: حدثنا أحمد بن محمد القاسم، عن أحمد بن محمد اليساري، عن البرقي عن محمد بن مسلم، عن أيوب البزاز، عن عمرو بن شمر، عن جابر (بن يزيد)، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قوله عز وجل: (خَاشِعِينَ مِنَ الذَّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ) يعني (الى) القائم عليه السلام (2).

محمد بن العباس روایت کرتے ہیں احمد بن محمد القاسم سے وہ بیان کرتے ہیں احمد بن محمد سے وہ البرقی سے وہ محمد بن مسلم سے وہ ایوب البزاز سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر بن یزید سے کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے خَاشِعِينَ مِنَ الذَّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ یعنی وہ قائم علیہ السلام کی طرف خفی آنکھ سے دیکھیں گے (تاویل الآيات الظاهرة)

الموامش:

-+

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله (1) الشوری: 45. (2) تأویل الآيات الظاهرة _ مخطوط.

((وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقْبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ)) (1) (*)

اور چھوڑ گئے کلمہ توحید کو اپنی اولاد میں تاکہ وہ اس سے رجوع کریں

ابن بابويه: عن محمد بن عبد الله الشيباني رحمه الله قال: حدثنا أبو عبد الله جعفر بن محمد بن جعفر بن الحسن العلوي قال: حدثني أبو نصر أحمد بن عبد المنعم الصيداوي قال: حدثني عمرو بن شمر الجعفري، عن جابر بن زيد الجعفي، عن أبي جعفر محمد بن علي

الباقر عليهما السلام، قال: قلت له: يا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله، إن قوماً يقولون إن الله تبارك و تعالى جعل الأئمة في عقب ولد الحسن دون الحسين، قال: كذبوا والله أو لم يسمعوا أن الله تعالى ذكره يقول: **(وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ)** فهل جعلها الا في عقب الحسين عليه السلام.

فقال عليه السلام: يا جابر، إن الأئمة هم الذين نص عليهم رسول الله صلى الله عليه وآله بالإمامة وهم الذين قال رسول الله: لما أسري بي الى السماء وجدت أسماءهم مكتوبة على ساق العرش بالنور اثني عشر اسماً منهم علي وسبطاه وعلي ومحمد وجعفر وموسى وعلي ومحمد وعلي والحسن والحجة القائم عليهم السلام فهذه الأئمة من أهل بيت الصفوة والطهارة، والله ما يدعيه أحد غيرنا الا حشره الله تبارك و تعالى مع إبليس وجنوده، ثم تنفس عليه السلام فقال: لا رعى الله حق هذه الأمة فإنها لم ترع حق نبيها (اما) والله لو تركوا الحق على أهله لما اختلف في الله اثنان، ثم أنشأ عليه السلام يقول:

إن اليهود لحبهم لنبيهم، آمنوا بواتق حادث الأزمان

وذووا الصليب بحب عيسى أصبحوا، يمشون رهواً في قرى نجران

والمؤمنون بحب آل محمد، يرمون في الآفاق بالنيران

قلت: يا سيدي اليسر هذا الأمر لكم؟ قال: نعم. قلت: فلم قعدتم عن حقكم ودعواكم وقد قال الله تبارك و تعالى: **(رَ جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ)** فما بال أمير المؤمنين عليه السلام قعد عن حقه؟ قال: فقال عليه السلام: حيث لم يجد ناصرًا، ألم تسمع الله يقول في قصة لوط عليه السلام، قال: **(لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ)** ويقول حكاية عن نوح عليه السلام: **(فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَصِرْ)** ويقول في قصة موسى عليه السلام: **(إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ)** فإذا كان النبي هكذا، فالوصي أعذر.

يا جابر: مثل الامام مثل الكعبة تؤتى ولا تأتي (2).

عن قال: حدثنا أبو عبد الله أحمد بن محمد بن عبد الله الجوهري قال: حدثنا عبد الصمد بن علي بن محمد بن مكرم قال: حدثنا الطيالسي أبو الوليد، عن أبي زياد عبد الله بن ذكوان، عن أبيه، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وآله عن قوله عز وجل: **(وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ)**.

قال صلى الله عليه وآله: جعل الأئمة في عقب الحسين يخرج من صلبه تسعة من الأئمة ومنهم مهدي هذه الأمة، ثم قال: لو أن رجلاً وضع بين الركن والمقام ثم لقي الله مبغضاً لأهل بيتي دخل النار (3).

وعنه قال: حدثنا محمد بن (محمد بن) عاصم الكليني (رضي الله عنه) قال: حدثنا محمد بن يعقوب (الكليني)، قال: حدثنا القاسم بن العلا قال: حدثني (ثنا) اسماعيل بن علي القزويني قال: حدثني علي بن إسماعيل، عن عاصم بن حميد الخياط، عن محمد بن قيس، عن ثابت الشمالي، عن علي بن الحسين (بن علي بن أبي طالب أنه) قال:

فيما نزلت هذه الآية: **(وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ)** وفيما نزلت هذه الآية: **(وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ)** والإمامة في عقب الحسين بن علي بن أبي طالب عليه السلام الى يوم القيامة، فإن للغائب (للقائم عليه السلام) منا غيبتين إحداهما أطول من الأخرى أما الأولى فستهة أيام أو ستة أشهر أو ست سنين، وأما الأخرى فيطول أمدها حتى يرجع عن هذا الأمر أكثر من يقول به، فلا يثبت عليه الا من قوي يقينه وصحت معرفته ولم يجد في نفسه حرجاً مما قضينا وسلم لنا أهل البيت (4).

(والروایات كثيرة في الإمامة وأنها في عقب الحسين عليه السلام مذكورة في كتاب البرهان (5).

ابن بابویہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبد اللہ الشیبانی سے وہ بیان کرتے ہیں ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن جعفر بن الحسن العلوی سے وہ بیان کرتے ہیں ابو نصر احمد بن عبد النعم الصیادی وہ بیان کرتے ہیں عمرو بن شمر الجعفری سے وہ بیان کرتے ہیں زید الجعفی سے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ اے ابن رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے آئمہؑ کو اولاد حسنؑ سے بنایا ہے نہ کہ اولاد حسینؑ سے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتے ہیں اللہ کی قسم کیا انہوں نے نہیں سنا جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ** پس نہیں بنایا مگر نسل حسینؑ میں سے اور پھر آپؑ نے فرمایا اے جابر بے شک آئمہؑ تو وہ ہیں جن کو صراحتہ رسول اللہؑ نے امامت میں منصوص کیا ہے اور وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہؑ نے فرمایا جب مجھے معراج کروائی گئی آسمان کی طرف تو میں نے ان کے نام عرش پر لکھے ہوئے دیکھے جو کہ نور سے لکھے ہوئے تھے وہ بارہ امامؑ ہیں ان میں سے علیؑ اور ان کے دونوں بیٹے اور علیؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ اور حجتہ القائمؑ پس یہ امام ہیں اہل بیت خالص اور پاکیزہ اللہ کی قسم ہمارے علاوہ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا حشر ابلیس اور اس کے لشکر کے ساتھ کرے گا پھر آپؑ نے سانس لی اور فرمایا نہیں رعایت کی اللہ نے اس امت کے حق کی کیونکہ اس امت نے اپنے نبی کے حق کی رعایت نہیں کی اللہ کی قسم اگر حق اس کے اہل پر چھوڑ دیتے تو اللہ کے بارے میں دو آدمی اختلاف کرنے والے نہ ہوتے اس کے بعد پھر آپؑ نے یہ کہنا شروع کیا جو کہ اشعار کی شکل میں ہے۔ ترجمہ یہ ہے بے شک یہود اپنے نبی کی وجہ سے حادث و زمان کے واقع پر ایمان لے آئے اور صلیب والے عیسیٰؑ کی محبت کی وجہ سے ایسے ہو گئے کہ نجران کی بستوں میں خالی چلنے لگے اور مومن آل محمدؑ کی محبت کی وجہ سے آگ سے تمام آفاق میں تیر اندازی کریں گے تو میں نے کہا اے میرے سردار کہا یہ امر آپؑ کے لیے نہیں ہے؟ فرمایا ہاں پھر میں نے کہا آپؑ اپنے حق سے کیوں بیٹھ گئے اور اپنے دعویٰ سے کون ہٹ گئے حالانکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَ جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ** تو کیا وجہ ہے کہ امیر المؤمنینؑ اپنے حق سے بیٹھ گئے فرمایا **أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ** اور ایسے ہی نوحؑ کی حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرَ** اور قصہ موسیٰؑ میں فرماتا ہے **إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرِقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ** چنانچہ جب نبیؑ اس طرح ہے تو وصیؑ تو زیادہ معذور ہے اے جابر امامؑ کی مثال کعبہ کی ہوتی ہے اس کی طرف آیا جاتا ہے وہ کسی کے پاس نہیں جاتا

ابن بابویہ سے ہی روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ سے سنا کہ آپ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا **جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ** فرمایا اللہ نے اماموں کو حسینؑ کی نسل میں سے بنایا ہے کہ آپ کی پشت سے نو (9) امام ہونگے اور ان میں ہی اس امت کا مہدیؑ بھی ہوگا پھر فرمایا اگر کوئی آدمی رکن حجر اسود و مقام ابراہیمؑ کے درمیان بھی جائے پھر وہ اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ وہ میرے اہل بیتؑ کا بغض رکھنے والا ہو تو اللہ اس کو جہنم کی دکھتی ہوئی آگ میں پھینکے گا۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ امیر المؤمنینؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا **أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ** کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور یہ آیت بھی **جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ** ہمارے بارے میں نازل ہوئی دور امامت حسینؑ بن علیؑ کی نسل میں قیامت تک کے لیے رکھ دی گئی ہے بے شک غائب قائم علیہ السلام ہے جو کہ ہم میں دو دفعہ غائب ہوگا ایک غیبت دوسری سے لمبی ہوگی پہلی تو صرف چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال ہوگی لیکن دوسری کی مدت طویل ہوگی حتیٰ کہ اس امر سے پلٹنے والے زیادہ ہونگے اس امر کے قائلین سے پس نہ ثابت رہے گا کوئی مگر وہ جس کا یقین قوی ہوگا اور معرفت کامل ہوگی اور وہ اپنے دل میں ہمارے فیصلے سے کوئی تنگی محسوس نہیں کرے گا اور ہم اہل بیتؑ کی ہر بات تسلیم کرے گا (اکمال الدین و تمام النعمہ ج ۲ ص ۳۲۳)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ۔
 (1) الزخرف: 28. (2) لم أجدها في كتب الشيخ الصدوق (رحمه الله) (3) لم أجدها في كتب الشيخ الصدوق رحمه الله، وذكرها المؤلف في تفسير البرهان ج 4 ص 140 كذلك. (4) كمال الدين وتمام النعمة - ج 2 ص 323. (5) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (1) (*)

کیا وہ اس گھڑی کے ہی منتظر ہیں کہ ان پر یکایک آجائے اور ان کو خبر بھی نہ ہو

محمد بن العباس: قال: حدثنا علي بن عبد الله بن أسد، عن إبراهيم بن محمد، عن إسماعيل بن بشار، عن علي بن جعفر الحضرمي، عن زرارة بن أعين قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل: ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً﴾ قال: هي ساعة القائم عليه السلام تأتيهم بغتة (2).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں علی بن عبد اللہ بن اسد سے وہ ابراہیم بن محمد سے وہ اسماعیل بن ابی بشار سے وہ علی بن جعفر الحضرمی سے وہ زرارہ بن اعین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں **يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ** فرمایا یہ گھڑی قائم علیہ السلام کی ہوگی جو کہ ان پر اچانک آجائے گی (تاویل الآيات الظاهرة)

الھوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الزخرف: 66. (2) تأويل الآيات الظاهرة _ مخطوط.

((حم، وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ، فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)) (1)

(*)

ح۔ میم قسم ہے کتاب مبین کی بے شک ہم نے نازل کیا بابرکت رات میں تاکہ لوگ خبردار رہیں اس رات فیصلہ کیا جاتا ہے ہر امر حکیم کا

علي بن إبراهيم: قال: حدثني أبي، عن ابن أبي عمير، عن عبد الله بن مسكان، عن أبي جعفر وأبي عبد الله وأبي الحسن عليهم السلام: ((حم، وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ)) يعني القرآن ((فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ)) وهي ليلة القدر أنزل الله القرآن فيها الى البيت المعمور جملة واحدة ثم نزل من البيت المعمور على النبي (رسول الله) صلى الله عليه وآله في طول (ثلاث و) عشرين سنة **فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ**) يعني (2) في ليلة القدر ((كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)) أي يقدر الله كل أمر من الحق و(من) الباطل وما يكون في تلك السنة، وله فيها (فيه) البداء والمشية يقدم ما يشاء ويؤخر ما يشاء من الآجال والأرزاق والبلايا (والأعراض) والأمراض ويزيد فيها ما يشاء وينقص ما يشاء. ويلقيه رسول الله صلى الله عليه وآله الى أمير المؤمنين عليه السلام، ويلقيه أمير المؤمنين الى الأئمة عليهم السلام حتى ينتهي ذلك الى صاحب الزمان عليه السلام، ويشترط له ما في البداء والمشية والتقديم والتأخير (3).

علی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں ابن عن ابن ابی عمیر سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ ابی جعفرؑ و ابی عبداللہؑ ابی الحسینؑ سے آپؑ نے فرمایا ہم، وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ لَعَلَّكَ تَفْهَمُ، قرآن فی لیلۃ مبارکۃ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ اور وہ لیلۃ القدر ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں قرآن پاک لوح محفوظ سے بیت المعمور کی طرف اکھٹا یکدم نازل فرمایا پھر بیت المعمور سے نبی اکرمؐ پر ۲۳ سال کی لمبی مدت میں آہستہ آہستہ اترتا رہا یٰفِرْقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ یعنی لیلۃ القدر میں کل امر حکم یعنی اللہ تعالیٰ مقرر فرماتا ہے ہر امر کا حق اور باطل میں سے اور جو کچھ اس سال میں ہونا ہوتا ہے اور اس میں کئی نئے کام بھی ہوتے ہیں اور مشیت ہوتی ہے جس کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے موخر کر دیتا ہے لوگوں کی عمروں، رزقوں، مصائب و امراض میں سے اور جو چاہتا ہے کم کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے اور پھر اسے رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ کی طرف القا کر دیتا ہے اور امیر المؤمنینؑ دوسرے اماموں کو القا کر دیتے ہیں حتیٰ کہ صاحب الزماں تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ پھر بداء و مشیت و تقدیم و تاخیر میں چند شرطیں لگا دیتے ہیں (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۹۰)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
(1) الدخان: 1_4. (2) لیس فی المصدر. (3) تفسیر القمی _ ج 2 ص 290.

﴿قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ﴾ (1) (*)

آپ ایمان والوں سے فرمادیجئے کہ وہ ان لوگوں کو نظر انداز کر دیں جو اللہ کے دنوں کی آمد کی امید اور خوف نہیں رکھتے،

روي عن أبي عبد الله عليه السلام: قال: أيام المرجوة ثلاثة: يوم قيام القائم عليه السلام، ويوم الكرة، ويوم القيامة (2).
(قلت: قد تقدم في أيام الله تعالى بهذا المعنى في قوله تعالى: وذكرهم بأيام الله من سورة إبراهيم عليه السلام، تقدم بروايات مسندة) (3).

ابو عبداللہؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ وہ ایام جن کی امید رکھی جاتی ہے وہ تین ہیں ایک تو وہ دن جس دن قیام قائم علیہ السلام ہو گا دوسرا یوم الکرہ اور تیسرا یوم القیامہ

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الجائبة: 14. (2) لم تُسند الى كتاب أو مؤلف. (3) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

((فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ) (1) *

تو اب یہ منکر لوگ صرف اس گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آچنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں قریب آچنچی ہیں، پھر انہیں ان کی نصیحت کہاں مفید ہوگی جب خود وہ گھڑی ہی آچنچی گی۔

الحسين بن حمدان الحضيبي: قال: حدثنا محمد بن إسماعيل وعلي بن عبد الله الحسينان، عن أبي شعيب محمد بن بصير، عن عمر بن الوان، عن محمد بن الفضل، عن المفضل بن عمر قال: سألت سيدي أبا عبد الله الصادق عليه السلام: هل للمأمول المنتظر المهدي عليه السلام وقت مؤقت تعلمه الناس؟ فقال حاش لله أن يؤقت له وقتاً، قال: قلت مولاي ولم ذلك؟ قال: لأنه الساعة التي قال الله تعالى: ((يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً يَسْتَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) قوله وعنده علم الساعة ولم يقل عن أحد دونه، وقوله: ((فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ) وقوله: ((اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)) وقوله: ((وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ، يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُسْتَفْهِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ)) قلت: يا مولاي ما معنى يمارون؟ قال: يقولون متى ولد؟ ومن رآه؟ وأين هو؟ ومتى يظهر؟ كل ذلك استعجالاً لأمره وشكاً في قصائه وقدرته، أولئك الذين خسروا أنفسهم في الدنيا والآخرة وإن للكافرين لشراً مآب.

قال المفضل: يا مولاي فلا توقّت له وقتاً؟ قال: يا مفضل لا توقّت فإن من وقت لمهديننا وقتاً فقد شارك الله في علمه وادعى أنه أظهره على علمه وسره (2).

مفصل بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا و سردار امام الصادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کہا وہ مہدی علیہ السلام جس کا انتظار کیا جاتا ہے اور جس کی امید رکھی جا رہی ہے کیا اس کے لیے کوئی وقت معین ہے؟ جو آپ لوگوں کو بتائیں فرمایا اللہ کی پناہ کہ اس کے لیے کوئی وقت معین بتایا جائے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے مولا ایسا کیوں ہے؟ فرمایا اس لیے

کہ وہ الساعہ ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے ايسلونك يسئلونك عن الساعة ايان مرساها قل انما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها الا هو ثقلت في السماوات والارض لا تأتيكم الا بغتة يسئلونك كأنك حفي عنها قل انما علمها عند الله ولكن أكثر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ) اور فرمایا کہ عندہ علم الساعہ اور یہ نہیں کہا کہ اس کے سوا کسی اور سے اور فرمایا يَهْلُ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ اور ارشاد خداوندی ہے افتربت الساعہ والشق القمر۔۔ اور ارشاد الہی ہے (وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ، يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ) میں نے عرض کیا اے مولا بیماروں کا کیا معنی ہے فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ کب پیدا ہوگا اور کس نے دیکھا ہے اور وہ کہاں ہے اور وہ کب ظاہر ہوگا اور یہ سب اس کے امر میں جلدی کرنا ہے اور اس کی قضاء و قدر میں شک کرنا ہے ایسے ہی لوگ دنیا و آخرت میں اپنا نقصان کرتے ہیں اور کافروں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے مفصل کہتے ہیں اے مولا اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا جائے گا تو آپؐ نے فرمایا اے مفصل اس کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہوگا کیونکہ جو اس کے لیے وقت متعین کرے گا پس وہ اللہ کے ساتھ علم میں شریک ہو گیا اور اس نے دعویٰ کر دیا کہ وہ اللہ کے علم اور راز پر واقف ہو گیا (الہدایہ)

الہوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ۔
(1) محمد: 18. (2) الہدایۃ _ لم یطبع.

((لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) (1) (*)

اور اگر الگ ہو گئے ہوتے مومن مرد اور عورتیں تو ہم سزا دیتے ان کو جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب

ابن بابویہ: قال: حدثنا المظفر بن جعفر بن المظفر العلوي رحمه الله قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود، عن أبيه عن علي بن محمد، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن إبراهيم الكرخي قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام، وقال له رجل: اصلحك الله ألم يكن علي عليه السلام قوياً في دين الله (عز وجل)؟ قال: بلى، فقال: (ف) كيف ظهر عليه القوم، وكيف لم يدفعهم، وما منعه (بمنعه) من ذلك؟

قال عليه السلام: آية في كتاب الله عز وجل منعه، قال: قلت: وآية آية (هي)؟ قال: قوله عز وجل: ((لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا)) إنه كان لله عز وجل ودائع مؤمنون في أصلاب قوم كافرين ومنافقين، فلم يكن علي عليه السلام ليقول الآباء حتى

تخرج الودائع، فلما خرجت الودائع ظهر علي من ظهر فقاتله، وكذلك قائمنا أهل البيت لن يظهر أبداً حتى تظهر ودائع الله عز وجل فإذا ظهرت، ظهر علي من ظهر (يظهر) فقتله (2).

علي بن إبراهيم: قال: حدثنا أحمد بن علي قال: حدثنا الحسين بن عبد الله السعدي قال: حدثنا الحسن بن موسى الخشاب، عن عبد الله بن الحسن (الحسين) عن بعض أصحابه، عن فلان الكرخي قال: قال رجل لأبي عبد الله عليه السلام: ألم يكن علي عليه السلام قوياً في بدنه، قوياً بأمر (في أمر) الله؟ قال أبو عبد الله عليه السلام: بلى، قال (له): فما منعه أن يدفع أو يمتنع؟ قال عليه السلام: سألت فافهم الجواب، منع علياً من ذلك آية من كتاب الله، فقال: وأي آية؟ فقراً: (لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً) إنه كان لله ودائع مؤمنين في أصلاب قوم كافرين ومنافقين، فلم يكن علي عليه السلام ليقتل الآباء حتى تخرج الودائع، فلما خرج ظهر من ظهر وقتله.

وكذلك قائمنا أهل البيت لن (لم) يظهر أبداً حتى تخرج ودائع الله، فإذا خرجت ظهر علي من ظهر فيقتله (3).

ابن بابويه روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم الکرخی فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا جبکہ ایک آدمی نے آپ سے کہا اللہ آپ کو صلاحیت دے کیا علی اللہ عزوجل کے دین میں قوت والے نہ تھے فرمایا کیوں نہیں کہا پھر آپ پر قوم کے لوگ کیسے غالب آگئے اور آپ نے ان کو کیسے نہ روکا اور آپ کے لیے اس میں کیا رکاوٹ تھی تو آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں ایک آیت ہے جس نے آپ کو روکا روای کہتا ہے میں نے عرض کی کہ وہ کون سی آیت ہے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول ہے۔ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً اللہ تبارک تعالیٰ کی کچھ امانتیں مومن لوگ ہوتے ہیں جو کہ کافروں اور منافقوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں پس آپ ان کے آباء کو قتل نہیں کرتے تاکہ وہ امانتیں نکل سکیں پس جب وہ امانتیں نکلیں گی اور جو ظاہر ہو جائے گا تو پھر وہ ان سے قتال کریں گے ایسے ہی قائم اہل بیت ظاہر ہر گز نہیں ہوگا حتیٰ کہ اللہ کی امانتیں ظاہر ہوں جب وہ ظاہر ہوگی اور جو بھی ظاہر ہونا ہے ہو چکے گا تو پھر وہ قائم علیہ السلام ظاہر ہونگے اور انکو قتل کریں گے (کمال الدین وتمام النعمہ ج ۲ ص ۴۶۱)

علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا حضرت علی علیہ السلام بدن میں قوی نہ تھے اور اللہ کے امر میں قوی نہ تھے تو ابو عبد اللہ نے فرمایا کیوں نہیں تو اس نے کہا آپ کو کیا مانع تھا کہ آپ دفاع کرتے یا روکتے تو آپ نے فرمایا تو نے سوال کیا ہے اب جو رب کو سمجھ لے علی علیہ السلام کو اللہ کی کتاب میں آیت نے روکا تھا اس نے کہا وہ کونسی آیت ہے پس آپ نے پڑھا لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً اللہ تعالیٰ کی کچھ

مومنین امانتیں ہوتی ہیں کافرین، منافقین لوگوں کی پشتوں میں تو علی علیہ السلام ان کے آباء و اجداد کو قتل نہیں کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ امانتیں نکل سکیں پس جب آپ کا خروج ہوگا اور جس نے ظاہر ہونا ہے ظاہر ہو چکے گا تو پر آپ اس کو قتل کر دیں گے اور اسی طرح ہمارے قائم علیہ السلام ہر گز ظاہر نہ ہونگے حتیٰ کہ اللہ کی امانتیں باہر نکل آئیں پس جب اللہ کی امانتیں نکل آئیں گی اور جو بھی ظاہر ہونا ہوگا ظاہر وغالب ہو جائے گا تو پھر آپ ان کو قتل کر دیں گے یعنی آباء کو (تفسیر قمی ج 3 ص 316)

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الفتح: 25. (2) كمال الدين وتمام النعمة، ج2، ص 461. (3) تفسیر القمي: ج 2 ص 316.

((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ*)) (1) (*)

وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے ہر ایک دین پر غالب کرے

علي بن إبراهيم: في تفسيره المنسوب الى الصادق عليه السلام قال: هو الإمام الذي يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ فِيمَا لَمْ يَكُنْ قَسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلْمًا وَجورًا، وهذا مما ذكرنا أن تأويله بعد تنزيله (2).
(أقول: قد تقدمت روايات كثيرة في معنى ما ذكرنا في تفسير قوله تعالى: ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) من سورة براءة (3).

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ امام صادق علیہ السلام سے منسوب ہے فرماتے ہیں کہ امام نے فرمایا وہ امام ہوگا جسے اللہ تعالیٰ تمام دین پر غالب اور ظاہر کریں گے پس وہ زمین کو انصاف و عدل سے بھر دے گا جیسے کہ وہ زمین ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی ہوگی اور یہ جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس کی تاویل وہ تعبیر اس کے نازل ہونے کے بعد ہوگی (تفسیر قمی ج 3 ص 316)

(316)

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الفتح: 28. (2) تفسیر القمی: ج 2 ص 317. (3) ما بین القوسین من کلام المؤلف (رحمہ اللہ).

﴿وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ، يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ﴾ (1) (*)

اور اُس دن کا حال خوب سن لیجئے جس دن ایک پکارنے والا قریبی جگہ سے پکارے گا،

جس دن لوگ سخت چنگھاڑ کی آواز کو بالیقین سنیں گے، یہی نکلنے کا دن ہوگا

علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام قال: ینادی المنادی صیحة القائم واسم أبیه علیہما السلام، قوله: (يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ) قال: باسم القائم علیہ السلام من السماء، (و) ذلك يوم الخروج (2).

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام کی طرف منسوب ہے فرماتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ینادی المنادی سے مراد قائم علیہ السلام اور ان کے والد علیہ السلام کے نام کی آواز ہے اور قول خداوند ﷻ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ یعنی قائم علیہ السلام کا نام آسمان سے پکارا جائے گا اور یہ دن اس کے خروج کا ہوگا۔ (تفسیر قمی ج

ص ۳۲۷)

الموامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
(1) ق: 41، 42. (2) لیس فی المصدر. تفسیر القمی ج 2 ص 327.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ﴾ (1) (*)

پس آسمان اور زمین کے مالک کی قسم! یہ ہمارا وعدہ اسی طرح یقینی ہے جس طرح تمہارا اپنا بولنا

محمد بن العباس رحمہ اللہ: قال: حدثنا علي بن عبد الله، عن إبراهيم بن محمد الثقفي، عن الحسن بن الحسين، عن سفين بن إبراهيم، عن عمرو بن هاشم، عن إسحاق بن عبد الله، عن علي (بن الحسين) 2) عليه السلام في قول الله عز وجل: (فَوَرَبَّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ) قال: قوله ((إِنَّهُ لَحَقٌّ)) (هو) قيام القائم عليه السلام، وفيه نزلت: ((عَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا)) (3).

الشيخ الطوسي في الغيبة: قال: أخبرنا الشريف أبو محمد الحمدي رحمه الله، عن محمد بن علي بن تمام، عن الحسين بن محمد القطعي، عن علي بن أحمد بن حاتم البزار، عن محمد بن مروان، عن الكلبي عن أبي صالح، عن عبد الله بن العباس في قول الله تعالى: ((فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ، فَوَرَبَّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ)). قال: (قيام) القائم عليه السلام، ومثله: ((أَيُّنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا)) قال: أصحاب القائم عليه السلام يجمعهم الله في يوم واحد (4).

عنه: قال: روى إبراهيم بن مسلمة (سلمة)، عن أحمد بن مالك الفزاري، عن حيدر بن محمد الفزاري، عن عباد بن يعقوب، عن نصر بن مزاحم، عن محمد بن مروان، عن الكلبي، عن أبي صالح عن ابن عباس في قوله تعالى: ((فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ)) قال: هو خروج القائم (المهدي) عليه السلام (5).

محمد بن عباس فرماتے ہیں کہ امام علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا قول فَوَرَبَّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ فرمایا نہ الحق کا مطلب ہے کہ قیام قائم علیہ السلام حق ہے اور اسی کے بارے میں یہ آیت اتری ہے وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (تائیل الآيات الظاہرہ)

شیخ طوسی کتاب الغیبہ میں روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ، فَوَرَبَّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ فرمایا کہ یہ قیام قائم علیہ السلام ہے اور اسی طرح مائتوں آیات بکم اللہ جمعاً کے بارے میں فرمایا کہ یہ اصحاب قائم علیہ السلام ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی دن میں جمع کر لے گا (کتاب الغیبہ ص ۱۱۰)

اور انہی سے روایت ہے کہ کہ ابن عباس فرماتے ہیں اللہ کے اس قول کے بارے میں وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ، فَوَرَبَّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ کہ یہ خروج قائم مہدی علیہ السلام ہے (کتاب الغیبہ ص ۱۱۰)

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
(1) الذاریات: 23. (2) لیس فی المصدر. (3) تأویل الآیات الظاہرة، مخطوط. (4) کتاب الغیبة: 110. (5) المصدر السابق.

((وَالطُّورِ، وَكِتَابِ مَسْطُورٍ، فِي رَقٍّ مَنَشُورٍ)) (1) (*)

طور کی قسم، کتاب مسطور کی قسم، رق منشور کی قسم

أبو جعفر محمد بن جریر الطبری: قال: عن أبي الحسين محمد بن هارون، عن أبيه هارون بن موسى قال: حدثنا أبو علي، عن جعفر بن مالك قال: حدثنا محمد بن سماعة الصيرفي، عن المفضل بن عيسى، عن محمد بن علي الهمداني، عن أبي عبد الله عليه السلام (قال: الليلة التي يقوم فيها قائم آل محمد عليه السلام ينزل رسول الله صلى الله عليه وآله) وأمير المؤمنين عليه السلام وجبرائيل عليه السلام على حراء فيقول له جبرائيل: أجب، فيخرج رسول الله صلى الله عليه وآله رقاً من حجرة أزراره فيدفعه الى علي عليه السلام فيقول (له): ((اكتب بسم الله الرحمن الرحيم (هذا) عهد من الله ومن رسوله ومن علي بن أبي طالب لفلان بن فلان باسمه واسم أبيه)) وذلك وذلك قول الله عز وجل في كتابه: ((وَالطُّورِ، وَكِتَابِ مَسْطُورٍ، فِي رَقٍّ مَنَشُورٍ)) وهو الكتاب الذي كتبه علي بن أبي طالب عليه السلام، والرق المنشور الذي أخرجه رسول الله صلى الله عليه وآله من حجرة أزراره، قلت: ((وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ)) وهو رسول الله صلى الله عليه وآله؟ قال: نعم المملي رسول الله والكاظم علي عليه السلام (2).

قلت: هذا صورة الحديث الذي يحضرن من نسخة مسند فاطمة عليها السلام تصنيف أبي جعفر محمد بن جرير الطبري: أورد الحديث من الكتاب في باب معرفة وجوب القائم عليه السلام وأنه لا بد أن يكون، ومطلع الحديث من هذه النسخة كما ترى، والله أعلم، والغرض من الحديث حاصل (3).

ابو جعفر محمد بن جرير الطبري روایت کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ اس رات جس میں قائم علیہ السلام کا قیام ہوگا رسول اللہ نازل ہونگے اور امیر المؤمنین اور جبرائیل غار حرا پر توجرا تیل کہیں گے کہ جواب دیں تو رسول اللہ اپنی ازار کے کمر پر لپٹے ہوئے حصے سے ایک کاغذ نکالیں گے اور وہ علی علیہ السلام کو دیں گے اور فرمائیں گے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو اور یہ بھی لکھو کہ یہ عہد ہے اللہ رسول اللہ اور علی ابن ابی طالب کی طرف سے فلاں بن فلاں کے لیے اس کے اپنے نام اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ اور یہ ہی مطلب ہے قول خداوندی ہاجو اللہ کی کتاب میں ہے والطور و کتاب مسطور فی رق

منشور تو یہ اصل میں وہ تحریر ہے جو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے لکھی ہے اور ررق المنشور سے مراد وہ کاغذ ہے جو کہ رسول اللہؐ نے اپنی ازار کی تہہ سے نکالی تھی میں نے عرض کیا کہ بیت المعمور کیا ہے فرمایا کہ وہ رسول اللہؐ کی ذات ہے اور وہ ہی اس کے لکھوانے والے ہیں اور علیؑ علیہ السلام اس کے کاتب ہیں (دلائل الامامہ ص ۲۵۶)

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الطور: 1_3. (2) دلائل الإمامة: 256. (3) ما بين القوسين من كلام المؤلف رحمه الله.

بسم الله الرحمن الرحيم

((اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ)) (1) (*)

وہ گھڑی آپیچی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا

(قلت: قد مر الحديث في ذلك، حديث المفضل بن عمر عن الصادق عليه السلام في قوله تعالى: ((هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا)) من سورة محمد صلى الله عليه وآله (2)).

میں عرض کرتا ہوں کہ اس بارے میں حدیث گزر چکی ہے حدیث المفضل بن عمر جو امام جعفر الصادقؑ سے روایت ہے جس میں آپؑ نے اللہ کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا ((هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا)) جو کہ سورہ محمد میں ہے

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) القمر: 1. (2) ما بين القوسين من كلام المؤلف (رحمه الله). وقد مر الحديث ذيل الآية 87 ص 204

((وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِينٌ)) (1) (*)

اور اگر وہ کوئی نشانی یعنی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ سے چلا آنے والا طاقتور جادو ہے،

محمد بن إبراهيم النعماني في الغيبة: قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا القسم بن محمد بن الحسين بن حازم قال: حدثنا عيسى بن هشام الناشرى، عن عبد الله بن جبلة، عن عبد الصمد بن بشير، عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام وقد سأله عمارة الهمداني فقال له:

أصلحك الله إن الناس يُعيروننا ويقولون إنكم تزعمون أنه سيكون صوت من السماء، فقال له: لا ترو عني واروه عن أبي، كان أبي يقول: هو في كتاب الله ((إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ)) فيؤمن أهل الأرض جميعاً للصوت (الأول)، فإذا كان من الغد صعد إبليس اللعين حتى يتوارى (من الأرض) في جو السماء ثم ينادي: ألا إن عثمان قتل مظلوماً فاطلبوا بدمه، فيرجع من أراد الله عز وجل به شراً (سوءاً) ويقولون هذا سحر الشيعة وحتى تناولونا ويقولون هو من سحرهم، وهو قول الله عز وجل: ((إِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ)) (2).

عنه: قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علي بن الحسن (الحسين) التيملي قال: حدثني عمرو بن عثمان، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان قال: كنت عند أبي عبد الله عليه السلام فسمعت رجلاً من همدان يقول: إن هؤلاء العامة يعيروننا ويقولون لنا إنكم تزعمون أن منادياً ينادي من السماء باسم صاحب هذا الأمر.

وكان عليه السلام متكبياً فغضب وجلس ثم قال: لا ترووه عني واروه عن أبي ولا حرج عليكم في ذلك، أشهد أبي (قد) سمعت أبي عليه السلام يقول: والله إن ذلك في كتاب الله عز وجل لبيّن حيث يقول: ((إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ)) فلا يبقى في الأرض يومئذٍ أحد الا خضع وذلت رقبته (ها) فيؤمن أهل الأرض اذا سمعوا الصوت من السماء: ((ألا إن الحق في علي بن أبي طالب عليه السلام وشيعته)).

قال: فإذا كان من الغد صعد إبليس في الهواء حتى يتوارى عن (أهل) (3) الأرض ثم ينادي ألا إن الحق في عثمان بن عفان (وشيعته) فإنه قتل مظلوماً فاطلبوا بدمه، قال عليه السلام: ((بَشِّرْتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) وهو النداء الأول ((ويرتاب يومئذ الذين في قلوبهم مرض)) والمرض والله عدواننا، فعند ذلك يبرؤون (يتبرؤون) منا ويتولونا ويقولون إن المنادي الأول سحر من (سحر) أهل هذا البيت.

ثم تلا أبو عبد الله عليه السلام قول الله عز وجل: ((وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ)) (4).

وعنه: قال: أخبرنا (حدثنا) أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا محمد بن المفضل (الفضل) بن إبراهيم، وسعدان بن إسحاق بن سعيد، وأحمد ابن الحسين بن عبد الملك (الكريم)، ومحمد بن أحمد بن الحسن القطواني، جميعاً عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان مثله سواء بلفظه (5).

محمد بن ابراهيم النعماني كتاب الغيبة میں روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جبکہ آپ سے عمارہ ہمدانی نے سوال کیا کہ بے شک لوگ ہمیں عار دیتے ہیں یعنی شرم دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ عنقریب ایک آواز آسمان سے آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے روایت نہ کرو بلکہ میرے والد گرامی سے روایت کرو کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ کی کتاب میں ہے **إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ** یعنی تمام اہل زمین و آسمان

اس آواز پر ایمان لائیں گے جو کہ پہلے آئے گی پھر اگلی صبح ہوگی تو ابلیس لعین اوپر چڑھے گا حتیٰ کہ اہل ارض سے چھپ جائے گا آسمان کی فضاء سے پھر آواز دے گا کہ سنو اے لوگو بے شک عثمان مظلوم قتل ہوا پس اس کے خون کا مطالبہ کرو تو وہ لوگ جن سے اللہ کا ارادہ شر کا ہو گا واپس پلٹ جائیں گے اور کہیں گے کہ شیعوں کا جادو ہے حتیٰ کہ وہ ہمیں پکڑیں گے اور کہیں گے کہ یہ ان کے جادو کی وجہ سے ہے اور یہ ہی مراد ہے قول خداوندی کی **ان یروا آية یعرضوا ویقولوا سحرٌ مُّستمرٌ** (کتاب الغیبہ ص ۱۳۸)

اور ان سے ہی منقول ہے کہ عبد اللہ بن سنان فرماتے ہیں کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا تو میں نے ایک ہمدان کے آدمی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ عوام الناس ہمیں شرم دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ایک منادی آسمان سے اس امر کے صاحب کے نام سے آواز دیکھا چنانچہ سوال سنتے یہ آپؐ جو کہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور جلال کے عالم میں فرمانے لگے تم مجھ سے یہ روایت نہ کرو بلکہ میرے والد گرامی سے روایت کرو اور اس میں تم پر کوئی گناہ نہ ہو گا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے اپنے والد سے سنا ہے وہ فرماتے تھے اللہ کی قسم بے شک اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے جسے وہ یوں بیان کرتا ہے جہاں یہ کہا ہے **ان نشأ نزل علیہم من السماء آية فظلت أعناقهم لها خاضعين** چنانچہ زمین پر کوئی بھی نہ رہے گا مگر وہ مان جائے گا اور اس کی گردن اس کے لیے جھک جائے گی پس تمام اہل زمین جب یہ آواز آسمان سے سنیں گے تو اسے مان لیں گے آواز یہ ہوگی اے لوگو سنو بے شک حق علیٰ ابن ابی طالب اور اس کے شیعوں میں ہے فرمایا پھر جب اگلادن ہو گا تو ابلیس ہوا میں چڑھ جائے گا حتیٰ کہ تمام اہل زمین سے چھپ جائے گا اور پھر وہ آواز دے گا اے لوگو سنو حق عثمان بن عفان اور اس کے شیعوں میں ہے کیونکہ وہ مظلوم قتل ہوا پس اس کے خون کا مطالبہ کرو چنانچہ آپؐ نے فرمایا **بیت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیاء** اور یہ پہلی ندا ہوگی ((ویرتاب یومئذ الذین فی قلوبہم مرض کہ جن کے دل میں مرض ہوگی وہ شک میں پڑ جائینگے اور مرض اللہ کی قسم ہماری عداوت ہے تو اس وقت وہ ہم سے برات کریں گے اور ہم سے پھر جائینگے اور کہیں گے یہ پہلی منادی جادو ہے اہل بیت کے جادوں میں سے پھر ابو عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا **ان یروا آية یعرضوا ویقولوا سحرٌ مُّستمرٌ** (کتاب الغیبہ ص ۱۳۷)

ہوامش:

(* الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) القمر: 2. (2) كتاب الغيبة: 138. (3) ليس في المصدر. (4) كتاب الغيبة: 137. (5) المصدر السابق: 138.

((يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)) (1) (*)

پہچان لیے جائینگے مجرم اپنے چہروں سے اور پکڑ کر گھسیٹا جائے گا انہیں پیشانی کے بالوں سے اور پاؤں سے

محمد بن ابراہیم النعمانی: قال: أخبرنا علي بن أحمد قال: أخبرنا عبد (عبيد) الله بن موسى، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه، عن محمد بن سليمان الديلمي، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى: ((يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ)) قال: الله يعرفهم ولكن (أ) نزلت في القائم عليه السلام، يعرف بسيماهم فيخبطهم بالسيف هو واصحابه خبطاً (2).

محمد بن الحسن الصفار: عن ابراهيم بن هاشم، عن سليمان الديلمي (أو عن سليمان (3))، عن معاوية الدهني، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله تبارك وتعالى: ((يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)) فقال: يا معاوية ما يقولون في هذا؟ قلت: يزعمون أن الله تبارك وتعالى يعرف المجرمين بسيماهم في القيامة فيأمر بهم فيؤخذ بنواصيهم وأقدامهم فيلقون في النار. فقال عليه السلام لي: وكيف يحتاج تبارك وتعالى الى معرفة خلق أنشأهم وهو خلقهم فقلت: جعلت فداك، وما ذاك (ذلك)؟ قال: (ذلك) لو قام قائمنا عليه السلام أعطاه الله السيماء فيأمر بالكافر فيؤخذ بنواصيهم وأقدامهم ثم تخبط بالسيف خبطاً. وقرأ أبو عبد الله عليه السلام: هذه جهنم التي كنتما بها تكذبان تصلياها لا تموتان ولا تحياان (4).

الشيخ المفيد في الاختصاص: عن ابراهيم بن هاشم، عن محمد بن سليمان، عن أبيه، عن سليمان (الديلمي)، عن معاوية بن عمار (الدهني) عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله: ((يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)) قال عليه السلام: يا معاوية ما يقولون في هذا؟ قال: قلت يزعمون أن الله تبارك وتعالى يعرف المجرمين بسيماهم في القيامة فيأمر بهم فيؤخذ بنواصيهم وأقدامهم فيلقون في النار.

فقال عليه السلام لي: وكيف يحتاج الجبار تبارك وتعالى الى معرفة الخلق بسيماهم وهو خلقهم؟ قلت: فما ذاك جعلت فداك؟ فقال: ذلك لو قام قائمنا عليه السلام أعطاه الله سيما أعدائنا (السيماء) فيأمر بالكافر فيؤخذ بالنواصي والأقدام (ثم) يخبط بالسيف خبطاً (5).

عنه: بإسناده عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل: ((يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)) قال: سبحانه وتعالى يعرفهم ولكن هذه نزلت في القائم عليه السلام هو يعرفهم بسيماهم فيخبطهم بالسيف هو وأصحابه خبطاً (6).

ابو بصير سے روایت ہے کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا قول ہے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کو پہچان لے گا پہلے لیکن یہ آیت قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ آپؑ بھی ان کو اسکی علامات سے پہچان لیں

گے اور پھر تلوار سے آپ اور آپ کے اصحاب ان کو قتل کریں گے (کتاب الغیبہ ص ۱۲۷)

محمد بن حسن الصفار روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ نے معاویہ الدھنی سے فرمایا کہ اللہ عز و جل کا فرمان ہے **يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ** فرمایا کہ اے معاویہ لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں نے کہا کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ مجرموں کو قیامت کے دن ان کی پیشانی کی علامات سے پہچان لے گا پس اللہ ان کے بارے میں حکم دے گا کہ ان کو ان کی پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کیسے محتاج ہو گا اس مخلوق کو پہچاننے کے لیے جس کو اس نے خود پیدا کیا ہے تو میں نے عرض کی میں آپ پر قربان جاؤں پھر اس کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ یہ مراد ہے جب ہمارے قائم علیہ السلام کا قیام ہو گا تو اللہ تعالیٰ آپ کو علامات دے گا جس سے وہ کافروں کا پہچانیں گے پس وہ کافر کے بارے میں حکم دیں گے اور پھر ان کو پیشانی و قدموں سے پکڑا جائے گا پھر ان کو تلوار سے تہ تیغ کر دیا جائے گا اور پھر ابو عبد اللہ نے خود ایسے پڑھا کہ یہ جہنم ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اس میں تم داخل ہو گے اور نہ مرو گے نہ جیو گے (بصائر الدرجات ص ۳۵۹)

شیخ مفید انحصار میں روایت کرتے ہیں ابراہیم بن ہاشم سے وہ محمد بن سلمان سے وہ اربیعہ سے وہ سلمان الدیلیمی سے وہ معاویہ بن عمار الدھنی سے اور وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا کہ ارشاد اللہ تبارک تعالیٰ ہے **يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ** فرمایا اے معاویہ لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ قیامت کے روز مجرموں کو ان کی علامات سے پہچان لے گا پس پھر وہ حکم دے گا کہ ان کو ان کی پیشانیوں اور قدموں سے پکڑا جائے گا اور آگ میں ڈال دیئے جائیں گے پس آپ نے فرمایا مجھے اے معاویہ اللہ تبارک تعالیٰ کو اپنی مخلوق کو پہچاننے کے لیے علامات کی کیا ضرورت ہے حالانکہ اس نے ان کو پیدا کیا ہے میں نے عرض کیا تو پھر یہ کیا ہے میں آپ پر قربان جاؤں فرمایا یہ اس طرح ہے کہ جب ہمارے قائم علیہ السلام کا قیام ہو گا تو اللہ انہیں ہمارے دشمنوں کی علامات بتا دے گا پس وہ دیکھ کر کافر کے بارے میں حکم دیں گے پس اسے پیشانی و قدموں سے پکڑا جائے گا پھر تلوار سے ہلاک کر دیا جائے گا یعنی زور سے تلوار ماری جائے گی (الاختصاص ص ۳۰۴)

شیخ مفید ہی سے روایت ہے کہ ابو بصیر نے نقل کیا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان **يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيْمَاهُمْ**

فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ انکو پہچانتا ہو گا یہ آیت قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ وہ ان کو ان کی علامات سے پہچان لیں گے پھر ان کو آپؐ اور آپؐ کے اصحاب زور سے تلوار مار کر ہلاک کر دیں گے۔

الموامش:

- (*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ۔
 (1) الرحمن: 41. (2) کتاب الغیبة _ 127. (3) لیس فی المصدر. (4) بصائر الدرجات _ ص 359، ہکذا جاء فی متن الحدیث، ویظہر أنه کلام للإمام علیہ السلام متضمن معنی آیتین من القرآن الکریم (5) الاختصاص: 304.
 (6) لم أجدھا فی کتب الشیخ المفید رحمہ اللہ الموجودة.

((وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ)) (1) (*)

یا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے رقت کے ساتھ جھک جائیں اور اس حق کے لئے جو نازل ہوا ہے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدت دراز گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے، اور ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں،

ابن بابویہ: قال: أخبرني علي بن حاتم فيما كتب إلي قال حميد بن زياد (عن الحسن بن علي بن سماعه) عن أحمد بن الحسن الميثمي، عن سماعه وغيره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: نزلت هذه الآية في القائم عليه السلام: ((وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ)) (2).

محمد بن إبراهيم النعماني: قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا (محمد بن) حميد بن زياد الكوفي قال: حدثنا الحسن بن محمد بن سماعه قال: حدثنا أحمد بن الحسن الميثمي، عن رجل من أصحاب أبي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام (أنه) قال: سمعته يقول: نزلت هذه الآية التي في سورة الحديد ((وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ)) في أهل زمان الغيبة، ثم قال عز وجل: ((عَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ)) وقال عليه السلام: إن (إنما) الأمد أمد الغيبة (3).

الشيخ المفيد: بإسناده عن محمد بن همام، عن رجل من أصحاب أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: نزلت هذه الآية ((لَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ)) فتأويل هذه الآية جار في زمان الغيبة وأيامها دون غيرهم، والأمد أمد الغيبة (4).

ابن بابويه روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت **لَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَفَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ** قائم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی (کمال الدین وتمام النعمہ ج ۲ ص ۶۶۸)

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت جو سورہ الحدید میں ہے **لَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَفَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ** یہ زمانہ غیبت والوں کے بارے میں نازل ہوئی پھر فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ کا قول ہے۔ **اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ** سے مراد امد الغيبة یعنی مدت غیبت ہے (کتاب الغيبة)

شیخ مفید اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت **لَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ** یہ آیت دور غیبت کے بارے میں اتری اور امد سے مراد مدت غیبت ہے۔
الحوامش:

(*) الحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الحديد: 16. (2) كمال الدين وتمام النعمة: 2: 668. (3) كتاب الغيبة: (4) لم أجدها في كتب الشيخ المفيد رحمه الله الموجودة.

((اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا)) (1) (*)

جان لو کہ اللہ ہی زمین کو اُس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے، اور بیشک ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو،

ابن بابویہ: قال: أخبرني علي بن حاتم فيما كتب الي قال: حدثنا حميد بن زياد (عن الحسن بن علي بن سماعة)، عن أحمد بن الحسن الميثمي، عن الحسن بن محبوب، عن مؤمن الطاق، عن سلام بن المستنير، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل: ((عَلَّمُوا أَنَّ اللّٰهُ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا)).

قال عليه السلام: يحيي (يحییها) الله عز وجل بالقائم عليه السلام (الأرض) (2) ((بَعْدَ مَوْتِهَا)) كفر أهلها (بموتها بكفر أهلها) والكافر ميت (3).

محمد بن العباس: عن حميد بن زياد، عن الحسن بن محمد بن سماعة، عن الحسن بن محبوب، عن أبي جعفر الاحول، عن سلام بن المستنير، عن أبي جعفر عليه السلام، في قوله عز وجل: ((عَلَّمُوا أَنَّ اللّٰهُ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا)) يعني بموتها كفر أهلها والكافر ميت، فيحييها الله بالقائم عليه السلام فيعدل فيها فيحيي الأرض ويحيي أهلها بعد موتهم (4).

الشيخ الطوسي: قال: روى إبراهيم بن سلمة، عن أحمد بن مالك الفزاري، عن حيدر بن محمد الفزاري، عن عباد بن يعقوب، عن نصر بن مزاحم، عن محمد بن مروان الكلبي، عن أبي صالح، عن ابن عباس في قول الله تعالى: ((عَلَّمُوا أَنَّ اللّٰهُ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا)) يعني يصلح الارض بقائم آل محمد عليه السلام ((بَعْدَ مَوْتِهَا)) يعني (من) بعد جور أهل هلكتها (مملكته) (قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ)) بقائم آل محمد عليه السلام ((عَلَّمُوا تَعْقُلُونَ)) (5).

محمد بن يعقوب: عن أحمد بن مهران، عن محمد بن علي، عن موسى بن سعدان، عن عبد الرحمن بن الحجاج، عن أبي إبراهيم عليه السلام في قول الله عز وجل: ((يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا)) قال: ليس يحييها بالقطر، ولكن يبعث الله عز وجل رجلاً فيحيون العدل فتحيي الارض لإحياء العدل، وإقامة الحد (فيها) (6) أنفع في الارض من القطر أربعين صباح (7).

عنه: عن محمد بن أحمد بن الصلت، عن عبد الله بن الصلت، عن يونس بن الفضل بن صالح، عن محمد الحلبي، أنه سأل أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل: ((عَلَّمُوا أَنَّ اللّٰهُ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا)) قال عليه السلام: العدل بعد الجور (8).

ابن بابویہ روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام اللہ کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں **عَلَّمُوا أَنَّ اللّٰهُ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا** یعنی اللہ تعالیٰ زمین کو آباد و زندہ کرے گا قائم علیہ السلام کے ذریعے بعد موتہا یعنی اس کے اہل کے کفر کے بعد بموتہا بکفر اہلہا اور کافر مردہ ہوتا ہے۔

محمد بن العباس روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا **يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا** یعنی بموتہا سے مراد کفر اور کافر مردہ ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ اسے قائم علیہ السلام کے ذریعے زندہ کریں گے پس وہ انصاف کرے گا اس میں اور اس سے زمین زندہ ہوگی اور اس کے اہل کو بھی ان کی موت کے بعد زندہ کرے گا (تاویل الآيات، کمال الدین و تمام النعمہ ج ۲ - ص ۶۶۸)

شیخ طوسی روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن سلمہ نے روایت کیا ہے کہ ابن عباسؓ نے اللہ کے اس قول کی تفسیر میں فرمایا **يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا**

أَنَّ اللَّهَ يُخِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا یعنی اللہ زمین کی قائم آل محمد سے اس کی اصلاح فرمائے گا بعد موت تھا بعد اس مملکت والوں کے ظلم جو رکے وقد بینا لكم الآيات یعنی قائم آل محمد علیہ السلام کے ذریعے لعلمکم تعقلون تاکہ تمہیں عقل آئے (کتاب الغیبة ص ۱۱) محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں محمد بن مہران سے وہ محمد بن علی سے وہ موسیٰ بن سعد ان سے وہ عبد الرحمن بن الحجاج سے وہ ابو ابراہیم علیہ السلام سے وہ اللہ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یحیی الارض۔۔ فرمایا کہ بارش سے اس کو زندہ نہیں کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کو معبوث فرمائے گا پس وہ انصاف کو زندہ کرینگے تو زمین انصاف کے زندہ ہونے سے زندہ ہوگی اور اس میں حدود کے قائم کرنے سے زندہ ہوگی اور حدود کا قائم کرنا زمین میں زیادہ نفع والا ہوگا چالیس دن کی بارش سے بھی (الکافی ج ۷ ص ۱۷۴)

اور محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں محمد بن احمد بن الصلت وہ یونس بن مفضل سے وہ صالح سے وہ محمد الجلسی سے انہوں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں غَلْمُوا أَنَّ اللَّهَ يُخِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا آپ نے فرمایا مراد یہ ہے کہ انصاف ہوگا ظلم کے بعد (الروضہ ص ۲۶۷)

ہوامش:

- (*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
- (1) الحديد: 17. (2) ليس في المصدر. (3) كمال الدين وتمام النعمة: 2: 668. (4) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.
- (5) كتاب الغيبة: 110. (6) ليس في المصدر، وفيه ((ولإقامة الحد لله أنفع...)) الكافي_ ج 7 ص 174. (7) ليس في المصدر، وفيه: ((ولإقامة الحد لله أنفع...)) الكافي: 174: 7. (8) الروضة: 267.

((يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ)) (1) (*)

اے ایمان والو! ایسے لوگوں سے دوستی مت رکھو جن پر اللہ غضبناک ہوا ہے بیشک وہ آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کفار اہل قبور سے مایوس ہیں،

محمد بن العباس: قال: حدثنا علي بن عبد الله، عن إبراهيم بن محمد الشقفي قال: سمعت محمد بن صالح بن مسعود قال: حدثني أبي الجارود زياد بن المنذر، عن من سمع علياً عليه السلام يقول:

العجب كل العجب بين جمادي ورجب، فقام رجل فقال: يا أمير المؤمنين ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه؟ فقال: ثكلتك أمك، وأي العجب (عجب) أعجب من أموات يضربون كل عدو لله ولرسوله ولأهل بيته؟.. وذلك تاويل هذه الآية: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَتَّبِعُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَتَّبِعُونَ الْكُفَّارَ مِنَ الْأَوَّلِ) فإذا اشتد القتل قلتم: مات وهلك، وأي وادٍ سلك، وذلك تاويل هذه الآية: ((ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا) (2).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں علی بن عبد اللہ سے وہ ابراہیم بن محمد سے وہ محمد الشقفی سے وہ محمد بن صالح بن مسعود سے وہ ابی الجارود زیاد بن منذر سے کہ علی علیہ السلام فرماتے تھے تعجب ہے تعجب ہے جمادی اور رجب کے درمیان تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا اے امیر المؤمنین یہ کیا تعجب ہے جس سے آپ مسلسل تعجب کر رہے ہیں فرمایا تیرے ماں تیرے غم میں بیٹھے کونسا تعجب زیادہ تعجب والا ہوگا اس سے کہ کہ وہ مردے ہونگے جنکو مارا جا رہا ہوگا جو کہ اللہ اور رسول کے دشمن اور اہل بیت رسول کے دشمن ہونگے اور یہ ہی مطلب ہے آیت قرآنیہ کَلَّا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَتَّبِعُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَتَّبِعُونَ الْكُفَّارَ مِنَ الْأَوَّلِ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ پس جب قتل شدید ہوگا تو تم کہو گے وہ فوت ہو گیا اور ہلاک ہو گیا اور کونسی وادی میں چلا گیا اور یہ تاویل ہے اس آیت کی ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا (تاویل الآيات الظاهره)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

(1) الممتحنة: 13. (2) تاویل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

((يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ) (1) (*)

یہ منکرین حق چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں، جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا فرمانے والا ہے اگرچہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں،

محمد بن یعقوب: عن علي بن محمد، عن بعض أصحابنا، عن ابن محبوب، عن محمد بن الفضيل، عن ابي الحسن الماضي عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل: ((يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ)) قال عليه السلام: يريدون ليطفتوا ولاية أمير المؤمنين عليه السلام بأفواههم.

قلت: ((وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ)) قال: والله متم الامامة لقوله عز وجل: ((فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا)) فالنور هو الامام، قلت: ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ)) قال عليه السلام: هو (الذي) أمر رسوله محمداً صلى الله عليه وآله بالولاية لوصيه، والولاية هي دين الحق، قلت: هذا تزيل؟ قال: نعم، أما هذا الحرف فتزيل، وأما غيره فتأويل (2).

علي بن إبراهيم: في تفسيره: قال: و(أما (3) قوله: ((يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ)) قال: (قال (4): القائم من آل محمد عليه السلام اذا خرج يظهره الله على الدين كله حتى لا يعبد غير الله، وهو قوله صلى الله عليه وآله: يملأ الأرض قسطاً وعدلاً، كما ملئت جوراً وظلماً (ظلماً وجوراً) (5).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں علی بن محمد سے وہ بعض اصحاب سے وہ ابن محبوب سے وہ محمد بن الفضل سے بہ ابوالحسنؑ الماضي سے میں نے آپ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا لِيُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ تو آپ نے فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام امیر المؤمنینؑ کی ولایت کو اپنے منہ سے بجھادیں میں نے عرض کیا واللہ متم نورہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امامت کو مکمل کر دے گا کیونکہ ارشاد خداوندی ہے فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا پس نور امام ہے میں نے عرض کیا هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ یہ وہی شے ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو امر فرمایا یعنی امیر المؤمنینؑ کی ولایت کے لیے اور ولایت سے مراد دین حق ہے یعنی ولایت ہی دین حق ہے میں نے عرض کی یہ اللہ کی نازل کردہ ہے فرمایا کہ ہاں فرمایا کہ یہ حرف تو نازل کردہ ہے اور اس کے علاوہ تاویل ہے (اصول کافی ج ۱ ص ۴۳۲)

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ اللہ کا یہ قول يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ فرمایا قائم آل محمد علیہ السلام جب نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے تمام دین پر غالب کر دے گا حتیٰ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوگی اور یہ ہی مراد ہے رسول اللہ کے اس قول کی کہ قائم علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ ظلم و جور سے پہلے بھری ہوئی ہوگی (تفسیر القمی ۳۵۶ ج ۲)

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الصف: 8. (2) أصول الكافي: 1: 432. (3) ليس في المصدر. (4) ليس في المصدر. (5) تفسير القمي: 2: 365.

((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) (1) (*)

وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے سب ادیان پر غالب و سر بلند کر دے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں،

محمد بن العباس: قال: حدثنا أحمد بن هودة (هودة)، إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الله بن حماد عن أبي بصير قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن قوله (قول الله عز وجل في كتابه: ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ))).

فقال عليه السلام: والله ما نزل تأويلها بعد، قلت: جعلت فداك ومتى ينزل تأويلها؟ قال: حتى يقوم القائم عليه السلام إن شاء الله تعالى، فإذا خرج القائم لم يبق كافر أو (ولا) ومشرک الا كره خروجه، حتى لو أن كافرًا أو مشرکًا في بطن صخرة لقاتل الصخرة يا مؤمن في بطن كافر أو مشرک فاقتلها، فيجيبه فيقتله (2).

الحسين بن حمدان الحضيبي: قال: حدثني محمد بن إسماعيل وعلي بن عبد الله الحسينان عن أبي شعيب، عن محمد بن بصير، عن عمر بن الوان، عن محمد بن الفضل، عن الفضل بن عمر، عن أبي عبد الله جعفر بن محمد الصادق عليه السلام في حديث طويل يذكر فيه أمر القائم عليه السلام، قال الفضل: يا مولاي، فكيف بدو ظهوره عليه السلام؟

قال: يا مفضل يظهر في سنة الستين أمره، ويعلو ذكره، وينادي باسمه وكنيته ونسبه ويكثر ذكره في أفواه المحققين والمبطلين ليلزمهم الحججة بمعرفتهم به، على أنا قصصنا ذلك ودلنا عليه ونسبناه وسميناه وكنيناه وقلنا سمي جده رسول الله صلى الله عليه وآله وكنيته على ألسنتهم حتى ليسميه بعضهم لبعض، كل ذلك للزوم الحججة عليهم، ويظهر كما وعده جده رسول الله صلى الله عليه وآله في قول الله عز وجل: ((هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)) قال: هو قوله ((وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِئْتَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)).

فوالله يا مفضل ليفقدن الملل والاديان والآراء والاختلاف ويكون الدين كله لله كما قال تعالى: ((إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ)) ((وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ)) (3).

(وَالرَّوَايَاتُ كَثِيرَةٌ فِي أَنَّ الْآيَتَيْنِ: قَوْلُهُ تَعَالَى: (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى) إِلَى آخِرِهَا، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ)) تَقَدَّمَتِ الرَّوَايَاتُ الْكَثِيرَةُ فِيهِمَا الْأُولَى فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ وَالثَّانِيَةَ فِي سُورَةِ الْاِنْفَالِ وَأَمَّا فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامِ (4).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں احمد بن ہودہ سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ عبد اللہ بن حماد سے وہ ابو بصیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ** تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اسکی تاویل ابھی بعد میں نہیں اتری میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان جاؤں اس کی تاویل کب نازل ہوگی فرمایا حتیٰ کہ قائم علیہ السلام کا قیام ہو انشاء اللہ تعالیٰ جب قائم علیہ السلام نکلیں گے تو نہ کوئی کافر رہے گا اور نہ ہی کوئی مشرک مگر وہ آپ کے نکلنے کو ناپسند کرے گا حتیٰ کہ اگر کوئی کافر و مشرک کسی چٹان کے پیٹ میں ہوگا تو چٹان کہے گی اے مومن میرے پیٹ میں کافر یا مشرک ہے اسے قتل کر دے پس وہ اس پر لبیک کہے گا اور اسے قتل کرے گا (تاویل الآیات)

الحسین بن الہمدان الحضینی روایت کرتے ہیں محمد بن اسماعیل سے وہ علی بن عبد اللہ سے وہ ابی شعیب سے وہ محمد بن بصیر سے وہ عمر بن اموان سے وہ محمد بن الفضل سے وہ المفضل بن عمر سے وہ امام جعفر بن محمد الصادق سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں قائم علیہ السلام کے امر کا تذکرہ کرتے ہیں اس میں مفضل نے کہا اے میرے مولا قائم کے ظہور کی ابتداء کیسے ہوگی فرمایا اے مفضل ۶۰ سن میں اس کے امر کا ظہور ہوگا اور ذکر بلند ہوگا اور اس کے نام سے آواز دی جائے گی اور اس کی کنیت و نسب کو پکارا جائے گا اور محققین یعنی حق والوں اور باطل والوں کے منہ پر اس کا ذکر زیادہ ہوگا تاکہ ان کے پہچاننے کی وجہ سے ان پر حجت لازم ہو کہ ہم نے بیان کر دیا اور دلالت کر دی اور نام لے دیا اور کنیت ذکر کر دی اور ہم نے کہہ دیا کہ اس کے نانا کا نام جو کہ رسول اللہ تھے اس کا نام اور اس کی کنیت لوگوں کی زبانوں پر ہے حتیٰ کہ بعض بعض کے یہ نام لے لے کر پکاریں گے یہ سب اس لیے تاکہ حجت ان پر لازم ہو اور اسکا ایسے اظہار ہو جیسے کہ ان کے نانا رسول اللہ نے وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ** قول خداوندی ہے **وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ** پس اللہ کی قسم اے مفضل البتہ تمام ملتیں اور تمام دین اور تمام رائے اور تمام اختلاف گم ہو جائے گا اور دین تمام اللہ کے لیے ہو جائے گا جیسے کہ فرمان خداوندی ہے **إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ**

(الإسلام) ((وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الهداية)

ان دو آیات کے بارے میں اور بہت سی روایات ہیں ایک تھوڑا سا توہمہ بھی توہمہ بالہدی اور دوسری وقاتلوہم حتی لا تکون
فیتة ویکون الدین للہ اور بہت سی روایات اس میں پہلے بھی گزر چکی ہیں پہلی سورہ برات اور دوسری سورہ انفال میں ہے اور یہ
دونوں قائم علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

لہوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
(1) الصف: 9. (2) تاویل الآیات الظاہرة_ مخطوط. (3) الہدایة_ مفقود. (4) ما بین القوسین من کلام المؤلف رحمہ اللہ، والآیة
الأولی مرقمة بـ 22، والثانیة بـ 21.

((قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ) (1) (*)

فرما دیجئے: اگر تمہارا پانی زمین میں بہت نیچے اتر جائے یعنی خشک ہو جائے تو کون ہے جو تمہیں زمین پر بہتا ہوا پانی لا

دے،

ابن بابویہ: قال: اخبرنا محمد بن عبد الله بن المطلب الشيباني قال: حدثنا محمد بن الحسين بن حفص الخثعمي الكوفي قال: حدثنا
عباد بن يعقوب قال: حدثنا علي بن هاشم، عن محمد بن عبد الله، عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار، عن أبيه، عن جده عمار
قال: كنت مع رسول الله صلى الله عليه وآله في بعض غزواته وقتل علي عليه السلام أصحاب الألوية وفرق جمعهم وقتل عمرو
بن عبد الله الجمحي وقتل شيبه بن نافع، أتيت رسول الله صلى الله عليه وآله فقلت له: يا رسول الله، إن علياً قد جاهد في الله
حق جهاده، فقال: لأنه مني وأنا منه وإنه وارث علمي وقاضي ديني ومنجز وعدي والخليفة من بعدي، ولولاه لم يعرف المؤمن
المحض بعدي، حربته حربي وحربي حرب الله، وسلمه سلمتي وسلمي سلم الله، إلا أنه أبو سبطين والائمة من صلبيه يخرج الله تعالى
الائمة الراشدين ومنهم مهدي هذه الأمة.

فقلت: بأمي وأمي يا رسول الله من هذا المهدي عليه السلام؟

فقال صلى الله عليه وآله: يا عمار إن الله تبارك وتعالى عهد إلي أنه يخرج من صلب الحسين عليه السلام أئمة تسعة، والتاسع من
ولده يغيب عنهم، وذلك قوله عز وجل: ((قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)) تكون له غيبة طويلة يرجع
عنها قوم وينبت آخرون، فإذا كان في آخر الزمان يخرج فيملاً الدنيا قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، ويقاوم على التأويل

كما قاتلت على التنزيل، وهو سمِّي وأشه الناس بي.

يا عمار: ستكون بعدي فتنة فإذا كان ذلك فاتبع علياً عليه السلام وأصحابه فإنه مع الحق والحق معه، يا عمار: إنك ستقاتل بعدي مع علي صنفين الناكثين والقاسطين ثم تقتلك الفئة الباغية، قال: يا رسول الله، أليس ذلك على رضى الله ورضاك؟ قال: نعم على رضى الله ورضائي، ويكون آخر زادك من الدنيا شربة من لبن تشربه.

فلما كان يوم صفين خرج عمار بن ياسر إلى أمير المؤمنين عليه السلام فقال له: يا أبا رسول الله صلى الله عليه وآله أتأذن لي في القتال؟ فقال عليه السلام: مهلاً رحمك الله، فلما كان بعد ساعة أعاد عليه الكلام فأجابه بمثله، فأعاد عليه ثالثاً فبكى أمير المؤمنين عليه السلام، فنظر إليه عمار فقال: يا أمير المؤمنين إنه اليوم الذي وصفه لي رسول الله صلى الله عليه وآله، فترل أمير المؤمنين عن بغلته وعانق عمار وودعه، ثم قال: يا أبا اليقظان جزاك عن نبيك وعني خيراً فنعم الأخ كنت ونعم الصاحب كنت، ثم بكى عليه السلام وبكى عمار ثم قال: والله يا أمير المؤمنين ما تبعتك إلا ببصيرة فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول يوم خيبر: يا عمار ستكون بعدي فتنة، فإذا كان ذلك فاتبع علياً وحزبه فإنه مع الحق والحق معه وستقاتل بعدي الناكثين والقاسطين، فجزاك الله يا أمير المؤمنين عن الاسلام أفضل الجزاء فلقد أدت وأبلغت ونصحت، ثم ركب وركب أمير المؤمنين عليه السلام.

ثم برز إلى القتال، ثم دعا بشربة من ماء، فقبل ما معنا ماء، فقام إليه رجل من الانصار وسقاه شربة من لبن فشربه، ثم قال: هكذا عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وآله أن يكون آخر زادي من الدنيا شربة لبن، ثم حمل على القوم فقتل ثمانية عشر نفساً فخرج إليه رجلان من أهل الشام فطعناه وقتل رحمه الله.

فلما كان في الليل طاف أمير المؤمنين عليه السلام في القتلى ووجد عمار ملقى بين القتلى فجعل راسه على فخذه ثم بكى عليه وأنشأ يقول:

ألا أيها الموت الذي ليس تاركي
أرحني فقد افنيت كل خليلي

أيا موت كم هذا التفرق عنوة

أراك بصيراً بالذين نحبهم

كأنك تمضي نحوهم بدليل(2)

عنه: قال: حدثنا أبي رحمه الله قال: حدثنا سعد بن عبد الله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى، عن موسى بن القاسم (بن3)

(عن معاوية بن وهب) البجلي وأبي قتادة علي بن محمد بن حفص، عن علي بن جعفر، عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام، قال: قلت (له4): (ما تأويل قول الله عز وجل: ((قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)) فقال عليه السلام: إذا فقدتم إمامكم فلم تروه فماذا تصنعون(5).

علي بن إبراهيم: قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا محمد بن أحمد، عن القاسم بن العلاء (محمد خ ل) قال: حدثنا إسماعيل بن علي الفزاري، عن محمد بن جمهور، عن فضالة بن أيوب قال: سئل الرضا عليه السلام عن قول الله عز وجل: ((قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)).

فقال عليه السلام: ماؤكم أبوابكم أي الائمة والائمة أبواب الله بينه وبين خلقه ((فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)) يعني بعلم الامام(6).

محمد بن يعقوب: عن علي بن محمد، عن سهل بن زياد، عن موسى بن القاسم بن معاوية البجلي، عن علي بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام في قول الله عز وجل: **(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)** قال: إذا غاب عنكم إمامكم فمن يأتيكم بإمام جديد (7).

محمد بن إبراهيم النعماني: قال: أخبرنا محمد بن همام رحمه الله قال: حدثنا أحمد بن بندار (ما بندار) قال: حدثنا أحمد بن هلال، عن موسى بن القاسم بن (عن) معاوية البجلي، عن علي بن جعفر، عن أخيه موسى بن جعفر عليه السلام، قال: قلت له: تأويل هذه الآية: **(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)** فقال: إن فقدتم إمامكم فلم تروه فماذا تصنعون؟ (قال: إذا فقدتم إمامكم فمن يأتيكم بماء جديد) (8).

محمد بن العباس: عن أحمد بن القاسم، عن أحمد بن محمد بن سيار (بشار)، عن محمد بن خالد، عن النضر بن سويد، عن يحيى الحلبي (البجلي) عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل: **(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)** قال عليه السلام: إن غاب إمامكم فمن يأتيكم بإمام جديد (9).

المفيد: بإسناده عن علي بن جعفر، عن أخيه موسى بن جعفر عليهما السلام قال: قلت له: ما تأويل هذه الآية: **(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ)** فقال عليه السلام: تأويله إن فقدتم إمامكم فمن يأتيكم بإمام جديد (10).

ابن بابويه روایت کرتے ہیں محمد بن عبد اللہ بن المطلب الشیبانی سے وہ الحسین بن حفص الکوفی سے وہ عباد بن یعقوب سے وہ ہاشم بن محمد بن عبد اللہ ابی عبید سے وہ محمد بن عماد سے وہ ابیہ سے اور وہ جدہ عمار سے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ کسی غزوہ میں تھا اور علی علیہ السلام نے دشمنوں کو قتل کیا اور انکی جماعت کو منتشر کر دیا اور عمرو بن عبد اللہ الجمعی اور شیبہ بن نافع کو قتل کیا تو میں رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول بے شک علی نے آج اللہ کی راہ میں ایسا جہاد کیا ہے جیسا کہ جہاد کا حق ہے فرمایا کیوں نہ ہو کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے وہ میرے علم کا وارث ہے اور میرے دین کو مکمل کرنے والا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا اگر علی نہ ہوتا تو میرے بعد خلوص کی پہچان نہ ہوتی اس کی جنگ میری جنگ ہے اور میری جنگ اللہ کی جنگ ہے اسکی صلح میری صلح اور میری صلح اللہ کی صلح ہے سنو یہ میرے دونوں نواسوں کا باپ ہے اور تمام آئمہ اس کی پشت سے ہونگے اللہ آئمہ راشدین کو نکالے گا اور اس سے اس امت کا مہدی ہوگا میں نے عرض کیا میرے ماں باپ قربان ہوں اے اللہ کے رسول یہ مہدی علیہ السلام کون ہے تو آپ نے فرمایا اے عمار بے شک اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ وہ حسین علیہ السلام کی پشت سے نو (9) آئمہ نکالے گا اور ایک نواں اس کی اولاد میں سے غائب ہوگا اور یہ مطلب ہے اللہ کے قول **(قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ**

مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ کہ اسکی غیبت طویل ہوگی تو اس سے لوگ پلٹ آئیں گے اور دوسرے ثابت قدم رہیں گے پس جب آخر زمانہ ہوگا پھر وہ ظاہر ہوگا پھر وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہے اور وہ تاویل پر قتل کرے گا جیسے کہ میں قرآن کے نازل ہونے پر قتال کرتا ہوں وہ میرا ہم نام ہوگا اور تمام لوگوں میں سے میرے سے زیادہ مشابہ ہوگا اے عمار میرے بعد فتنہ ہوگا پس جب ایسا ہو تو تم علیؑ کی اتباع کرنا اور اس کے ساتھیوں کی کیونکہ وہ حق کے ساتھ ہوگا اور حق اس کے ساتھ ہوگا اے عمار میرے بعد تیری لڑائی دو قسم کے لوگوں سے ہوگی عہد توڑنے والے اور انصاف والے پھر تجھے باغی جماعت قتل کر ڈالے گی فرمایا اے اللہ کے رسولؐ گیا یہ آپؐ اور اللہ کی رضا پر نہ ہوگا فرمایا ہاں یہ میری اور اللہ کی رضا پر ہوگا اور تیرا آخری کھانا دنیا سے دودھ کا گھونٹ ہوگا جو تو پئے گا چنانچہ یوم صفین عمار بن یاسرؓ امیر المؤمنینؑ کی طرف نکلے اور کہا کہ اے رسول اللہؐ کے بھائی کیا مجھے قتال کی اجازت دیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کچھ دیر کرو اللہ تم پر رحم کرے پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ اپنی بات دہرائی تو آپؐ نے وہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ دہرایا تو آپؐ نے عمارؓ کی طرف دیکھا عمار نے فرمایا اے امیر المؤمنینؑ بے شک آج وہ دن ہے جس کو رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا چنانچہ امیر المؤمنینؑ اپنے نجر سے اترے اور عمار سے معانقتہ کیا اور اس کو الوداع کیا پھر فرمایا اے ابوالیقظان اللہ آپؐ کو نبی اکرمؐ اور میری طرف سے جزائے خیر عطا کرے آپؐ بہترین بھائی اور بہترین دوست تھے پھر آپؐ روئے اور عمارؓ بھی روئے پھر فرمایا اللہ کی قسم اے امیر المؤمنینؑ میں نے نہیں آپؐ کی اتباع کی مگر بصیرت سے میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا آپؐ خیر والے دن فرما رہے تھے اے عمار میرے بعد فتنے ہونگے پس جب وہ فتنہ ہو تو تم علیؑ اور اس کی جماعت کی اتباع کرنا کیونکہ وہ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے اور تو میرے بعد عہد توڑنے والے اور دور انصاف کرنے والے دونوں قسم کے لوگوں سے لڑائی کرو گے اللہ آپؐ کو اے امیر المؤمنینؑ اسلام کی طرف سے افضل جزا عطا فرمائے بے شک آپؐ نے حق ادا کر دیا اور پہنچا دیا اور خیر خواہی کر دی پھر وہ سوار ہو گئے اور امیر المؤمنینؑ بھی سوار ہو گئے اور پھر لڑائی کی طرف نکل گئے پھر آپؐ نے پانی کا گھونٹ منگوایا تو کہا گیا کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے چنانچہ ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور اس نے آپؐ کو دودھ کا ایک گھونٹ پلایا تو آپؐ نے پی لیا پھر فرمایا اسی طرح رسول اللہؐ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ میرا آخری کھانا دودھ کا گھونٹ ہوگا پھر آپؐ نے لوگوں پر حملہ

کر دیا پس ۱۸ آدمیوں کو قتل کیا تو آپ کی طرف ۲ آدمی نکلے اہل شام میں سے انہوں نے آپ کو نیزہ مارا تو آپ (اللہ آپ پر رحم کرے) مقتول ہو گئے پس جب رات ہوئی تو امیر المومنین مقتولوں کے درمیان چل رہے تھے تو آپ نے عمارؓ کو مقتولوں کے درمیان پڑا ہوا پایا تو ان کا سراپنے زانو میں لے کر آپ پر گریہ کیا یہ فرمایا اشعار کا ترجمہ۔۔ اے موت جو کہ مجھے چھوڑنے والی ہے۔۔۔ مجھے راحت دے کیونکہ میں نے تمام دوست کھو دیئے ہیں۔۔۔ اے موت کس قدر یہ تفرقہ یہ جدائی ظلم ہے۔۔۔ تو تو دوست کی دوستی بھی باقی نہیں رہنے دیتی۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تو ان پر نظر رکھتی ہے جس سے ہمیں محبت ہے۔۔۔ گویا کہ تو ان کی طرف کسی راہنما کی راہنمائی میں جاتی ہے۔۔۔

حسن بن حمدان روایت کی اسود بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن القاسم سے انہوں نے معاویہ بن وہب البجلی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے علی بن محمد بن حفص سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا **أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ** تو آپ نے فرمایا پس جب تم اپنے امام کو غائب پاؤ گے اور نہ دیکھو گے تو پھر کیا کرو گے (کمال الدین و تمام النعمہ ج ۲ ص ۳۶۰)

علی بن ابراہیم نے روایت کی محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن احمد سے انہوں نے القاسم سے انہوں نے اسماعیل بن علی الفزازی سے انہوں نے محمد بن جمہور سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے فرماتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اللہ کے اس قول کے بارے میں **فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ** تو آپ نے فرمایا تمہارا پانی تمہارے ابواب یعنی آئینہ ہیں کیونکہ آئینہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان دروازے ہیں **فَمَنْ يَأْتِيكُمْ** یعنی امام کے بارے میں معلومات کون لائے گا (تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۷۹)

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں علی بن محمد سے وہ سہل بن زیاد سے موسیٰ القاسم سے انہوں نے معاویہ البجلی انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی **فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ** فرمایا کہ جب تم میں تمہارا امام غائب ہو جائے گا تو پھر کون امام جدید تمہارے پاس لائے گا (اصول کافی ج ۱ ص ۳۳۹)

محمد بن النعمانی روایت کرتے ہیں کہ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا **أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ** فرمایا اگر تم میں سے تمہارا امام غائب ہو جائے اور تم اسے دیکھ نہ سکو تو کیا کرو گے فرمایا اگر تمہارا امام غائب ہو جائے تو کون نیا امام لائے گا (کتاب الغیبہ ص ۹۲)

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں احمد بن قاسم سے وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن خالد سے وہ النصر بن سوید سے وہ یحییٰ الحلبی سے کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا **أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ** اگر تمہارا امام غائب ہو جائے تو پھر کون نیا امام تمہارے پاس لائے گا (تاویل الآیات)

شیخ مفید نے اپنی سند سے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کی ہے **أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ** آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے اگر تم اپنا امام گم پاؤ گے تو پھر کون ہے جو نیا امام لائے۔

امام کو پانی سے تشبیہ کئی وجوہ کی بنیاد پر ہے۔

۱۔ انسان کی حیات پانی کے وجود پر موقوف ہے اگر یہ نہ تو اس کی حیات جسمانی کا باقی رہنا ممکن نہیں ہے اسی طرح انسان کی حیات جسمیہ اور روحیہ امام کے وجود پر موقوف ہے اور اس کی دلیل آپ کا یہ فرمان ہے کہ اگر حجت باقی نہ ہو تو زمین اہل زمین سے ناراض ہو جائے۔

۲۔ جیسے پانی اللہ تعالیٰ کی مخصوص عطا ہے اور انسان کا اس کے بنانے اور وجود میں لانے کے میں کوئی اختیار نہیں ہے ایسے ہی امام اللہ کے انعامات و عنایات ہے جو کہ اللہ نے انسان پر تضرعیض کئے ہیں اور انسان کا کسی دور میں اسکی تعین اور مقرر میں کوئی اختیار نہیں ہے۔

۳۔ پانی سے انسان اپنی جسمانی میل دور کرتا ہے اور کئی قسم کی نجاستوں سے پاک ہوتا ہے اور امام وہ ہوتا ہے جسے انسان اس سے اپنے رب کی معرفت حاصل کرتا ہے اور اس کے قرآن و شریعت کے احکام سے واقف ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ شرک کی ذلت اور جہالت کی گندگی سے صاف ہو جاتا ہے۔

۴۔ پانی کو جو کہ زمین کی تہہ میں موجود ہے اس کے ثبات و قیام و حرکت میں ایک بڑا حصہ ہے ایک باریک اور معین نظام کے مطابق ایسے ہی امام سے انسان فائدہ لیتا ہے بلکہ تمام موجودات کو فائدہ ملتا ہے باوجود اس کے غیبت کے پردوں کے پیچھے چھپے ہونے کے اور اس کی وساطت سے خالق کی طرف سے فیض مخلوق پر نازل ہوتا ہے دلائل کے مطابق۔

۵۔ جیسے پانی کو انسان نہ ہونے کی صورت میں زمین پر تلاش کرتا ہے کنویں کھودتا ہے کیونکہ اس کی حیات جسمانیہ اس پر موقوف ہے ایسے ہی امام کو تلاش کرنا بھی لازم ہے اور اس کے قرب کی سعی کرے اور اس کی ملاقات سے مشرف ہو اور اس کی حاضری سے استفادہ کرے اور اس کے ظہور کی دعائیں مانگے کیونکہ ہر انسان کی بقاء امام کی معرفت ہے۔

وامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.

- (1) الملک: 30. (2) لم أجدھا فی کتب الشیخ الصدوق رحمہ اللہ الموجودة (3) لیس فی المصدر. (4) لیس فی المصدر.
- (5) کمال الدین وتمام النعمة: 2: 360. (6) تفسیر القمی: 2: 379. (7) أصول الکافی: 1: 339. (8) کتاب الغیبة: ص 92. (9) تأویل الآیات الظاہرة_ مخطوط. (10) لم أجدھا فی کتب الشیخ المفید الموجودة، وتشبیہ الامام علیہ السلام بالماء لوجوه:

- 1_ إن حياة الانسان تتوقف على وجود الماء ولولاہ لم يتمكن من إدامة حياته الجسمیة، فکذلك الامام تتوقف حياة الانسان الجسمیة والروحیة على وجوده ودلیل ذلك قوله علیہ السلام: لولا الحجۃ لساخت الارض بأهلها...
- 2_ كما أن الماء من مواهب الله تعالى وليس للانسان أي تأثير في إيجاده، فکذلك الامام من أنعم الله تعالى التي تفضل بها اعلى الانسان وليس للانسان أي دور في تعيينه ونصبه حسب الأدلة الثابتة في محلها.
- 3_ الماء يذهب به الانسان أو ساخه الجسمیة ویتطهر به من أنواع النجاسات، والامام هو الذي يتعرف به الانسان على ربه ويقف على أحكام قرآنه وشریعتہ وبذلك يتخلص من رذائل الشرك والجهل.
- 4_ ان للماء الموجود في تخوم الارض سهم كبير في ثباتها وسيرها حسب نظام دقيق ومعین، كذلك الامام يستفيد الانسان بل كل الموجودات_ منه رغم استتاره خلف سحائب الغیبة وذلك لوساطته في نزول الفيض من الخالق الى المخلوقين عامة حسب الأدلة.
- 5_ كما أن الماء يطلبه الانسان عند افتقاده بالفحص في الارض وحفر الآبار وغيرها لتوقف حياته الجسمیة علیہ، كذلك يلزم علیہ الفحص عن الامام والسعي في التقرب منه والتشرف بلقائه والاستفادة من حضوره وتهيئة الجو المناسب لحكومته وإقامة العدل في الارض، حيث لا حياة سعيدة للبشر بدون العدل والقسط.

((سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَقِيعٍ، لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ، مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ (1)*)

ایک سائل نے ایسا عذاب طلب کیا جو واقع ہونے والا ہے کافروں کے لئے جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں

، وہ اللہ کی جانب سے واقع ہوگا،

علی بن ابراہیم: قال: سئل أبو جعفر عليه السلام عن معنى هذا فقال: نارٌ تخرج من المغرب وملك يسوقها من خلفها حتى يأتي دار سعد بن همام عند مسجدهم فلا تدع داراً لبني أمية إلا أحرقتها وأهلها ولا تدع داراً فيها وترٌ لآل محمد إلا أحرقتها وذلك المهدي عليه السلام (2).

محمد بن ابراہیم النعمانی: عن محمد بن ہمام قال: حدثنا جعفر ابن محمد بن مالک قال: حدثني (حدثنا) محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن الحسن (الحسين) بن علي، عن صالح بن سهل، عن أبي عبد الله (جعفر بن محمد عليهما السلام) في قول الله عز وجل (قوله تعالى): ((سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَقِيعٍ)) (ف) قال: تأويلها فيما يجيء (يأتي) عذاب يرتفع في الشوية، يعني ناراً (حتى) تنتهي الى (الكناسة) كناسة بني أسد حتى تمر بثقيف لا تدل وتراً لآل محمد عليهم السلام إلا أحرقتهم وذلك قبل خروج القائم (3).
عنه: قال: أخبرنا أبو سليمان أحمد بن هودبة قال: حدثنا إبراهيم بن إسحاق النهاوندي قال حدثنا (عن) عبد الله بن حماد الانصاري، عن عمرو ابن شمر، عن جابر قال: قال أبو جعفر عليه السلام: كيف يقرؤون هذه السورة؟ قال: قلت: وأبـ(ة) سورة؟ قال: (سورة) سأل سائل بعذاب واقع.

فقال عليه السلام: ليس هو سأل بعذاب واقع، وإنما هو: سأل سائل (بعذاب واقع) (4)، وهذه (هي) نار تقع بالشوية، ثم تمضي الى كناسة بني أسد (ثم تمضي الى ثقيف) فلا تدع وتراً لآل محمد عليهم السلام إلا أحرقتهم (5).

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس کلام کے معنی کے بارے میں تو فرمایا کہ ایک آگ ہوگی جو مغرب سے نکلے گی اور فرشتہ اسکو پیچھے سے ہانک رہا ہوگا حتی کہ سعد بن ہمام کے گھران کی مسجد کے پاس آجائے گی اور وہ بنی امیہ کا کوئی گھر نہ چھوڑے گی مگر اس کو اور اس کے رہنے والوں کو جلادے گی اور نہ ہی کوئی ایسا گھر چھوڑے گی جس میں آل محمد کا بدلہ ہوگا مگر وہ اسے جلادے گی اور یہ مہدی علیہ السلام ہونگے۔ (تفسیر مرقی ج ۳ ص ۳۸۵)
محمد بن ابراہیم النعمانی روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا کہ اس کا

مطلب ہے کہ ایک خوفناک عذاب آئے گا جو کہ فضا میں بلند ہو گا یعنی آگ ہو گی حتیٰ کہ کناسہ تک پہنچے گی حتیٰ کہ ثقیف سے گزرے گی اور یہ عذاب آل محمدؑ کا بدلہ نہ چھوڑے گا مگر اسے جلائے گا اور یہ قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ہو گا (کتاب الغیبہ ص ۲۷۲)

اور ان سے یہ بھی روایت ہے کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ایک آگ ہو گی جو کہ ثویہ پر واقع ہو گی پھر وہ کناسہ بنی اسد کی طرف چلی جائے گی پھر ثقیف کی طرف جائے گی پس وہ آل محمدؑ کا کوئی قصاص نہ چھوڑے گی مگر وہ اسے جلا ڈالے گی (کتاب الغیبہ ص ۲۷۲)

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المعارج: 1-3. (2) تفسير القمي ج 2 ص 385. (3) كتاب الغيبة: 272. (4) ليس في المصدر. (5) كتاب الغيبة: 272.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ)) (1) (*)

اور وہ لوگ جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں،

محمد بن يعقوب: (عن محمد بن يحيى) (2) عن علي بن محمد، عن علي بن العباس، عن الحسن بن عبد الرحمان، عن عاصم بن حميد، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله (عز وجل): ((وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ)) قال: بخروج القائم عليه السلام (3).
محمد بن يعقوب سے روایت ہے کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا **وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ** فرمایا کہ مراد خروج قائم علیہ السلام ہے (الروضہ ص ۲۸۷)

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المعارج: 26. (2) ليس في المصدر. (3) الروضة: 287.

((خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ)) (1) (*)

ان کا حال یہ ہوگا کہ ان کی آنکھیں شرم اور خوف سے جھک رہی ہوں گی، ذلت ان پر چھا رہی ہوگی، یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا،

شرف الدین النجفی: بالإسناد عن سليمان بن خالد، عن ابن سماعه، عن عبد الله بن القاسم، عن يحيى بن ميسر، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: ((خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ)) قال: يعني يوم خروج القائم عليه السلام (2).

شرف الدین نجفی اپنی سند سے سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا قول خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ سے مراد یوم خروج قائم علیہ السلام ہے (تاویل الآیات)

الموامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المعارج: 44. (2) تاویل الآیات الظاهرة_ مخطوط.

((حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أضعفُ ناصِراً وَأَقْلُ عَدِداً)) (1) (*)

یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ عذاب دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو اُس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ کون مددگار کے اعتبار سے کمزور تر اور عدد کے اعتبار سے کم تر ہے

محمد بن يعقوب: عن علي بن محمد، عن بعض أصحابنا، عن ابن محبوب، عن محمد بن الفضيل، عن أبي الحسن الماضي عليه السلام، قال: قلت: ((حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أضعفُ ناصِراً وَأَقْلُ عَدِداً)) يعني بذلك القائم عليه السلام وأنصاره (2).
علي بن إبراهيم: في تفسيره في قوله: ((حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ)) قال عليه السلام: القائم وأمير المؤمنين عليهما السلام في الرجعة. ((فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أضعفُ ناصِراً وَأَقْلُ عَدِداً)) قال: قال: هو أمير المؤمنين عليه السلام لظفر: والله يا ابن صهاك لولا عهد من رسول الله وعهد (كتاب) من الله سبق لعلمت أننا أضعف ناصراً وأقل عدداً، قال: فلما أخبرهم رسول الله صلى الله عليه وآله ما يكون من الرجعة قالوا متى يكون هذا؟ قال (الله) (قل) يا محمد ((إِنْ أَدْرِي أ قَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا)) (3).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں علی بن محمد سے وہ بعض اصحاب سے وہ ابن محبوب سے وہ محمد بن الفضل سے کہ ابوالحسنؑ فرماتے ہیں کہ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْئَلُونَ مَنْ أضعفُ ناصِراً وَأَقْلُ عَدُوًّا س سے قائم علیہ السلام اور اس کے مددگار مراد ہیں۔

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْئَلُونَ مَنْ أضعفُ ناصِراً وَأَقْلُ عَدُوًّا فرمایا کہ قائم علیہ السلام اور امیر المؤمنینؑ کو رجعت میں دیکھیں گے فَيَسْئَلُونَ مَنْ أضعفُ ناصِراً وَأَقْلُ عَدُوًّا فرمایا کہ یہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے زفر کو فرمایا تھا اللہ کی قسم اے ابن ضحاک اگر رسول اللہؐ کا عہد اور کتاب اللہ کا عہد نہ ہوتا تو تجھے معلوم ہوتا کہ ہم میں سے کون کمزور اور کون مددگاروں والا ہے اور کون کم تعداد والا ہے چنانچہ جب رسول اللہؐ نے ان کو بتایا جو کہ رجعت میں ہوگا تو انہوں نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے مُحَمَّدُ بْنُ أَذْرِيٍّ أَقْرَبُ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا کہہ دو مجھے خبر نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا اس کے لیے میرا رب کوئی مدت مقرر کرتا ہے (تفسیر قمی ص ۳۹۱ ج ۲)

المواشم:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الجن، 24. (2) لم أجدھا في كتب الكليني (رحمه الله). (3) تفسير القمي: 2: 391. والآية من سورة الجن: 25.

((فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ، فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ، عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ)) (1) (*)

پھر جب صور میں پھونکا جائے گا پس وہ اس دن بڑا کٹھن دن ہوگا کافروں پر وہ آسان نہ ہوگا

محمد بن یعقوب: عن أبي علي الأشعري، عن محمد بن حسن، عن محمد بن علي، عن عبد الله بن القاسم، عن المفضل بن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل: ((فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ)) قال: إِنَّ مَنَا إماماً مظفراً مستتراً فإذا أراد الله عز وجل (ذكره) إظهار أمره نكت في قلبه نكتة فظهر فقام بأمر الله تعالى (2).

الشيخ المفيد: عن محمد بن يعقوب بإسناده، عن المفضل بن عمر، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إنه سُئِلَ عن قول الله عز وجل ((فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ)) قال: إن مَنَا إماماً يكون مستتراً فإذا أراد الله إظهار أمره نكت في قلبه نكتة فنهض وقام بأمر الله عز وجل (3). وفي حديث آخر عنه عليه السلام قال: إذا نقر في أذن القائم عليه السلام أذن له في القيام.

وروي: عن عمرو بن شمر، عن جابر بن يزيد، عن ابي جعفر عليه السلام قال: قوله عز وجل: (فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ) قال: الناقور هو النداء من السما (ألا إن وليكم فلان بن فلان القائم بالحق) ينادي به جبرائيل عليه السلام في ثلاث ساعات من ذلك، (عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ) يعني (بالكافرين) المرجئة الذين كفروا بنعمة الله وبولاية علي بن أبي طالب عليه السلام (4).

ابن بابويه: قال: حدثني (حدثنا) أبي ومحمد بن الحسن رضي الله عنهما قالا: حدثنا عبد الله بن جعفر الحميري قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن (سعدان بن مسلم) (5) عن عبد الله بن القاسم، عن المفضل بن عمر قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن تفسير جابر (ف) قال عليه السلام:

لا تحدث به السفلة (السفل) فيذيعوه، أما تقرأ في كتاب الله عز وجل: (فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ) إن منا إماماً مستتراً فإذا أراد الله عز وجل إظهار أمره نكت في قلبه نكتة فظهر وأمر بأمر الله عز وجل (6).

محمد بن يعقوب روایت کرتے ہیں علی بن الاشعری سے وہ محمد بن حسان سے وہ محمد بن علی سے وہ عبد اللہ بن القاسم سے وہ مفضل بن عمر سے اور وہ امام ابو عبد اللہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک پوشیدہ امام ہے جس کی مدد و نصرت کی جائے گی جب اللہ تعالیٰ اس کے امر کا اظہار چاہے گا تو اللہ اس کے دل میں ایک نقطہ لگا دے گا پس وہ ظاہر ہوگا اور اللہ کے امر سے قائم ہوگا (اصول کافی ج 1 ص 343)

شیخ المفید روایت کرتے ہیں محمد بن یعقوب سے وہ مفضل بن عمر سے اور وہ امام ابو عبد اللہ سے کہ امام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا تو امام نے فرمایا بے شک ہم میں سے ایک غائب امام ہے جب اللہ اس کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو اس کے دل میں اشارہ کرے گا پس وہ ظاہر ہوگا اور اللہ کے امر سے قائم ہو جائے گا۔

اور ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جب قائم کو وحی کی جائے گی تو اسے ظہور کی اجازت ملے گی اور عمر بن شمر روایت کرتا ہے جابر بن یزید سے کہ امام ابو جعفر نے فرمایا اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ الناقور سے مراد وہ آواز ہے جو آسمان سے آئے گی کہ لوگوں سنو بے شک تمہارا اولی تمہارا امولاجو قائم بالحق ہے یہ آواز جبرائیل دیں گے تین مختلف اوقات میں عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ یعنی وہ کافر جنہوں نے اللہ کی نعمت کا انکار کیا یعنی علی بن ابی طالب کی

ولایت کا انکار کیا

ابن بابویہ سے روایت ہے کہ مفضل بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے جابر کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اسے حقیر لوگوں سے بیان نہ کرنا وہ اسے ضائع کر دیں گے کیا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا **فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّاقُورِ** کہ بے شک ہم میں ایک غائب امام ہوگا پس جب اللہ تعالیٰ اس کے امر کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو اس کو وحی کی جائے گی پس وہ ظاہر ہوگا اور اللہ کے امر سے امر کرے گا (کمال الدین وتمام النعمہ ج ۲ ص 349)

الھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
 (1) المدثر: 8_10. (2) أصول الکافی: 1: 343. (3) لم أجدھا فی کتب الشیخ المفید رحمہ اللہ الموجودة (4) لم یسندھا المؤلف رحمہ اللہ الی کتاب أو مؤلف، وكذلك ما قبلھا. (5) لیس فی المصدر، وفيه: عن موسى بن سعدان عن عبد الله.. (6) کمال الدین وتمام النعمۃ: 2: 349.

بسم الله الرحمن الرحيم

((ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا)) (1) (*)

جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ہے

شرف الدین النجفی: قال: جاء في تفسير أهل البيت عليهم السلام رواه الرجال عن عمرو بن شمر، عن جابر (بن زيد) عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: ((ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا)) قال: يعني بهذه الآية إبليس اللعين خلقه وحيداً من غير أب ولا أم، وقوله: ((وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا)) يعني هذه الدولة الى يوم الوقت المعلوم يوم يقوم القائم عليه السلام ((وَبَيْنَ شُهُودًا، وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا، ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ، كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا)) يقول معانداً للأنمة عليهم السلام يدعو الى غير سبيلها ويصد الناس عنها وهي آيات الله (2).

شرف الدین نجفی روایت کرتے ہیں کہ اہل بیت علیہ السلام کی تفسیر میں آیا ہے بہت سے رجال نے اسے روایت کیا ہے کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ اس آیت سے مراد ابلیس لعین ہے کہ اللہ نے اسے اکیلا پیدا کیا بغیر باپ کے اور اللہ کا قول **وَجَعَلْتُ لَهُ مَالاً مَمْدُوداً** یعنی ایک وقت معین سے لے کر قائم علیہ السلام کے قیام تک **وَبَيْنَ شُهُوداً، وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيداً، ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ، كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيداً** فرمایا کہ وہ آئمہ سے عناد رکھتا ہے اور ان راستے سے لوگوں کو بھٹکاتا ہے اور ان کے دشمنوں کے راستے کی طرف دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے یہ آئمہ ہی آیات اللہ ہیں (تأویل الآيات الظاہرہ)

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المدثر: 11. (2) تأویل الآيات الظاہرہ_مخطوط.

بسم الله الرحمن الرحيم

((فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَرًا، ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَرًا)) (1) (*)

اور ہم نے دوزخ پر فرشتے ہی رکھے ہیں اور ان کی تعداد کافروں کے لیے آزمائش بنائی ہے تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے وہ یقین کر لیں اور ایمان داروں کا ایمان بڑھے اور تاکہ اہل کتاب اور ایمان دار شک نہ کریں اور تاکہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور کافر یہ کہیں کہ اللہ کی اس بیان سے کیا غرض ہے اور اللہ اس طرح سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور دوزخ کا حال بیان کرنا صرف آدمیوں کی نصیحت کے لیے ہے

علي بن إبراهيم: قال: حدثنا أبو العباس قال: حدثنا يحيى بن زكريا، عن علي بن حسان، عن عمه عبد الرحمن بن كثير، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله: ((ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا)) قال: الوحيد ولد الزنا وهو زفر، ((وَجَعَلْتُ لَهُ مَالاً مَمْدُودًا)) قال: أجل ممدود

(أَجَلًا إِلَى مَدَّةٍ) إِلَى مَدَّةٍ ((وَبَيْنَ شُهُودًا)) قَالَ: أَصْحَابُهُ الَّذِينَ شَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يورثُ، ((مَهْدَتْ لَهُ تَمْهِيدًا)) مَلِكُهُ الَّذِي مَلَكَ مَلَكَتَهُ مَهْدَتَهُ لَهُ (مَلِكُهُ الَّذِي مَلَكَهُ مَهْدُهُ لَهُ) ((ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ، كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا)) قَالَ: لَوْلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاحِدًا مَعَانِدًا (عَانِدًا) لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِيهَا)، ((بَارَاهِقَهُ صَعُودًا، إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ)) (فَكَرَّ) فِيمَا أَمَرَ بِهِ مِنَ الْوَلَايَةِ وَقَدَّرَ رَأَى (وَقَدَّرَ أَنْ) مَضَى رَسُولُ اللَّهِ (أَنْ) لَا يَسْلَمُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْبَيْعَةَ الَّتِي بَايَعَهُ بِهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ((فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ)) (ثُمَّ قَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ) قَالَ: عَذَابٌ بَعْدَ عَذَابٍ يَعَذِّبُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ((ثُمَّ نَظَرَ)) إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (النَّبِيِّ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَبَسَ وَبَسَرَ مِمَّا أَمَرَ بِهِ ((ثُمَّ أَذْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ)) فَقَالَ ((إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَرُ)) قَالَ: إِنْ زَفَرَ قَالَ إِنْ (زَفَرَ إِنْ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَحَرَ النَّاسَ لِعَلِيٍّ (بِعَلِيٍّ) عَلَيْهِ السَّلَامُ ((هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ)) أَيْ لَيْسَ بِوَحْيٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ((سَأْصَلِيهِ سَقَرًا)) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فِيهِ نَزَلَتْ (2).

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ اللہ کے اس قول ذرنبی وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا كَيْ تَفْسِيرِ مِیں فرماتے ہیں کہ وحید ولد الزنا ہوگا اور وہ ایک جماعت ہوگی وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا فرمایا کہ مدت بمعنی اس کی اجل ایک لمبی مدت تک ہوگی وَبَيْنَ شُهُودًا فرمایا اس کے وہ ساتھی جنہوں نے یہ شہادت دی تھی کہ رسول اللہ کا کوئی وارث نہ ہوگا وَ مَهْدَتْ لَهُ تَمْهِيدًا یعنی اس کا وہ ملک جسکی مملکت کا وہ مالک ہوگا

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ، كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا فرمایا کہ امیر المؤمنین کی ولایت سے عناد رکھتا تھا یعنی منکر ولایت تھا اور رسول اللہ سے بھی عناد رکھتا تھا اور انکار کرتا تھا۔ سَأْرَهِقُهُ صَعُودًا، إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ یعنی فکر کیا اس میں جو اس کو امر دیا گیا تھا ولایت علی کے بارے میں اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ رسول اللہ کے اس عہد کو تسلیم نہ کرے گا جو کہ بیعت امیر المؤمنین کے بارے میں تھا فَتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ فرمایا کہ یہ عذاب کے بعد عذاب ہے جو اسے قائم علیہ السلام دیں گے ثُمَّ نَظَرَ یعنی رسول اللہ کی طرف دیکھا اور امیر المؤمنین کی طرف دیکھا اور تیوڑی چڑھائی اور منہ بسور اس سے جس کا اس کو امر دیا گیا تھا لَمْ أَذْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ یعنی پشت پھیری تکبر کیا اور کہا اِنِّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَرُ کہ نبی نے لوگوں پر علی علیہ السلام سے جادو کر دیا ہے اِنِّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ یہ اللہ کی وحی سے نہیں ہے کہ اللہ نے بذریعہ وحی ایسا کہا ہو سَأْصَلِيهِ سَقَرًا یعنی اسے جہنم میں داخل کریں گے آخر تک یہ تمام آیا ت اسی کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں (تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۹۵)

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المدثر: 19_20. (2) تفسير القمي: 2: 395.

بسم الله الرحمن الرحيم

(وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً (1)*)

شرف الدين النجفي: في الحديث السابق عن عمرو بن شمر، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قوله تعالى: ﴿وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً﴾ قال: فالنار هو القائم عليه السلام الذي (قد) أنا رضونه وخروجه لأهل المشرق والمغرب، والملائكة هم الذين يملكون علم آل محمد صلوات الله عليهم (أجمعين)، وقوله: ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ قال: يعني المرجئة، وقوله: ﴿لَيْسَتَيْنِ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ قال عليه السلام: هم الشيعة وهم أهل الكتاب وهم الذين أوتوا الكتاب والحكم والنبوة. وقوله (تعالى): ﴿وَيَزِدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ أي لا يشك الشيعة في شيء من أمر القائم عليه السلام، وقوله: ﴿وَلَيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ يعني بذلك الشيعة وضعفاؤها (ضعفاء الشيعة) ﴿وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا﴾ فقال الله عز وجل لهم ﴿كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ فالؤمن يسلم والكافر يشك. وقوله: ﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ﴾ فجنود ربك هم الشيعة هم شهداء الله (الشهداء لله) في الأرض، وقوله: ﴿وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْبَشَرِ﴾ ﴿لَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ﴾ قال: يعني اليوم قبل خروج القائم عليه السلام من شاء قبل الحق وتقدم إليه، ومن شاء تأخر عنه، وقوله: ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ، إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ قال: هم أطفال المؤمنين، قال الله تبارك وتعالى: ﴿أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ قال: إنهم (آمنوا) بالميثاق.

وقوله: ﴿كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ﴾ قال عليه السلام: بيوم (الدين) (2) خروج القائم عليه السلام وقوله: ﴿فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ﴾ قال: يعني بالتذكرة ولاية أمير المؤمنين عليه الصلاة والسلام، (وقوله): ﴿كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنَفِرَةٌ، فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ﴾ قال: كأنهم حمر وحش فرت من الأسد حين رآته، وكذلك المرجئة إذا سمعت بفضل آل محمد عليهم السلام نفرت عن الحق، ثم قال الله تعالى: ﴿بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَى صُحُفًا مُنشَرَةً﴾ قال: يريد كل رجل من المخالفين (أن) ينزل عليهم (عليه) كتاباً من السماء، ثم قال الله تعالى: ﴿كَأَلَّا بَلًا لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ﴾ (قال) هي دولة القائم عليه السلام. ثم قال تعالى بعد أن عرفهم التذكرة (أنها) هي الولاية: ﴿كَأَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ، فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ، وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قال عليه السلام: فالتقوى في هذا الموضع (هو) (3) النبي صلى الله عليه وآله والمغفرة أمير المؤمنين عليه السلام (4).

شرف الدین نجفی روایت کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول ہے مَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً فرمایا کہ وہ آگ قائم علیہ السلام ہے جیسے روشنی و تپش اور خروج اہل مشرق و مغرب کے لیے روشن ہوگی اور ملکہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ آل محمد کے علم کے مالک ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا یعنی مرجیہ لوگ مراد ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قول وَلَيَسْتَفِيقَنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كَمَا مَطْلَبُ آدَمَ نے فرمایا یہ ہے کہ وہ شیعہ اور اہل کتاب اور وہ لوگ ہیں جنکو کتاب دی گئی اور حکم و نبوت عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَيَزِدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

یعنی شیعہ اس کے بارے میں شک نہ کریں یعنی قائم کے امر کے بارے میں اور اللہ کا قول لَيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ اس سے مراد بھی شیعہ اور شیعوں میں سے کمزور لوگ ہیں وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا پس اللہ نے ان کے لیے فرمایا ہے كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے پس مومن تسلیم کرتا ہے اور کافر شک کرتا ہے۔ اور قول خداوندی ہے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ پس رب بھی شیعہ ہیں جو کہ اللہ کے گواہ ہیں یعنی وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَى لِلنَّاسِ اور اللہ کا فرمان ہے لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ فرمایا یعنی خروج قائم علیہ السلام سے پہلے ہوگا جو چاہے حق قبول کرے گا اور اس کی طرف بڑھے گا اور جو چاہے گا پیچھے ہٹ جائے گا اور اللہ کا فرمان ہے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينًا، إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فرمایا کہ یہ مومنین کے بچے ہونگے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ فرمایا کہ وہ میثاق یعنی عہد الست پر ایمان لایچکے ہیں اور ارشاد خداوندی ہے كُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ یوم الدین سے مراد خروج قائم علیہ السلام مراد ہے اور قول خداوندی فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ فرمایا تذکرہ ولایت امیر المومنین مراد ہے اور قول خداوندی كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ فرمایا کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگتے ہیں ایسے ہی مرجیہ جب وہ آل محمد کی فضیلت سنتے ہیں تو حق سے نفرت کرتے ہیں پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا لِيُرِيدَ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَى صُحُفًا مُنشَرَّةً فرمایا کہ مخالفین میں ہر آدمی چاہے گا کہ اس پر آسمان سے کتاب اترے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ فرمایا کہ اس سے مراد دولت قائم ہے پھر اللہ نے فرمایا بعد اس کے ان کو تذکرہ کی پہچان کرادی کہ وہ ولایت

علیؑ ہے کلاً اِنَّهُ تَذَكِرَةٌ، فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ، وَ مَا يَذْكُرُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ چنانچہ آپؑ نے فرمایا تقویٰ وہ نبیؑ کا مقام ہے اور مغفرہ سے امیر المؤمنینؑ مراد ہیں (تاویل الآيات الظاہرہ)

الموامش:

(*) الحجّة فيما نزل في القائم الحجّة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المدثر: 31. (2) ليس في المصدر. (3) ليس في المصدر. (4) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

بسم الله الرحمن الرحيم

((فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ) (1) (*))

میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے اور سیدھے چلنے والے غائب ہو جانے والے ستارے کی

محمد بن يعقوب: عن عدة من أصحابنا، عن سعد بن عبد الله، عن أحمد بن الحسن، عن عمر بن يزيد، عن الحسن بن الربيع الهمداني قال: حدثنا محمد بن إسحاق، عن أسيد بن ثعلبة، عن أم هاني قالت: (لقيت) أبا جعفر محمد بن علي عليهما السلام فسألته عن هذه الآية: ((فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ)) قال عليه السلام: الخنس امام يخنس في زمانه عند انقطاع من علمه عند الناس سنة ستين ومائتين، ثم يبدو كالشهاب الثاقب (الواقف) في ظلمة الليل، فإن أدركت ذلك قرت عينك (2).

عنه: عن علي بن محمد، عن جعفر بن محمد، عن موسى بن جعفر البغدادي، عن وهيب بن شاذان، عن الحسين بن أبي الربيع، عن محمد بن إسحاق، عن أم هاني قال: سألت أبا جعفر محمد بن علي عليهما السلام عن قول الله عز وجل: ((فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُسِ الْجَوَارِ الْكُنُسِ)) قالت: فقال: إمام يخنس سنة ستين ومائتين ثم يظهر كالشهاب يتوقد في الليلة الظلماء، وإذا أدركت زمانه قرت عينك (3).

محمد بن إبراهيم النعماني: في الغيبة قال: أخبرنا سلامة بن محمد، قال: حدثنا أحمد بن علي بن داود قال: حدثنا أحمد بن الحسن، عن عمران بن الحجاج، عن عبد الرحمان بن أبي نجران، عن محمد بن أبي عمير، عن محمد بن إسحاق، عن أسيد بن ثعلبة، عن أم هاني قال: قلت لأبي جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام ما معنى قول الله عز وجل: ((فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُسِ))؟ فقال لي: يا أم هاني إمام يخنس نفسه حتى ينقطع عن الناس سنة ستين ومائتين، ثم يبدو كالشهاب الواقف في الليلة الظلماء، فإن أدركت ذلك الزمان قرت عينك (4).

محمد بن العباس: قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مالك، عن محمد بن إسماعيل بن السَّمَّان، عن موسى بن جعفر بن وهب، عن وهب بن شاذان، عن الحسن بن الربيع، عن محمد بن إسحاق قال: حدثني أم هاني قالت: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل: ((فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ)) فقال: يا أم هاني إمام يخنس نفسه سنة ستين ومائتين ثم يظهر كالشهاب الثاقب في الليلة الظلماء، فإن أدركت زمانه قرت عينك يا أم هاني (5).

قال مؤلف هذا الكتاب سنة ستين ومائتين سنة وفاة أبي محمد الحسن بن علي العسكري أبي القائم عليهم السلام.

محمد بن يعقوب روایت کرتے ہیں ہمارے بہت سے حضرات سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبد اللہ سے وہ احمد بن الحسن سے وہ عمر بن یزید سے وہ الحسن بن الربیع سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ اسید بن ثعلبہ سے وہ ام ہانی سے وہ فرماتی ہیں کہ میں ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے ملی اور ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا یعنی یہ آیت **فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ** تو آپ نے فرمایا الخنس وہ امام ہے جو کہ اپنے زمانے میں اس وقت غائب ہو جائے گا جب لوگوں کے ہاں اس کے بارے میں جاننے والے ختم ہو جائیں گے ۲۶۰ھ میں پھر وہ شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوگا رات کی ظلمت میں اگر تو اسے پالے تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونگی (الکافی ج ۱ ص ۳۴۱)

محمد بن یعقوب سے روایت ہے علی بن محمد سے وہ جعفر بن محمد سے وہ موسیٰ بن جعفر البغدادی سے وہ وہیب ابن شاذان سے وہ الحسین بن ابی ربیع سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ ام ہانی سے فرماتی ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے سوال کیا اللہ کے اس قول کے بارے میں **فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ** فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ امام ہے جو سن دو سو ساٹھ میں غائب ہو جائے گا پھر شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوگا جو کہ اندھیری رات میں چمکتا ہے اگر تو اس کا زمانہ پالے تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونگی (الکافی ج ۱)

محمد بن ابراہیم النعمانی اپنی کتاب الغیبہ میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ان کو خبر دی سلامہ بن محمد نے انہیں احمد بن علی بن داؤد نے انہیں احمد بن الحسن نے انہوں عمران بن الحجاج نے انہیں محمد بن ابی عمیر نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں اسید بن ثعلبہ نے اور وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے عرض کی

کہ اللہ کہ اس قول کا کیا مطلب ہے **فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنْصِ** تو آپؐ نے فرمایا اے ام ہانی یہ امام ہے جو کہ اپنے آپ کو چھپالے گا حتیٰ کہ لوگوں کو اس کے بارے میں علم ہی منقطع ہو جائے گا یہ سن دو سو ساٹھ میں ہوگا پھر وہ ایسے ظاہر ہوگا جیسے کہ شہاب چمکتا ہوا جو کہ اندھیری رات میں ہو پس اگر تو وہ زمانہ پائے تو تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوگی (کتاب الغیبہ ص ۷۵)

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں کہ ان سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن السمان سے انہوں نے موسیٰ بن جعفر بن ذہب سے انہوں نے وہب ابن شاذان سے انہوں نے الحسن ابن ربیع سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے اور وہ ام ہانی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق سوال کیا **فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنْصِ الْجَوَارِ الْكُنْصِ** تو آپؐ نے فرمایا اے ام ہانی یہ امام ہے جو کہ اپنے آپ کو سن دو سو ساٹھ میں چھپالے گا پھر وہ ظاہر ہوگا جیسے کہ شہاب ثاقب اندھیری رات میں اگر تو اس کا زمانہ پائے تو اے ام ہانی تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوگی (تاویل الآيات الظاہرہ)

لھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) التكوير: 15_16. (2) الكافي: 1: 341. (3) المصدر السابق. (4) كتاب الغيبة: 75. (5) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

بسم الله الرحمن الرحيم

((لَتَرْكَبَنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ)) (1) *

تم یقیناً منزل بہ منزل ضرور سواری کرتے ہوئے جاؤ گے،

ابن بابویہ: قال حدثنا المظفر بن جعفر بن المظفر العلوي (السمرقندي رضي الله عنه) قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود وحيدر ابن محمد السمرقندي جميعاً قالوا: حدثنا محمد بن مسعود قال: حدثنا جبريل بن أحمد، عن موسى بن جعفر البغدادي قال: حدثني الحسن بن محمد الصيرفي، عن حنان بن سدير، عن ابيه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن للقائم منا غيبة يطول أمدها، فقلت له: ولم ذاك يا ابن رسول الله؟

قال عليه السلام: لأن الله عز وجل أبي إلا أن يجزي فيه سنن الأنبياء عليهم السلام في غيابهم وأنه لا بد له يا سدير من استيفاء مدد غيابهم، قال الله عز وجل: ((لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبِقٍ)) أي على سنن من كان قبلكم (2).

ابن بابويه روایت کرتے ہیں المظفر بن جعفر بن المظفر السمرقندی سے وہ جعفر بن محمد بن مسعود سے وہ محمد السمرقندی سے وہ محمد بن مسعود سے وہ جبرئیل بن احمد سے وہ موسیٰ بن جعفر البغدادی سے وہ الحسن بن محمد الصیرفی سے وہ حنان بن سدير سے وہ ربیعہ سے اور وہ امام ابو عبد اللہ نے روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا کہ ہمارے قائم کے لیے ایک طویل غیبت ہوگی جس کی مدت طویل ہوگی میں نے کہا یہ کیوں ہوگا اے ابن رسول اللہ آپ نے فرمایا اس لیے کہ اللہ عز وجل نے انکار کیا ہے مگر اس بات کا کہ اس میں انبیاء کی سنت جاری کریں ان کی غیبت میں بھی اور اے سدير اللہ کے لیے ضروری ہے ان کے غائبوں کی مدد پوری کرنا چنانچہ اللہ فرماتا ہے **لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبِقٍ** یعنی اپنے سے پہلے لوگوں کی سنت پر (کمال الدین و تمام النعمہ ج ۲ ص ۲۸۰)

وامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الانشقاق: 19. (2) كمال الدين وتمام النعمة: 2: 480.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ)) (1) (*)

بروجوں والے آسمان کی قسم

المهدي في كتاب الاختصاص: عن محمد بن علي بن بابويه قال: حدثنا محمد بن المتوكل، عن محمد بن أبي عبد الله الكوفي، عن موسى بن عمران، عن عمه الحسين بن يزيد، عن علي بن سالم عن أبيه، عن سالم بن دينار، عن سعد بن طريف، عن الأصبع بن نباتة قال: سمعت بان عباس يقول:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ذكر الله عز وجل عبادة، وذكر علي عبادة، وذكر الأئمة من ولده عبادة، والذي بعثني بالنبوة وجعلني خير البرية، إن وصي لأفضل الأوصياء وإنه لحجة الله على عباده وخليفته على خلقه، ومن ولده الأئمة الهداة بعدي، بهم يجس الله العذاب عن أهل الأرض، وهم يمسك السماء أن تقع على الأرض إلا بإذنه وهم يمسك الجبال أن تميد بهم، وهم يسقي خلقه الغيث، وهم يخرج النبات، أولئك أولياء الله حقاً وخلفاؤه (خلفائي) صدقاً، عدتم عدة الشهور وهي اثنا عشر شهراً،

وعدهم عدة نقباء موسى بن عمران، ثم تلا عليه الصلاة والسلام هذه الآية: **(السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ)** ثم قال: أتقدّر يا ابن عباس أن الله يقسم بالسّماء ذات البروج ويعني به السّماء وبروجها؟ قلت: يا رسول الله فما ذاك؟ قال: أما السّماء فأنا، وأما البروج فالأئمة بعدي أولهم علي وآخروهم المهدي (صلوات الله عليهم أجمعين) **(2)**.

مہدی نے کتاب الاختصاص میں روایت کی ہے کہ اصبح بن نباتہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کو ذکر عبادت ہے اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور آپؐ کی اولاد میں سے آئمہ کا ذکر عبادت ہے قسم اس کی جس نے مجھے نبوت دے کر بھیجا ہے اور مجھے تمام مخلوق میں سے افضل بنایا ہے کہ میرا وصی افضل الاوصیاء ہے اور وہ اللہ کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور اس کا خلیفہ ہے اس کی مخلوق پر اور اس کی اولاد میں سے آئمہ ہدایت ہوں گے میرے بعد ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اہل الارض سے عذاب کو روکے رکھے گا اور ان کی وجہ سے ہی آسمان زمین پر گرنے سے رکھا ہوا ہے مگر اللہ کی جب اجازت ہوگی اور ان کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ پہاڑوں کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین ان کو لیکر ایک جانب جھکے جائے اور ان کی وجہ سے ہی مخلوق پر بارش برسائی جاتی ہے اور ان کی وجہ سے ہی زمین اجناس اگلتی ہے اور وہ اللہ کے سچے اولیاء ہیں اور اس کے خلفاء ہیں اور میرے سچے خلفاء ہیں ان کی تعداد مہینوں کے برابر ہے اور وہ بارہ مہینے ہیں اور ان کی تعداد موسیٰ بن عمران کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی **(السَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ)** اور پھر فرمایا اے ابن عباسؓ کیا تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان برجوں والے کی قسم کھائے یعنی آسمان کی اور اس کے برجوں کی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ پھر کیا ہے فرمایا آسمان سے میں مراد ہوں اور بروج سے مراد وہ آئمہؑ ہیں جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے پہلا علیؑ ہے اور آخری ان میں سے مہدیؑ ہے (الاختصاص ص ۲۲۳)

وامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) البروج: 1. (2) الاختصاص - ص 223.

بسم الله الرحمن الرحيم

(إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا، وَأَكِيدُ كَيْدًا، فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ أَمَهُلُهُمْ رُوِيَهُ) (1) *

بے شک کافر پر فریب تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں پس آپ کافروں کو ذرا مہلت دے دیجئے

علي بن إبراهيم: قال: حدثنا جعفر بن أحمد، عن عبد (عبيد) الله بن موسى: عن الحسن بن علي، (عن) ابن أبي حمزة (عن أبيه) (2) عن أبي بصير في قوله: ((فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ)) قال عليه السلام: ما (له) قوة يقوى بها علي خالقه ولا ناصر من الله ينصره إن أراد به سوءاً.

قلت: إنهم يكيّدون كيداً (وأكيد كيداً) (3) قال: كادوا رسول الله صلى الله عليه وآله وكادوا علياً عليه السلام وكادوا فاطمة عليها السلام، فقال (الله) يا محمد، ((إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا، وَأَكِيدُ كَيْدًا، فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ يَا مُحَمَّدُ أَمَهُلُهُمْ رُوِيَهُ)) لوقت بعث القائم عليه السلام فينتقم له من الجبابرة (الجبارين) والطواغيت من قريش وبنی أمية وسائر الناس (4).

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں جعفر بن احمد سے وہ عبد اللہ بن موسیٰ سے وہ الحسن بن علی سے وہ ابن ابی حمزہ سے وہ ابیہ سے وہ ابو بصیر سے وہ امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ فرمایا اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کوئی قوت ایسی نہیں کہ جس سے اسے اپنے خالق پر طاقت حاصل ہو اور نہ ہی اس کے لیے کوئی مددگار ہے اللہ کی طرف سے جو اس کی مدد کرے پھر میں نے عرض کیا انہم یکیّدون کیداً (وأکید کیداً) کا مطلب کیا ہے فرمایا کافروں نے تدبیر کی رسول اللہ کے خلاف اور تدبیر کی انہوں نے علی علیہ السلام کے خلاف اور تدبیر کی انہوں نے فاطمہ زہرا سلام اللہ کے خلاف تو اللہ نے فرمایا اے مُحَمَّدُ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا، وَأَكِيدُ كَيْدًا، فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ يَا مُحَمَّدُ أَمَهُلُهُمْ رُوِيَهُ ان کو مہلت دو کفار کو تھوڑی سی مہلت یعنی قائم علیہ السلام کو مبعوث ہونے تک چنانچہ وہ ان جابروں سے انتقام لیں گے اور قریش کے بڑے شیطانوں اور بنو امیہ کے بڑے شیطانوں سے اور تمام لوگوں سے انتقام لیں گے (تفسیر قمی ج ۳ ص ۴۱۶)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) الطارق: 15_17. (2) ليس في المصدر (3) ليس في المصدر. (4) تفسیر القمي — ج 2 ص 416.

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ، وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ، عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ، تَصَلِّي نَارًا حَامِيَةً﴾ (1)*

کیا تم پر ہر چیز پر چھا جانے والی قیامت کا حال پہنچا جس دن کئی چہروں پر ذلت برس رہی ہوگی اور ظالم اور منکر دھکتی ہوئی آگ میں گریں گے

محمد بن یعقوب: (عن جماعة) (2) عن سهل، عن محمد: عن أبيه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ﴾؟ قال عليه السلام: يغشاكم (يغشاهم) القائم عليه السلام بالسيف، قال: قلت: ﴿جُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ﴾؟ قال: خاشعة لا تطيق الامتاع، قال: قلت: ﴿عَامِلَةٌ﴾؟ قال: عملت بغير ما أنزل الله، قال: قلت: ﴿(ناصبَةٌ)﴾؟ قال: نصبت غير ولاية الإمام، قال: قلت: ﴿(تصلي نارا حامية)﴾؟ قال: تصلي نار الحرب في الدنيا على عهد القائم عليه السلام، وفي الآخرة نار جهنم (3).

محمد بن یعقوب روایت کرتے ہیں ایک پوری جماعت سے وہ سہل سے وہ محمد سے وہ ابیہ سے وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میں نے امام سے ہَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ کا مطلب پوچھا آپ نے فرمایا غاشیہ ڈھانپنے والی مراد ہے کہ قائم علیہ السلام ڈھانپ لیں گے تلوار کے ساتھ پھر میں نے عرض کیا جُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ کیا ہے فرمایا کہ وہ ڈرنے والے ہونگے روکنے کی طاقت نہ رکھیں گے میں نے عرض کیا عامِلَةٌ کیا ہے فرمایا انہوں نے عمل کئے ہیں اللہ کے نازل کردہ احکام کے بغیر میں نے کہا ناصِبَةٌ کیا ہے فرمایا کہ امام کے والیوں کے بغیر نصب کئے گئے پھر میں نے کہا تَصَلِّي نَارًا حَامِيَةً کیا ہے فرمایا کہ لڑائی کی آگ میں داخل ہونگے دنیا میں ہی قائم کے عہد میں اور آخرت میں جہنم کی آگ میں داخل ہونگے (کتاب الروضہ ص ۵)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

(1) العاشية: 1_4. (2) ليس في المصدر.

(3) الروضة: 50.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

((وَالْفَجْرِ، وَكَيْالٍ عَشْرٍ، وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ) (1) *

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ گزر جائے

شرف الدین النجفی: قال: روي بالاسناد مرفوعاً عن عمرو بن شمر، عن جابر بن يزيد الجعفي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قوله عز وجل: ((وَالْفَجْرِ)) الفجر هو القائم عليه السلام، ((وَكَيْالٍ عَشْرٍ)) الائمة عليهم السلام من الحسن الى الحسن، ((وَالشَّفْعِ)) أمير المؤمنين وفاطمة عليهما السلام، ((وَالْوَتْرِ)) هو الله وحده لا شريك له، ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ)) هي دولة حبتز فهي تسري الى دولة (قيام) القائم عليه السلام (2).

شرف الدین النجفی روایت کرتے ہیں کہ مرفوع سند سے عمرو بن شمر سے مروی ہے کہ جابر بن یزید الجعفی سے روایت ہے کہ امام ابو عبد اللہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا ((وَالْفَجْرِ)) فجر قائم علیہ السلام ہے **وَكَيْالٍ عَشْرٍ** وہ آئمہ جناب حسن سے حسن عسکری تک ہیں **وَالشَّفْعِ** امیر المؤمنین اور سیدہ فاطمہ الزہرا ہیں (تاویل الآيات الظاهره)

لھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الفجر: 1_4. (2) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

((وَ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا، وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا) (1) *

قسم ہے سورج اور اس کی دھوپ کی، قسم ہے چاند کی جب کہ وہ اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب وہ اسے روشن کرے اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے

محمد بن العباس: (في المعنى) عن محمد بن القاسم، عن جعفر بن عبد الله، عن محمد بن عبد الله (الرحمن)، عن محمد بن عبد الرحمن (الله) عن أبي جعفر القمي، عن محمد بن عمر، عن سليمان الديلمي، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن قول الله عز وجل ((وَ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا، وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا))

الشَّمْسِ وَضُحَاهَا)) قال: الشمس رسول الله صلى الله عليه وآله أوضح للناس دينهم، قلت: ((رَ الْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا)) قال: ذاك أمير المؤمنين عليه السلام تلا رسول الله صلى الله عليه وآله، قلت: ((وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا)) قال: ذاك: الإمام من ذرية فاطمة نسل رسول الله صلى الله عليه وآله، فيجلي ظلام الجور والظلم، فحكى الله سبحانه وتعالى عنه وقال: ((وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا)) يعني به القائم عليه السلام، قلت: ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا)) قال: ذلك أئمة الجور الذين استبدوا بالأمر دون آل الرسول (صلوات الله عليهم أجمعين) وجلسوا مجلساً كان آل الرسول أولى به منهم، فعشوا دين الله بالجور والظلم، فحكى الله سبحانه فعلهم فقال: ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا)) (2).

شرف الدين النجفي: قال: روى علي بن محمد، عن أبي جميلة، عن الحلبي، ورواه (أيضاً) علي بن الحكم، عن أبان بن عثمان، عن الفضل بن العباس، عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال:

((وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا)) الشمس أمير المؤمنين عليه السلام وضحاها قيام القائم عليه السلام (لأن الله سبحانه وتعالى: ((وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى))، ((وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا)) الحسن والحسين عليهما السلام، ((وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا)) هو قيام القائم عليه السلام (3)، ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا)) حبر ودولته (وقد غشى عليه الحق وأما قوله: ((وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا)) قال: هو محمد صلى الله عليه وآله هو السماء الذي يسموا إليه الخلق في العلم وقوله: ((وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا)) قال: الأرض الشيعة، ((وَالنَّفْسِ وَمَا سَوَّاهَا)) قال: هو المؤمن المستوي على الخلق (المستور وهو على الحق) وقوله: ((فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا)) قال: عرفت (عرفها) الحق من الباطل فذلك قوله ((وَالنَّفْسِ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا)) قال: قد أفلحت نفس زكاهها الله، وقد خابت من دساها الله. قوله: ((كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا)) قال: ثمود رهط من الشيعة، فإن الله سبحانه يقول ((وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَتْهُمُ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونَ)) فهو السيف إذا قائم القائم عليه السلام، وقوله: ((فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ)) (هو النبي) (بَلَاغَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا)) قال: الناقة الإمام الذي فهم عن الله (وفهم عن الله) ((وَسُقْيَاهَا)) أي عنده مستقى العلم ((فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا)) قال: في الرجعة، ((وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا)) قال: لا يخاف من مثلها إذا رجع (4).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں محمد بن قاسم سے وہ جعفر بن عبد اللہ سے وہ محمد بن عبد اللہ سے وہ محمد بن عبد الرحمن سے وہ ابو جعفر القمی سے وہ محمد بن عمر سے وہ سلیمان الدیلمی سے وہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میں نے امام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں دریافت کیا الشَّمْسِ وَضُحَاهَا تو فرمایا کہ شمس رسول اللہ کی ذات اقدس ہے جنہوں نے لوگوں کے لیے اس کا دین واضح روشن کیا میں کہلو الْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا کیا ہے فرمایا یہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو کہ رسول اللہ سے متصل ہو کر آئے ہیں میں نے کہا والنہار اذا جلاها کیا ہے فرمایا یہ امام ہے جو اولاد فاطمہ اور نسل رسول اللہ سے ہے جو کہ ظلم و جور کے اندھیروں کو روشن کر دیا جس کی حکایت اللہ نے کی ہے وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا سے مراد قائم ہیں میں

نے عرض کیا **وَإِذَا اللَّيْلُ إِذَا يَعْشَاهَا** کیا ہے فرمایا یہ وہ آئمہ ہیں جو ظالم ہونگے جنہوں نے ذبردستی امور کو اپنے قبضے میں کیا ہوا ہوگا وہ آل رسول میں سے نہ ہونگے اور وہ مجلس میں بیٹھیں گے تو آل رسول اس امر میں ان سے اولیٰ و حقدار ہونگے اور وہ اللہ کے دین کو ظلم اور زیادتی سے ڈھانپ لیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حکایت اس آیت میں ان کے فعل کی اس طرح کی ہے **وَإِذَا يَعْشَاهَا** (تاویل الآيات الظاهرہ)

شرف الدین النجفی روایت کرتے ہیں کہ علی بن محمد نے ابو جمیلہ سے روایت کی ہے انہوں نے الحلبی سے انہوں نے علی بن محکم سے انہوں نے ابان بن عثمان سے انہوں نے الفضل بن عباس سے انہوں نے امام ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا **وَإِذَا يَعْشَاهَا** امیر المؤمنین ہیں اور صحابہ سے قیام قائم مراد ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے **وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضَحَىٰ** اور **وَإِذَا تَلَاهَا** سے مراد حسن اور حسین ہیں **وَإِذَا جَلَّاهَا** قیام قائم ہے **وَإِذَا يَعْشَاهَا** جس اور اس کی بادشاہی ہے اور اس پر حق غالب آجائے گا قول خداوندی **وَمَا بَنَاهَا** سے مراد رسول اللہ ہیں کیونکہ یہ وہ آسمان ہیں جن کی طرف مخلوق علم میں بلند ہوتی ہے اور قول خداوندی **وَمَا طَحَاهَا** فرمایا ارض شیعہ ہیں **وَإِنْفَسٍ** و **وَمَا سَوَّاهَا** فرمایا وہ مومن ہے جو کہ مخلوق پر برابر ہے یعنی چھپا ہوا ہے اور حق پر ہوا **فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا** کہ وہ حق اور باطل کو پہچان لے گا اور یہ وہی مطلب ہے قول خداوندی **كَوْ نَفْسٍ** و **وَمَا سَوَّاهَا** **فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا**، **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا** فرمایا کہ وہ نفس کامیاب ہوا جس کا اس کے رب نے تزکیہ کر دیا اور وہ ناکام ہوا جس کو اللہ نے ملاوٹ میں ڈال دیا اور ارشاد خداوندی **كَذَّبَتْ ثَمُودُ** **بَطْغُوا** فرمایا کہ ثمود شیعوں کا ایک گروہ ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے **وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَىٰ الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ** **صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ** اور وہ تلوار ہے جب کہ قائم کا قیام ہوگا اور ارشاد خداوندی **فَقَالَ**۔۔ سے مراد وہ نبی ہیں **نَاقَةَ اللَّهِ** و **سُقِّيَاهَا**۔ فرمایا ناقہ سے امام مراد ہے جس کو اللہ کی طرف سے علم دیا گیا **سُقِّيَاهَا** اس کے پاس علم والی پیاس بجھانے کا چشمہ ہوگا **فَكَذَّبُوهُ**

فَعَقَرُوهَا فَدَمَدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا فَمَا يَرِيه رَجَعْتَ فِيهِمْ هُوَ كَمَا اسْطَرَحَ كِي شَيْءٍ
سے جب وہ لوٹے گا (تاویل الآيات الظاہرہ)

لھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الشمس: 1_4. (2) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط. (3) ما بين القوسين ليس في المصدر (4) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَ النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى)) (1) (*)

رات کی قسم جب وچھا جائے اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو

علي بن إبراهيم: قال: أخبرنا أحمد بن إدريس قال: حدثنا محمد بن عبد الجبار، عن ابن أبي عمير، عن حماد بن عثمان، عن محمد بن مسلم قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله (عز وجل): ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى)) قال: الليل في هذا الموضع الثاني يغشى (فلان غشى) أمير المؤمنين عليه السلام في دولته التي جرت له عليه، وأمير المؤمنين يصبر في دولتهم حتى تنقضي، قال: ((وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى)) قال: النهار هو القائم عليه السلام منا أهل البيت إذا قام غلبت دولته الباطل، والقرآن ضرب فيه الامثال للناس وخاطب (الله) نبيه (به) ونحن فليس يعلمه غيرن (2).

شرف الدين النجفي: في معنى السورة قال: جاء مرفوعاً عن عمرو بن شمر، عن جابر بن يزيد، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله (قول الله تبارك وتعالى): ((وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى)) قال: دولة إبليس (لعنه الله) الى يوم القيامة وهو يوم قيام القائم عليه السلام، ((وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى)) وهو الحق واتقى الباطل، ((فَسَيَسِّرُهُ لِيُيسِّرَ)) أي الجنة: ((وَأَمَّا مَنْ بَخِلَّ)) يعني بنفسه عن الحق، واستغنى بالباطل عن الحق، ((وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى)) بولاية علي بن أبي طالب والائمة من بعده، ((فَسَيَسِّرُهُ لِيُيسِّرَ)) يعني النار.
وأما قوله: ((إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى)) يعني أن علياً هو الهدى، ((وَأَنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ (له الآخرة) وَالْأُولَى)) ((فَأَنْذَرْتَكُمْ نَاراً تَلْظَى)) قال: (هو) القائم عليه السلام إذا قام بالغضب فيقتل من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين، ((لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى)) قال: هو عدو آل محمد عليهم السلام، ((وَسَيَجَنَّبُهَا الْأَتَقَى)) قال: ذاك أمير المؤمنين عليه السلام وشيعته (3).

علی بن ابراہیم روایت کرتے ہیں احمد بن ادریس سے وہ محمد بن عبد الجبار سے وہ حماد بن عثمان سے وہ محمد بن مسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ تبارک تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا **اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ** تو آپ نے فرمایا کہ لیل اس مقام پر خلیفہ ثانی ہے جس نے امیر المومنینؑ کے حق کو غضب کیا اور امیر المومنینؑ نے اس کی بادشاہی میں صبر کیا حتیٰ کہ اس کی حکومت ختم ہو گئی میں نے **نَوَّ النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ** کے بارے میں پوچھا فرمایا وہ قائم علیہ السلام وہی ہیں جو ہم اہل بیتؑ میں سے ہونگے جب وہ قیام کریں گے تو آپؑ باطل پر غالب آجائیں گے اور قرآن نے لوگوں کو لیے اس بارے میں بہت سی مثالیں بیان کی ہیں اور اللہ نے اس کے بارے میں اپنے نبیؐ کو مخاطب کیا ہے اور ہمیں بھی مخاطب کیا ہے جسے ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا (تفسیر قمی ص ۲۲۵ ج ۲)

شرف الدین نجفی اس سورہ کی تفسیر میں مرفوع روایت کرتے ہیں عمرو بن شمر سے وہ جابر بن یزید سے اور وہ فرماتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا **اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ** فرمایا کی یہ بلیس کی بادشاہی ہے اللہ اس پر لعنت کرے یوم قیامت تک یعنی قائم علیہ السلام کے قیام تک **نَوَّ النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ** وہ حق ہے جو کہ باطل سے بچا ہوا ہے **فَسُنِّيَسْرُهُ لِيَسْرِي** یعنی جنت **وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ** یعنی وہ جو حق سے دور رہا اور بے پروا رہا باطل پر حق سے **وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ** یعنی ولایت علی ابن ابی طالبؑ اور آپؑ کے بعد آنے والے آئمہ کرام **فَسُنِّيَسْرُهُ لِيَسْرِي** یعنی آگ مراد ہے اور قول خداوندی **إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ**۔ یعنی بے شک علیؑ ہی وہ ہدایت ہے **وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ** یعنی اس کے لیے آخرت ہے **فَأَنْذَرْنَاكُمْ نَارًا تَلْظَىٰ** فرمایا کہ وہ قائم علیہ السلام ہیں جب وہ جلال کے عالم میں کھڑے ہونگے تو ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹) قتل کریں گے **لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَىٰ** فرمایا یہ آل محمدؑ کا دشمن ہو گا **سَيَجَنَّبُهَا الْأَتْقَىٰ** فرمایا یہ امیر المومنینؑ اور ان کے شیعہ ہونگے (تاویل الآيات الظاهره)

بے شک رات کی جو اشیاء واضح اور ممتاز ہوتی ہیں وہ اس کا اندھیرا ہے اور دن کی امتیازی خصوصیت نور اور روشنی ہوتی ہے اسی لیے اندھیرے کی تشبیہ ظلمت، جہالت، فسق ہے اور علم، توحید، ایمان یہ نور کی علامت ہیں۔ جب قائم علیہ السلام ظہور

فرمائیں گے تو ظلم کی حکومت کی اندھیری رات ختم ہو جائے گی جب آپ کی حکومت ظاہری زمین پر ظاہر ہوگی تو تمام فساد، ظلم و ستم مٹ جائیں گے اور امام قائم کا نور جب ظاہر ہوگا تو دن کے ظاہر ہونے کے مانند رات کی تمام تاریکیوں کو ختم کر دے گا۔

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الليل: 1_2_2. تفسير القمي۔ ج 2 ص 425. (3) تأويل الآيات الظاهرة۔ مخطوط،

إن من أهم مميزات الليل البارزة ظلامه، ومن النهار نوره وضيؤه، وقد أطلق بنحو شائع على كل ما يكرهه الانسان في شتى الجهات بالظلمة كالجهل والشرك والفسق، وعلى كل ما يحبه بالنور كالعلم والتوحيد والإيمان، ولم كان الإمام الظاهر المبسوط اليد منبعاً ومصدراً لأنوار الهداية والخيرات فبعدم حكومته الظاهرية وبذل ما عنده للناس ستكون عليهم الدنيا وكأنها ليلة ظلماء قد غشيتهم ظلمات المكار والمساوي وعند ظهوره عليه السلام وحكومته في الارض ظاهراً تنطمس كل آثار الزيف والفساد. فكأن الإمام الصادق عليه السلام وأولاده مثلة الليل الأظلم حيث اندرست معالم الدين الحنيف وحكمت المسلمين الأهواء المظلة، ونزل ظهور الإمام المهدي عجل الله فرجه الشريف مثلة النهار الذي إذا جاء أذهب ضوته ونوره ظلام الليل.

بسم الله الرحمن الرحيم

((سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ)) (1) (*)

وہ طلوع فجر تک سلامتی ہے

محمد بن العباس: عن أحمد بن هودة، عن إبراهيم بن إسحاق، عن عبد الله بن حماد، عن أبي يحيى الصنعاني، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: قال لي أبي محمد عليه السلام: قرأ علي بن أبي طالب عليه السلام انا انزلناه في ليلة القدر وعنده الحسن والحسين عليهما السلام فقال له الحسين يا أبتاه كأن بها من فيك حلاوة، فقال له: يا ابن رسول الله، (وابني)، إني أعلم فيها ما لا تعلم، إنما لما أنزلت بعث إلي جددك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقرأها عليّ ثم ضرب علي كتفي الأيمن وقال: يا أخي ووصيي ووليي (علي) (2) أمتي بعدي وحرب أعدائي الى يوم يبعثون، هذه السورة لك من بعدي ولولديك (ولولديك) من بعدك، إن جبرئيل أخي عليه السلام من الملائكة أحدث إلي أحداث أمتي في سنتها والله وإنه ليحدث ذلك إليك كإحداث النبوة ولها نور ساطع في قلبك وقلوب أوصياتك الى مطلع فجر القائم عليه السلام.

شرف الدين النجفي: عن محمد بن جمهور، عن موسى بن بكر، عن زرارة، عن حمزان قال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عما يفرق بين ليلة القدر هل هو ما يقدر سبحانه وتعالى فيها؟ قال عليه السلام: لا توصف قدرة الله (لأنه قال: (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)) فكيف يكون حكيمًا إلا ما فرق)، ولا يوصف قدرة الله سبحانه لأنه يحدث ما يشاء، وأما قوله ((خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ)) يعني فاطمة عليها السلام وقوله تعالى: ((تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا)) والملائكة في هذا الموضع المؤمنون الذين يملكون علم آل محمد عليهم السلام ((وَالرُّوحُ)) روح القدس وهي (وهو في) فاطمة عليها السلام، ((بِنِ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ)) يقول كل أمر سلمه مسلمه، ((حَتَّى مَطَّلَعَ الْفَجْرُ)) يعني (حتى) **3** يقوم القائم عليه السلام **4**.

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں احمد بن سوزہ سے وہ ابراہیم بن اسحاق سے وہ عبد اللہ بن حماد سے وہ ابی یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد گرامی نے فرمایا کہ امیر المؤمنینؑ نے پڑھنا انزلناہ فی لیلة القدر آپ کے پاس حسنؑ اور حسینؑ بھی تھے تو امام حسینؑ نے فرمایا ابابجان گویا اس کی وجہ سے آپ کے منہ میں مٹھاس ہے یا اس میں آپ کے منہ کی مٹھاس ہے تو جناب امیرؑ نے فرمایا اللہ کے رسولؐ کے بیٹے اور اے میرے بیٹے میں اس میں وہ جانتا ہوں جو تو نہیں جانتا بے شک جب یہ سورہ نازل ہوئی تو تمہارے نانائے میری طرف پیغام بھیجا اور پھر یہ سورہ مجھ پر پڑھی اور پھر میرے دائیں کاندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے بھائی اے میرے وصی اور اے میری امت پر میرے ولی میرے بعد اور میرے دشمنوں پر اللہ کے عذاب قیام قیامت تک یہ سورت تیرے لیے ہے اور تیرے دونوں بچوں کے لیے ہے بے شک میرے بھائی جبرائیلؑ نے فرشتوں میں سے مجھے یہ بات بتائی ہے جو کہ میری امت میں طریقہ ہوگا اور وہ یہ تجھ تک بھی بیان کرے گا جیسے کہ نبوت بیان کی جاتی ہے اور اس کا چمکتا نور ہوگا تیرے دل میں اور تیرے اوصیاء کے دل میں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو یعنی قائم علیہ السلام کے طلوع ہونے کے وقت تک (تاویل الآيات الظاہرہ)

شرف الدين نجفی بیان کرتے ہیں محمد بن جمهور سے وہ موسیٰ بن بكر سے وہ زرارة سے وہ حمزان سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبد اللہ سے سوال کیا کون سی شے لیلة القدر میں تقسیم کی جائے گی کیا وہ ایسی شے ہے جو اللہ کی تقدیر میں سے ہوگی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قدرت کی توصیف نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے **فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ** تو وہ حکیم کیسے ہوگا

سوائے اس کے کہ اس کو تقسیم کیا جائے اللہ کی قدرت کی توصیف نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے لیکن قول خداوندی خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ سے مراد فاطمہ زہراؑ ہیں اور قول خداوندی نَزَّلُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّوحَ فِيهَا لِعَنِ فَرَشَاتٍ اور بمعہ مومنین مراد ہیں جو کہ آل محمدؑ کے علم کے وارث و مالک ہونگے اور الروح سے روح القدس مراد ہے اور وہ فاطمہ زہراؑ کے اندر ہے اور من کل امر سے مراد وہ امر جس کو وہ قائم کے سپرد کر دے گا حَتَّى مَطَّلَعَ الْفَجْرَ لِعَنِ حَتَّى کہ قائم علیہ السلام کا قیام ہو (تاویل الآيات الظاهره)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) القدر: 5. (2) ليس في المصدر. (3) ليس في المصدر. (4) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ)) (1) (*)

اور یہی محکم دین ہے

شرف الدين النجفي: عن (ابن) (2) أسباط، عن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل: ((وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ)) قال: (إنما) (هو) (3) ذلك دين القائم عليه السلام (4).

شرف الدين نجفی روایت کرتے ہیں ابن اسباط سے وہابی حمزہ سے وہ ابو بصیر سے اور بہ امام ابو عبد اللہ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں **وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ** امام نے فرمایا حقیقت میں یہ آیت اس طرح ہے ذلك دين القائم عليه السلام (تاویل الآيات الظاهره)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) البينة: 5. (2) ليس في المصدر. (3) ليس في المصدر. (4) تأويل الآيات الظاهرة_ مخطوط.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

((إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ)) (1) *

بے شک اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے

محمد بن ابراہیم النعمانی فی الغیبة: حدثنا علی بن الحسین قال: حدثنا محمد بن یحیی العطار، عن محمد بن حسان الرازی، عن محمد بن علی الکوفی قال: حدثنا عبد الرحمن بن ابي هاشم، عن علی بن ابي حمزة، عن ابي بصیر، عن ابي عبد الله علیه السلام قال: إن أصحاب طالوت ابتلوا بالنهر الذي قال الله تعالى: ((مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ)) وأن أصحاب القائم علیه السلام علیه السلام يبلتون بمثل ذلك (2).

محمد بن ابراہیم النعمانی کتاب الغیبة میں روایت کرتے ہیں علی بن الحسین سے وہ محمد بن یحییٰ العطار سے وہ محمد بن حسان الرازی سے وہ محمد بن علی الکوفی سے وہ عبد الرحمن بن ابي ہاشم سے وہ علی بن ابي حمزہ سے وہ ابو بصیر سے اور وہ امام ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا بے شک طالوت کے ساتھی نہر سے آزمائے گئے تھے جو کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ((مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ)) اور قائم علیہ السلام کے ساتھی بھی اسی طرح آزمائے جائیں گے (کتاب الغیبة ص ۳۱۶)

لھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) البقرة: 249. (2) كتاب الغيبة ص 316.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

((الْيَوْمَ يَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ)) (1) *

آج تمہارے دین سے کافرنا امید ہو گئے

العیاشی: عن عمرو بن شمر، عن جابر قال: قال أبو جعفر عليه السلام في هذه الآية: **(الْيَوْمَ يَبْسُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ)** يوم يقوم القائم عليه السلام ينس بنوا أمية فهم الذين كفروا يتسوا من آل محمد عليهم السلام **(2)**.

العیاشی نے نقل کیا ہے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے اور وہ فرماتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ کے اس فرمان **الْيَوْمَ يَبْسُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ** کے بارے میں فرمایا کہ الیوم سے مراد وہ دن ہے جب قائم علیہ السلام کا قیام ہوگا تو بنو امیہ مایوس ہو جائیں گے پس وہ ہی کافر ہونگے جو کہ آل محمد سے ناامید و مایوس ہونگے (تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۹۲)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المائدة: 3. (2) تفسیر العیاشی: 1: 292.

بسم الله الرحمن الرحيم

(يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ) (1) (*)

اللہ چاہتا تھا کہ اپنے حکم سے حق کو اپنے کلمہ سے ثابت کر دے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے

العیاشی: عن جابر قال: سألت أبا جعفر عليه السلام عن تفسير هذه الآية في قول الله عز وجل: **(يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ)** قال أبو جعفر عليه السلام: تفسيرها في الباطن يريد الله فإنه شيء يريد ولم يفعله بعد، وأما قوله: **(يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ)** فإنه يعني يحق حق آل محمد، وأما قوله: **(كَلِمَاتِهِ)** قال: كلماته في الباطن، علي هو كلمة الله في الباطن، وأما قوله: **(يَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ)** فهم بنو أمية، هم الكافرون يقطع الله دابرهم، وأما قوله: **(يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ)** فإنه يعني ليحق حق آل محمد عليهم السلام حين يقوم القائم عليه السلام وأما قوله: **(وَيُقِطِّلُ الْبَاطِلَ)** يعني القائم عليه السلام، فإذا قام باطل بني أمية وذلك قوله: **(لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُقِطِّلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ) (2)**.

العیاشی روایت کرتے ہیں کہ جابر کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ کی اس آیت کے بارے میں
 يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ امام نے فرمایا کہ اس کی تفسیر باطن یہ کہ کہ اللہ کا ارادہ ہے پس وہ شے اللہ
 کے ارادہ میں سے ہے اور وہ بعد میں نہ کرے گا لیکن قول خداوندی **يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ** کا معنی ہے کہ وہ آل محمد کے حق کو
 ثابت کرے گا اور **كَلِمَاتِهِ** کا معنی ہے اس کے کلمات جو کہ باطن میں ہیں یعنی وہ علی ہیں جو کہ اللہ کے باطن میں کلمہ ہیں اور
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ سے مراد بنو امیہ ہیں وہ کافر ہیں اللہ تبارک تعالیٰ ان کی جڑیں کاٹ ڈالے گا اور اللہ کا قول ہے **يُحِقُّ الْحَقَّ**
 مطلب ہے بے شک وہ آل محمد کے حق کو ثابت کرے گا جب قائم کا ظہور ہو گا اور قول خداوندی ہے **يُطِطِّلُ الْبَاطِلَ** یعنی وہ
 قائم علیہ السلام ہیں جو کہ جب قائم ہونگے تو بنو امیہ کے باطل کو باطل کر دیں گے یعنی ختم کر دیں گے اور یہ ہی مطلب ہے قول
 خداوندی **كَالْحَقِّ الْحَقَّ وَيُطِطِّلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ**

(تفسیر عیاشی ص ۲۵۰ ج ۲)

لھوامش:

(*) الحجۃ فیما نزل فی القائم الحجۃ علیہ السلام للمحدث الجلیل والعالم النبیل السید ہاشم البحرانی رحمہ اللہ.
 (1) الانفال: 7. (2) تفسیر العیاشی: ج 2 ص 50.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ*)) (1) *

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کے دن لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے

العیاشی: عن جابر، عن (جعفر بن محمد) وأبي جعفر عليهما السلام في قوله عز وجل: ((أَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ
 الْأَكْبَرِ)) قال: خروج القائم عليه السلام وأذان دعوته الى نفسه (2).

العیاشی نے روایت کی ہے جابر سے انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے فرمان کے بارے میں **مِنْ أَدَانٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَيَّ** النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ امامؑ نے فرمایا اس سے خروج قائم مراد ہے اور آذان سے آپؐ کی اپنی طرف دعوت مراد ہے

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) التوبة: 3. (2) تفسير العياشي، 2: 76.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ (1))) (*)

اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس میں اختلاف کیا گیا

محمد بن يعقوب: عن علي بن محمد، عن علي بن العباس، عن الحسين بن عبد الرحمن عن عاصم بن حميد، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: ((وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ)) قال: اختلفوا كما اختلفت هذه الأمة في الكتاب، وسيختلفون في الكتاب الذي مع القائم عليه السلام الذي يأتيهم به حتى ينكره ناس كثير فيقدمهم فيضرب أعناقهم (2).

محمد بن يعقوب روایت کرتے ہیں علی بن محمد سے وہ علی بن عباس سے وہ حسین بن عبد الرحمن سے وہ عاصم بن حمید سے وہ ابو حمزہ سے اور امام ابو جعفرؑ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں **وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ** امامؑ نے فرمایا کہ انہوں نے ایسے اختلاف کیا جیسے کہ اس امت نے کتاب میں اختلاف کیا اور وہ عنقریب اس کتاب میں بھی اختلاف کریں گے جو کہ قائم علیہ السلام کے ہمراہ ہوگی جو وہ ان کے پاس لے کر آئے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا انکار کر دیں گے پس آپؑ ان کے پاس آئیں گے اور ان کی گردنیں اڑادیں گے (روضہ الکافی ص ۲۸۷)

الھوامش:

(*) الحججة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ)) (1) (*)

محمد بن إبراهيم النعماني في الغيبة: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علي بن الحسن التيملي من كتابه في رجب سنة سبع وسبعين ومائتين قال: حدثنا محمد بن عمر بن يزيد بياع السابري، ومحمد بن الوليد بن خالد الخزاز جميعاً قالوا: حدثنا حماد بن عثمان، عن عبد الله بن سنان: قال حدثني محمد بن إبراهيم بن أبي البلاد، قال: حدثنا أبي، عن أبيه، عن الأصبع بن نباتة قال: سمعت علياً عليه السلام يقول: ((إن بين يدي القائم عليه السلام سنين خداعة، يكذب فيها الصادق، ويصدق فيها الكاذب، ويقرب منها الماحل)) وفي حديث: وينطق فيها الروبيضة، فقلت: وما الروبيضة وما الماحل؟ وقال: أو ما تقرؤون القرآن قوله: ((وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ)) قال: يريد المكر، فقلت: وما الماحل؟ قال: يريد المكابرة (2).

محمد بن ابراہیم النعمانی کتاب الغیبة میں روایت کرتے ہیں احمد بن محمد بن سعید سے وہ علی بن الحسن سے جو کہ اپنی کتاب (جو سن ۲۷۷ ہجری میں لکھی گئی) میں روایت کرتے ہیں محمد بن عمر سے وہ یزید بن بیاع السابری سے وہ محمد بن الولید بن خالد الخزاز سے یہ دونوں حماد بن عثمان سے وہ عبد اللہ بن سنان سے وہ محمد بن ابراہیم بن ابی البد سے وہ ابیہ سے وہ اصبع بن نباتہ سے جو فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بے شک قائم سے پہلے ایسا زمانہ ہوگا جس میں سچا بھی جھوٹ بولنے والا ہوگا اور جھوٹا سچ بولتا ہوگا اور چغل خور قریب ہوگا ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں کہ عاجز بھی گفتگو کرنا شروع کر دیں گے تو میں نے کہا کہ رو بیضہ اور ماحل کیا ہے تو فرمایا کیا تم قرآن نہیں **وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ** فرمایا کہ اس سے مراد مکر ہے پھر میں نے عرض کیا ماحل کیا ہے فرمایا کہ اس سے مراد مکار ہے (کتاب الغیبة ص ۲۷۸)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاهُ قُرْآٰنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحَدِّثُ لَهُمْ ذِكْرًا﴾ (1) *

علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام: وأما قوله: ((أَوْ يُحَدِّثُ لَهُمْ ذِكْرًا)) یعنی ما يحدث من أمر القائم علیہ السلام والسفیانی (2).

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر میں جو کہ امام صادق علیہ السلام سے منسوب ہے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
يُحَدِّثُ لَهُمْ ذِكْرًا یعنی جو کہ امر قائم علیہ السلام کے بارے میں رونما ہوگا (تفسیر قمی ج ۲ ص ۶۵)

الموامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) طه: 113. (2) تفسير القمي: 2: 65.

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿فَلَمَّا أَحْسَوْا بِأَسْنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ﴾ (1) *

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ محسوس کی تو وہ فوراً وہاں سے بھاگنے لگے

علی بن ابراہیم: قال: حدثنا محمد بن جعفر، قال: حدثنا عبد الله بن محمد، عن أبي داود، عن سليمان بن سفیان، عن ثعلبة، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام في قوله عز وجل: (فَلَمَّا أَحْسَوْا بِأَسْنَا) یعنی بني أمية إذا أحسوا بالقائم من آل محمد عليه السلام ((إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ، لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ)) یعنی الكنوز التي كثرها.
قال عليه السلام: فيدخل بنو أمية الى الروم إذا طلبهم القائم عليه السلام ثم يخرجهم من الروم ويطلبهم بالكنوز التي كثرها (2).

علی بن ابراہیم سے روایت ہے محمد بن جعفر سے وہ عبد اللہ بن محمد سے وہ ابوداؤد سے بوسلمان بن سفیان سے وہ ثعلبہ سے وہ زرارہ سے اور وہ امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تبارک تعالیٰ کے اس قول فَلَمَّا أَحْسَوْا بِأَسْنَا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ امام نے فرمایا اس سے مراد بنو امیہ ہیں جب وہ محسوس کریں گے قائم آل محمد علیہ السلام کے بارے میں إِذَا هُمْ مِنْهَا

يَرْكُضُونَ، لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْتَلُونَ یعنی ان خزانوں کے بارے میں جنگوا نہوں نے جمع کیا ہوا ہے آپؐ نے فرمایا بنو امیہ روم کی طرف داخل ہونگے جب قائم ان کے تعاقب میں جائیں گے تو ان کو روم سے نکالیں گے اور ان سے خزانوں کا مطالبہ کریں گے جو کہ انہوں نے جمع کر رکھے ہونگے (تفسیر قمی ص ۶۸ ج ۲)

لھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الانبياء: 12. (2) تفسیر القمی: 2: 68.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ)) (1) (*)

اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد پہنچے تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ تھے

علي بن إبراهيم: في تفسيره المنسوب الى الصادق عليه السلام قال : ((وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ)) يعني القائم عليه السلام (2).

علی بن ابراہیم النعمانی اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے فرمایا لَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ یعنی اس سے مراد قائم علیہ السلام ہیں (تفسیر قمی ص ۱۴۹ ج ۲)

لھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) العنكبوت: 10. (2) تفسیر القمی: 2: 149.

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ)) (1) *

دوسری بات جو تم پسند کرتے ہو اللہ کی طرف سے مدد ہے اور فتح جو قریب ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دے
علی بن ابراہیم: فی تفسیرہ المنسوب الی الصادق علیہ السلام: فی قوله تعالیٰ: ((وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ
قَرِيبٌ)) قال: یعنی فی الدنیا بفتح القائم علیہ السلام (2).

علی بن ابراہیم اپنی تفسیر جو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں بیان کرتے
ہیں وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ فرمایا اس سے مراد فتح قائم علیہ السلام ہے (تفسیر قمی ج ۱۲)

مش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) الصف: 13. (2) تفسیر القمي: ج 2 ص .

بسم الله الرحمن الرحيم

((وَكُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ، حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينُ)) (1) *

اور وہ کہیں گے کہ ہم اس دن کو جھٹلایا کرتے تھے حتیٰ کہ جس کا ظہور یقینی تھا وہ اسپہنچا

فرات بن ابراہیم: قال: حدثني جعفر بن محمد الفزاري معنًا عن أبي عبد الله عليه السلام في قوله تعالیٰ: ((وَكُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ
الدِّينِ، حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينُ)) قال عليه السلام:
((وَكُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ)) فذلك يوم القائم عليه السلام وهو يوم الدين، ((حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينُ)) أيام القائم عليه السلام (2).

فرات بن ابراہیم روایت کرتے ہیں جعفر بن الفزاری سے وہ نقل کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ علیہ السلام اللہ کے اس قول
كُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ، حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينُ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وَكُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ سے مراد قائم علیہ السلام کے

ظہور کا دن ہے اور یوم الدین (روزِ جزا ہے) حَتَّىٰ أَنَا الْيَقِينُ سے مراد بھی ظہور قائم علیہ السلام ہے (تفسیر فرات بن ابراہیم

ص ۱۹۴)

الھوامش:

(*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المدثر: 46_47. (2) تفسیر فرات بن ابراہیم: 194.

بسم الله الرحمن الرحيم

((إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ)) (1) (*)

جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں

محمد بن العباس: عن أحمد بن إبراهيم، عن عباد بإسناده إلى عبد الله بن بكر يرفعه إلى أبي عبد الله عليه السلام في قوله عز وجل:

((إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ)) قال: يعني يكذبه بالقائم عليه السلام إذ يقول له: لسنا نعرفك ولست من ولد فاطمة عليها السلام كما قال المشركون لمحمد صلى الله عليه وآله (2).

محمد بن عباس روایت کرتے ہیں احمد بن عبا سے وہ اپنی سند سے جو کہ عبد اللہ بن بکر تک مرفوع ہے اور عبد اللہ ابن بکر سے

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ فرمایا یعنی وہ قائم علیہ السلام کی تکذیب کرے گا جب کہ وہ آپ کو یہ کہے گا کہ ہم آپ کو نہیں پہچانتے اور یہ کہ آپ فاطمہ زہرا کی اولاد میں سے نہیں جیسے کہ مشرکین محمد رسول اللہ کو کہا کرتے تھے (تاویل الآيات الظاهره)

- (*) المحجة فيما نزل في القائم الحجة عليه السلام للمحدث الجليل والعالم النبيل السيد هاشم البحراني رحمه الله.
(1) المطففين: 13.
(2) تأويل الآيات الظاهرة_مخطوط.